ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوّت
ملتان

ذوالقعدہ ۱۴۲۱ھ
فروری ۲۰۰۱ء

2

مرزائیوں کو دعوتِ حق

محسن احرار حضرت سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ
کی یادگار اور فکر انگیز تحریر

افغانستان پر اقوامِ متحدہ کی پابندیاں
اور امت مسلمہ

ختم نبوت کے جاں نثار

☆ اولیاء الطاغوت

☆ بازیچۂ تمسخر

عقیقہ، کی حقیقت اور تاریخی و شرعی حیثیت

پاکستان میں مرزائی امریکہ میں یہودی.....!

سقوط ڈھاکہ کے خفیہ کردار

اخبار الاحرار

حکومت الٰہیہ، خلافت ربانیہ اور اقامت دین کی جہدِ مبین

قلب ماحول و تغییر نظام کے لیے وقف مساعی دینی شعور انقلابی عنصر قوت تدبیر قلم سے اعلان بالسیف کا مظاہرہ بھی ہر دور میں [illegible] اس کا جواب کائنات عرض پر خلافت الٰہیہ کا مقدس منصب سنبھالنے والی پہلی پاکباز جماعت کے زریں دور قیادت سے مرتب ہے [illegible] قابل احصاء فیوض و برکات کے باعث امت خیر القرون کے لقب سے نوازا گیا پھر اس کا مسلسل سلسلہ تابعین و تبع تابعین کرام سے [illegible] حوادث انقلابی مہم میں دکھائی دیتا ہے۔ ورنہ شر و فتن کی قیامت خیزیوں طوفان [illegible] میں بھی جنگ جاری تھی اور بعد ازاں [illegible] تجدید و اصلاح کا ہر [illegible] شاہکار ہستیوں اور انقلاب اور [illegible] مجاہدین اقامت دین کے خون تمنا کی گلگونی [illegible] لیے ہوئے [illegible] دین کا [illegible] کوشش ان راہ کا کام [illegible] رہا ہے جس کی داستان حسرت و ملال کا باب ایک طویل اور دائمی غم ناک تفصیل ہے۔ [illegible] ارض ہند اسلام سے جب [illegible] معاشرت و نظام حیات روشناس ہوئی اور یہاں کی فضا فاسد میں اجزائے صالحیت تحلیل ہونے لگے اور ملک کی ایک کثیر آبادی اپنے قدیم طرز تعبد سے ہٹ کر معبود حق کی شعوری و اختیاری اطاعت کے لیے آمادہ ہو گئی [illegible] معاشروں سے جب ایک انقلابی عنصر نے جنم لے کر [illegible] حکومت الٰہیہ، خلافت [illegible] اور [illegible] حقیقت [illegible] اس دعوت کا جو ہمیشہ سے [illegible] اخلاص [illegible] ہر موقع امتحان میں ایک شرط لازم کی طرح [illegible] میں ملحق [illegible] رہتا ہے۔

مجدد اہل [illegible] جانشین امیر شریعت حضرت

مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ

اقتباس از اداریہ [illegible] مستقبل ملتان جمادی [illegible] ۱۹۵۰

ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوّت ملتان

Regd: M. No. 32

جلد ۱۲ | شمارہ ۲ | قیمت ۱۵ - روپے

بیاد سید الاحرار حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ذیقعدہ ۱۴۲۱ھ
فروری ۲۰۰۱ء

بانی: مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

ابنِ امیرِ شریعت حضرت پیرجی

سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ

مدیر مسئول

سید محمد کفیل بخاری

رفقاءِ فکر

مولانا محمد اسحٰق سلیمی

پروفیسر خالد شبیر احمد

عبداللطیف خالد چیمہ

سید یونس الحسنی

مولانا محمد مغیرہ

محمد عمر فاروق

زرِ تعاون سالانہ

اندرونِ ملک 150 - روپے

بیرونِ ملک 1000 روپے پاکستانی

رابطہ: دارِ بنی ہاشم ○ مہربان کالونی ملتان ☎ 061.511961

تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوۃ شعبۂ تبلیغ مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

ناشر: سید کفیل بخاری طابع: تشکیل احمد اختر مطبع: تشکیل نو پرنٹرز مقامِ اشاعت: دارِ بنی ہاشم ملتان

تشکیل

دل کی بات: ———— مدیر ۳

بازگشت —— مرزائیوں کو دعوت حق ———— محسن احرار حضرت سید عطاء المحسن بخاریؒ ۶

افکار —— اولیاء الطاغوت ———— سید یونس الحسنی ۸

" —— بازیچۂ تمسخر ———— " ۱۲

" —— قادیانی سقوط ڈھاکہ کے خفیہ کردار ———— محمد عمر فاروق ۱۵

" —— حمود الرحمن کمیشن کے سامنے مولانا لعل حسین اختر کا بیان ———— ۱۸

" —— پاکستان میں مرزائی۔۔۔امریکہ میں یہودی ———— ڈاکٹر اے آر خالد ۲۲

" —— افغانستان پر اقوامِ متحدہ کی پابندیاں اور امت مسلمہ ———— عبدالرشید ارشد ۲۴

دین و دانش: —— عقیدہ۔حقیقت، تاریخ، شرعی حیثیت ———— مولانا محمد یوسف خان ۲۸

حسن انتخاب: —— ختم نبوت کے جاں نثار ———— ہارون الرشید ۳۵

" —— سفرنامہ خیر اندیش ———— آفتاب اقبال ۴۱

طنز و مزاح: —— زبان میری ہے بات ان کی ———— خادم حسین ۴۴

اخبار الاحرار: —— زعماء احرار کی تبلیغی و تنظیمی سرگرمیاں، بیانات ———— (ادارہ) ۴۵

حسنِ انتقاد: —— تبصرۂ کتب ———— (رفقائے ادارہ) ۵۵

شاعری: —— **نعتیں**، سید کاشف گیلانی، حاجی ملک ماہر کرنالی، خالد شبیر احمد ———— ۵۹

—— **غزلیں**، رملہ بخاری، سید محمد یونس بخاری ———— ۶۱

دل کی بات

امریکہ طالبان ہی سے خائف کیوں؟

عالمی دہشت گرد اور انسانیت کا قاتل امریکہ پوری دنیا میں مسلمانوں پر مظالم ڈھا رہا ہے۔ اس پر مستزاد اس کے پالتو نام نہاد دانشور، کرپٹ سیاست دان، بے ضمیر صحافی، روسیاہ روشن خیال، لبرل ازم کے جانبدار مریض اور پرچارک، جمہوری جانور، تہذیبی میراثی اور ثقافتی بھانڈ یہود و نصاریٰ کا حق نمک ادا کر رہے ہیں۔ اُن کی گز بھر لمبی زبانیں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مسلسل ہذیان بک رہی ہیں اور قلم صفحۂ قرطاس پر غلاظت انڈیل رہے ہیں۔ امریکہ اور اس کے تنخواہ دار نوکروں کا سب سے بڑا ہدف بے چارے طالبان ہیں، اسامہ بن لادن ہے اور افغانستان کے غریب و مفلس مسلمان عوام ہیں۔ ایک طرف امریکہ دنیا میں انسانی حقوق کے تحفظ کا سب سے بڑا علم بردار بنتا ہے جبکہ مسلمانوں کے بارے میں ہر جگہ دوہرے کردار کا مظاہرہ کر کے ان کے بنیادی انسانی حقوق کو پامال کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ، سلامتی کونسل، آئی ایم ایف، ورلڈ بینک سب امریکہ کے نوکر چاکر ہیں اور اسی کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔

عراقی مسلمانوں پر مسلسل وحشیانہ بمباری اور ان کا بے گناہ قتل، بوسنیا کے مسلمانوں کے قاتل سرب عیسائیوں کی پشت پناہی، یوگوسلاویہ اور سرب عیسائیوں سے اقتصادی پابندیاں ختم کر کے افغانستان کے غریب مسلمانوں کو پابندیوں کی چکی میں پیسنا، اسامہ بن لادن پر امریکی تحقیق کے مطابق جرم ثابت نہ ہونے کے باوجود اس کی گرفتاری کا بہانہ بنا کر طالبان کو دہشت گرد اور مذہبی جنونی قرار دینا، الجزائر، مشرقی تی مور، بنگلہ دیش، وسط ایشیائی ریاستوں، بھارت، پاکستان اور افغانستان میں عیسائی مشنریوں کو متحرک کرنا، مسلمانوں کی غربت وافلاس سے فائدہ اٹھا کر انہیں عیسائی بنانا، این جی اوز کے ذریعے ان ممالک میں اعتقادی گمراہی، فکری آوارگی اور عملی تصادم کی فضا قائم کرنا، ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ذریعے مسلمانوں کا اقتصادی و معاشی استحصال، تہذیب و ثقافت اور سماجی خدمت کی آڑ میں ایک بے حیاء، اخلاق باختہ، عریاں اور فحش معاشرہ کی تشکیل، آزادیٔ نسواں کے نام پر بے غیرتی اور دیوثی کا فروغ، آزادیٔ اظہار کے نام پر اسلام کے عطا کردہ عقائد و اعمال کی توہین و تضحیک اور استہزاء اور مسلمانوں کو اس توہین پر برداشت، تحمل اور رواداری کی تلقین کرنا...... یہ تمام حقائق اور شواہد امریکہ کی غیر جانبداری اور انسانی حقوق کے تحفظ کے دعووں کی نفی کر رہے ہیں۔

طالبان کا قصور صرف اور صرف یہ ہے کہ انہوں نے افغان عوام کو لادینوں کے اقتدار سے نجات دلا کر حکومتِ الٰہیہ قائم کی۔ حدود اللہ کا نفاذ کر کے عوام کو امن و سکون اور سلامتی و تحفظ کا تحفہ دیا۔ یہود و نصاریٰ کی این جی اوز اور اقوامِ متحدہ کے ہرکاروں کو نہ صرف عیسائیت کی تبلیغ سے منع کیا بلکہ مرتد کی شرعی سزا نافذ کر کے کفر و شرک کی اشاعت و تبلیغ کے تمام راستے بند کر دیئے۔ طالبان کو جانبدار، دہشت گرد اور رجعت پسند قرار دینے والے ترقی پسندوں اور روشن خیالوں کے بیانات اور اقدامات ذرا ملاحظہ فرمائیں:

"طالبان نے مذہب کے سیاسی استعمال سے پورا معاشرہ یرغمال بنا رکھا ہے۔ وہ انسانی حقوق کے عالمی منشور کے احترام میں دیر کر رہے ہیں، ان کا راج ظالمانہ ہے، تبدیلی مذہب کی آزادی، طالبان کی طرف سے فتویٰ اور سزا کے نفاذ سے زیادہ معنی رکھتی ہے"

(نمائندہ خصوصی: انسانی حقوق کمیشن، اقوام متحدہ "جنگ لاہور" ۱۳۔ جنوری ۲۰۰۱ء)

"طالبان دہشت گردوں کے حمایتی ہیں، انہیں سبق سکھائیں گے" (امریکہ، "اوصاف" اسلام آباد ۱۶۔ دسمبر ۲۰۰۰ء)

"افغانستان اور پاکستان مذہب کے نام پر عالمی دہشت گردی کا گڑھ ہے" (بھارتی وزیر دفاع فرنینڈس ... "اوصاف"، ۲۸۔ جنوری ۲۰۰۱ء)

ایک نظر پاکستان کے متعلق امریکی حکام کی خواہشات، اُمیدیں مطالبے اور فیصلے بھی دیکھیے۔

"امریکہ، پاکستان کو قائداعظم کے نظریات کے مطابق جدید ریاست دیکھنا چاہتا ہے۔ این جی اوز کے ذریعے پاکستان کو امداد فراہم کرتے رہیں گے۔ کلنٹن نے جنرل مشرف کی اقتصادی اصلاحات کو سراہا ہے۔ انتہاپسندی کے لئے بہترین تریاق اقتصادی اصلاحات ہیں۔" (کارل انڈر فرتھ، سابق امریکی نائب وزیر خارجہ .... "خبریں" لاہور ۱۲۔ جنوری ۲۰۰۱ء)

"جنرل مشرف امریکہ کی آخری امید ہیں، وہ ناکام ہوئے تو اسلامی بم بنیاد پرستوں کے ہاتھ میں ہوگا۔ بنیاد پرست قوتیں تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں"۔ (سابق امریکی جنرل زینی... "خبریں" ملتان ۱۷۔ اکتوبر ۲۰۰۰ء)

امریکہ، برطانیہ اور بھارت کی ترجمانی کرنے والے پاکستانی حاشیہ برداروں اور نوکروں کی بولی ٹھولی اور فکری ہم آہنگی دیکھیے کہ کس طرح یہ دیسی جدید یے اور ثقافتیے یہود و نصاریٰ کی قئے چاٹ کر ولایتی چیخیں مار رہے ہیں:

"ملک کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ مولوی مساجد اور فوج بیرکوں میں واپس چلی جائے" (عاصمہ جہانگیر:... "جنگ" لاہور ۱۳۔ جنوری ۲۰۰۱ء)

"طالبان، افغانستان کے لئے بڑی زبردست تباہی لائے ہیں۔ اسلام کے اندر کسی بھی قسم کا سیاسی و معاشی نظام نہیں ہے۔ یہ حالات کے تحت ہے۔ آپ کو اپنے مذہب کو ایڈجسٹ کرتے رہنا چاہیے۔ (ڈاکٹر مبارک علی: "جنگ" لاہور، سنڈے میگزین ۲۸۔ جنوری ۲۰۰۱ء)

ہو بہو یہی خیالات پاکستان کے تمام لادین سیاست دانوں کے ہیں، پیپلز پارٹی ہو یا مسلم لیگ، اے این پی ہو یا تحریک استقلال، ترقی پسندی اور روشن خیالی کے فروغ کے لئے قائم ادبی انجمنیں ہوں یا اُن کے رسائل و جرائد، میٹرک کے نصاب سے ترجمۂ قرآن مجید کو خارج کرنے والے، قانونِ توہین رسالت کو منسوخ کرانے کے لئے قادیانیوں اور عیسائیوں کے ساتھ مل کر احتجاج کرنے والے نام نہاد اور لبرل مسلمان، "فرنٹیئر پوسٹ" میں توہین رسالت پر مبنی ایک یہودی کا مراسلہ شائع کرنے والے روشن خیال صحافی، سب امریکی و برطانوی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ امریکہ اور دنیا بھر میں موجود اس کے فکری گماشتے گوشِ ہوش وا کریں اور سنیں کہ....

مولوی، اللہ کے دین کا بے لوث سپاہی اور مجاہد ہے۔ اس کی زندگی اور موت دونوں اللہ کے لئے ہیں، اس کی جدوجہد صرف اسلام کے لئے ہے۔ مسجد مولوی کا مرکزِ وحدت، تربیت گاہ اور معاشرہ اس کی سعی و عمل کی جولاں گاہ ہے۔ اسے مسجدوں میں واپس بھیجنے والے معاشرے میں بدمعاشی، عریانی، فحاشی، بے حیائی، بے پردگی اور بے

دینی کو پھیلانا بند کریں، اپنی اوقات پہچانیں، اپنی شناخت بدلیں اور جن کے نمائندے ہیں انہی کے آشرم میں چلے جائیں۔ مولوی کا راستہ کوئی نہیں روک سکتا۔ مولوی اپنے تمام دشمنوں کو خوب جانتا اور پہچانتا ہے۔ مولوی مشنری مین ہے۔ مولوی نے عزیمت و استقامت کا راستہ اختیار کیا ہے۔ طالبان نے اپنی لاشوں کا فرش بچھا کر نفاذ اسلام کا سورج طلوع کیا اور اکیسویں صدی کے تمام جدید چیلنجز کو قبول کیا ہے۔ مولویوں کے دل انہی کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ موجودہ عسکری حکومت عوام کے تیور دیکھے، حالات کا جائزہ لے، حقائق کا مشاہدہ کرے اور مستقبل کا نوشتۂ دیوار پڑھنے کی کوشش کرے۔ افغانی مسلمان ہمارے بھائی ہیں۔ امریکی یہودی و عیسائی اللہ کے فیصلے کے مطابق ہمارے دشمن ہیں۔ حکومت نے افغانستان پر اقتصادی پابندیوں کے امریکی فیصلے کو قبول کرتے ہوئے پاکستان میں طالبان کے تمام فنڈز اور اکاؤنٹس منجمد کر دئیے ہیں۔

امریکی پابندیوں کے رد عمل میں پاکستان اور دیگر مسلم ممالک کے عوام نے اپنے افغانی مسلمان بھائیوں کی مدد کا فیصلہ کیا اور ان کا دکھ بانٹا۔ امریکہ کو یہاں بھی ناکامی ہوئی تو اس نے مسلم حکمرانوں پر دباؤ بڑھا کر طالبان کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی ہے۔ حکمران اس ظلم میں شریک نہ ہوں اور امریکی پابندیوں کو مسترد کرتے ہوئے طالبان کے فنڈز اور اکاؤنٹس بحال کریں۔

کراچی میں دہشت گردی.....جامعہ فاروقیہ کے اساتذہ کی مظلومانہ شہادت

۲۸۔جنوری ۲۰۰۱ء کو کراچی میں دہشت گردوں نے دن دہاڑے فائرنگ کر کے ملک کے معروف دینی ادارے جامعہ فاروقیہ کے تین اساتذہ مولانا عنایت اللہ، مولانا حمید الرحمن، مفتی محمد اقبال، اُن کے بیٹے طلحہ اقبال اور ڈرائیور عبد الحمید کو شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ تمام شہداء جامعہ کی وین میں سوار ہو کر جامعہ آ رہے تھے۔ پاکستان میں ایک تسلسل کے ساتھ علماء کو پے در پے قتل کیا جا رہا ہے۔ ابھی تو مولانا حبیب اللہ مختار اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی شہادت کے زخم مندمل نہیں ہوئے تھے کہ ان تازہ زخموں نے اہل دین کے دلوں کو مزید چھلنی کر دیا ہے۔ ہماری آنکھیں پُر نم اور دل غم زدہ ہیں۔ حکمران تماش بین ہیں اور دینی مدارس کے خلاف بیان بازی کر کے سفاک اور دین دشمن عناصر کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ خاص طور پر وزیر داخلہ معین الدین حیدر کی مسلسل زبان درازی نہایت شرم ناک ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ حکومت حسب سابق اس واردات کے مرتکب قاتلوں کو بھی گرفتار کر سکے گی نہ سزا دے گی کہ یہی اس کی پالیسی ہے۔ ہم اس حادثے پر حکومتی اہل کاروں کی مجرمانہ غفلت کی شدید مذمت کرتے ہیں۔

ہم پورے صبر و استقامت کے ساتھ اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ صیہونی اور صلیبی قوتیں ایسے اوچھے اور بزدلانہ ہتھکنڈوں سے ہمیں جادۂ حق سے نہیں ہٹا سکتیں۔ دینی مدارس کے علماء و مشائخ، مجاہدین اور کارکن پوری جرأت اور ہمت کے ساتھ پاکستان میں احیاء اسلام اور نفاذِ شریعت کا مقدس سفر جاری رکھیں گے۔

مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم اور مجلس کے تمام رفقاء نے جامعہ فاروقیہ کے مہتمم مولانا سلیم اللہ خان، تمام اساتذہ اور طلباء کرام سے اس سانحہ عظیم پر اظہار تعزیت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام شہداء کے درجات بلند فرمائے اور اُن کی قربانی رنگ لائے۔ اور ہم سب کو صبر عطاء فرمائے (آمین)

محسن احرار، ابن امیر شریعت
حضرت سید عطاء المحسن بخاری قدس سرہ

مرزائیوں کو دعوتِ حق

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق اور انسانی سماج کی حسین و جمیل تشکیل کے لئے نہ تو کسی سے مشورہ کیا۔ اور نہ ہی وہ مشورہ کے لئے کسی ضابطہ و قانون کا پابند ہے۔ وہ مالک و مختار مطلق ہے۔ جو چاہتا ہے، جیسے چاہتا ہے، کرتا ہے۔ اس سے کوئی پوچھ گچھ کرنے والا نہیں۔ وہاں کیوں اور کیسے کا گزر ہی نہیں۔ اس کا تو ایک ہی واضح مطالبہ ہے۔ اطیعونی..... صرف میری اطاعت کرو۔ اللہ کا یہ حق اس لئے بھی ماننا ضروری ہے کہ اسے ہم نے اللہ مان لیا ہے۔ جب اللہ مان لیا تو اس کے تمام حقوق تسلیم کرنا عین ایمان ہے۔ ان حقوق میں مین میخ نکالنا، پھر بندے کا حق نہیں۔ آقا و غلام کا رشتہ ہی ایسا ہے کہ اس میں غلام کی ذات کی نفی بندگی کی بنیاد ہے۔ بندگی کا مفہوم ہی یہ ہے کہ اپنی ذلتوں کا اعتراف اور معبود کی عظمتوں، رفعتوں کا اقرار کیا جائے۔ سنو کہ ہم بندگانِ بے کس تمناؤں کے منہ زور گھوڑے کے ایسے سوار ہیں، ...... نے ہاتھ باگ پہ ہے نہ پا ہے رکاب میں

اس بے بضاعتی و کم مائیگی کے باوصف پانی کے اس بلبلے کو خدائی اور ابدیت کے افق پر تمنا کا دوسرا قدم جمانے کا روگ لاحق ہے...... ہر چند کہ حضرت انسان نے اس آرزو کا شاہکار تراشنے کے لئے اکتشافات اور یافتوں کا نعرہ انا ولاغیری بارہا لگایا مگر...... ہستی کے مت فریب میں آجائیو اسد

ہر چند کہیں کہ ہے! نہیں ہے

انسان کی اسی کاوش و کاہش کے مختلف مظاہر دیکھنے میں آئے ہیں۔ کہیں شداد و ہامان اپنی تعلّیوں اور تجلّیوں میں بدمست ناقوسِ کبریائی بجاتا نظر آتا ہے تو کہیں نمرود و فرعون الوہیت و فطری حکومت کی الہیاتی تشکیل و تعبیر میں غلطاں و پیچاں دکھائی دیتا ہے اور ان کا جبر و استبداد اس پر مستزاد۔ لیکن اللہ لم یزل نے اپنے ان ناکس بندوں کی راہنمائی، ہدایت اور تسکین کے لئے بھی یہی حکم دیا کہ وقولا له قولا ليناً لعله يتذكر او يخشى۔

تم دونوں (موسیٰ و ہارون علیہما السلام) فرعون سے نرم لب و لہجہ میں گفتگو کرو ہو سکتا ہے کوئی بات اس کے دل میں اتر جائے اور وہ خشیت کا پیکر بن جائے...... ان فراعنہ و نمارده کے لیے ان کی تمام سرکشی اور طاغوتیت کے باوجود حسنِ سلوک، مروت اور نرم لب و لہجہ میں فہمائش کا حکم بھی اس کی شانِ الوہیت اور اختیارات کی بے کراں وسعتوں کی علامت ہے۔ اس لب و لہجہ کے حکم کا پسِ منظر یہ ہے کہ دنیا میں ان کے لئے جتنی آسانیاں مہیا کی جا سکتی ہیں کی جائیں تاکہ اظہارِ حق، افہامِ حق، ایصالِ حق اور ادراکِ حق کے تمام طریقے آزمائے جائیں اور قبولِ حق کے لئے کوئی عذر باقی نہ رہے اور شیطان بھی قیامت کے دن داورِ محشر کے سامنے کھل کے انہیں کہہ اٹھے:

فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنفُسَكُم

مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو...... انہی فریب خوردہ شاہینوں میں سے ایک کرگسی شاہین مسٹر غلام احمد قادیانی بھی ہے جس نے اللہ کے انتخاب کے مقابلہ میں نفسی انتخاب کو مجددیت، مہدویت، مسیحیت اور آخر

میں نبوت و رسالت جانا، مانا اور پھر اس ابلیسی نفسیانیت کی تبلیغ شروع کر دی اور ۱۸۷۸ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک اس نے اپنی ساری توانائیاں ظلمت و تاریکی کی گمبھیرتا پھیلانے میں صرف کر دیں۔ مولوی محمد حسین بٹالوی مرحوم سے لے کر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تک تمام اعاظم و اکابر ملت نے اس تاریکی کی دبیز تہوں کو کاٹنے میں عمر بتا دی مگر غلام احمد، اس کا بیٹا بشیر الدین محمود، اس کے نائب مولوی محمد علی اور نور الدین، اس کے پوتے مرزا ناصر محمود اور اب مرزا طاہر تمام نے بال ہٹ، تریاہٹ اور راج ہٹ کی ضرب الامثال میں چوتھی ہٹ "مرزاہٹ" کا اضافہ کیا اور اپنی منفی، سامراجی اور صیہونی قوتوں کے بل بوتے پر امت میں تخریب کاری کی انتہا۔ کر دی۔ دشنام، الزام، تہمت، بہتان، دھوکہ، فریب، تاویل و تعبیر کا روز بازار ایسا گرم کیا کہ پناہ بخدا…… اپنی ضد، ہٹ دھرمی اور گناہ و کفر پر اصرار کو استقامت سے تعبیر کیا اور وحدت امت کو پارہ پارہ کر دیا۔

مجلس احرار اسلام نے ۱۹۳۴ء سے اس طاغوتی قبیلے کا عوامی محاسبہ شروع کیا اور اب کہ ۱۹۸۸ء بیت رہا ہے یہ محاسبہ جاری و ساری ہے۔ قافلۂ احرار مرزائیت کے تعاقب میں رواں دواں ہے۔ ہمارے بزرگوں نے اس وادیٔ پرخار میں اپنی عمر کی بہاریں لٹا دیں اور اس فتنۂ خبیثہ کی سرکوبی میں قربانی و ایثار کی داستانیں وراثت میں چھوڑ گئے۔ قافلہ سالار ایک ایک کر کے راہِ حق میں جاں سپاری و جاں بازی کا خط مستقیم کھینچ گئے۔ آج بھی قافلۂ احرار اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کی طاقت کے سہارے نئے نئے مجاہدانِ سربکف سے آراستہ ہو کر دشمن کی صف بندی کو تتر بتر کرنے کے لئے برسرِ پیکار ہے۔ ہم نے قلم کا علم بلاغت تھام لیا ہے اور کفر کی تاریکیوں میں علوم نبوت کا چراغ روشن کئے دعوت کا فریضہ اداء کرنے پر کمر بستہ ہیں۔ ہم "دعوت حق" دیتے ہیں ان گم کردہ راہ لوگوں کو جو سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی اعتبار سے نبوت کے اجراء کے قائل ہیں اور غلام احمد قادیانی کو تدریجی مراحل سے گزرتا ہوا مقامِ نبوت پر فائز شخص مانتے ہیں۔ نبوت، رسالت، عصمت، امامت، اور ختمِ نبوت ایسے اوصاف ہیں جو قسامِ ازل نے نبوت کے شخص اعظم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پوری آب و تاب کے ساتھ تقسیم کر دیئے اب یہ اوصاف صرف آپ کا حصہ ہیں ان اوصاف میں آپ ہمہ وجوہ اب وہ واحد ذات قدسی صفت ہیں جس کا کوئی سہیم و شریک نہیں ہے۔ اللہ نے یہ نظام اب ختم کر دیا ہے۔ اب نبوۃ و رسالت کی تخلیق نہیں ہو گی بلکہ جو تاجدار انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی رفاقت کا طلب گار ہے اس کے لئے ایک ہی راستہ ہے سچا اور سیدھا راستہ اور وہ ہے محمد رسول اللہ کی اطاعت کا راستہ۔ راہ حق، جادۂ حق اور منزل حق: وان هذا صراطي مستقيماً فاتبعوه ولا تتبعوا لسبل فتفرق بكم عن سبيله اور بے شک و شبہ میرا ہی راستہ سیدھا راستہ ہے اس کی اتباع کرو۔ دوسرے تمام راستوں کی اتباع مت کرو۔ ورنہ یہ راہ حق بھی گم کر بیٹھو گے۔

اللہ سے دعا کرتا ہوں، درخواست التجا کرتا ہوں کہ جو لوگ کسی بھی وجہ سے غلام احمد قادیانی کے دعویٰ مجددیت، مہدویت مسیحیت اور نبوت و رسالت کے جال میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ ہادیٔ مطلق انہیں ہدایت کا روشن راستہ دکھا دیں۔ (آمین)

۳ جمادی الاول ۱۴۰۹ھ، ۱۴ دسمبر ۱۹۸۸ء دار بنی ہاشم۔ ملتان

سید یونس الحسنی

اولیاء الطاغوت

یادش بخیر! گذشتہ سال نومبر میں یہودی ذرائع ابلاغ کے رجل عظیم(Man of the Age) اور امریکی ایوان اقتدار کے "مفکر انسانیت" مسٹر ہن ٹنگٹن (Hen Tington) کا ایک طویل مضمون بعنوان "تہذیب کا تصادم" (Clash of Civilisation) سات قسطوں میں پڑھنے کو ملا۔ مشرق و مغرب کی معاشی معاشرتی کشمکش کے مختلف علاقائی و مذہبی خدوخال کا مخصوص انداز سے جائزہ لیتے ہوئے ان کے صلیبی و صیہونی قلم نے کئی جگہوں پر اسپ بے لگام کی سی زقندیں لگائیں۔ نیوٹرل ازم کا لبادہ اوڑھ کر انہوں نے فرزندان صیہونیت کو ایسی تراکیب سمجھائی ہیں جنہیں روبہ عمل لاکر مسلم ممالک کو مالی طور پر ڈی فیوز کر کے امریکی استعمار کی طفیلی ریاستوں میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ مقصد براری کے لئے مختلف ممالک میں صاحب طرز این جی اوز کا جال بچھانے پر انتہائی زور دیتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ۔

"اگلی دہائی میں یہ دنیا مجموعی طور پر آٹھ الگ الگ بلاکوں میں منقسم ہوگی جن میں نام نہاد مسلم بلاک اپنی کمزور معیشت کی بنا پر سب سے کمزور ترین ہوگا اور اس کی اپنی کوئی تہذیب نہیں ہوگی۔ یہ ہماری تراشیدہ عالمی سرکس (گلوبلزم) کا ایک سدھایا ہوا چمپنسری ہوگا۔ اور بس۔ مگر یہ کام اتنا سہل نہیں جتنا سمجھ لیا گیا ہے۔ ہمیں اپنے تئیں پوری کوشش کرنا ہوگی کہ بلاد مشرق کے باسیوں پر مذہبی گرفت ڈھیلی ترین کر دی جائے۔ یاد رکھو! یہ کام صرف اور صرف عورتیں ہی کر سکتی ہیں جبکہ انہیں منظم کر کے حصول حقوق کے نام پر تیز گام کر دیا جائے تاکہ مذہبی لیڈر رسوا ہو کر بالآخر چپ کا روزہ رکھ لیں اور چمگادڑوں کی طرح اپنی اپنی پناہ گاہوں میں الٹے سید ھے لٹکے رہیں"۔

مسٹر ٹنگٹن کا یہ مضمون ایک خاص پس منظر رکھتا ہے۔ مسلمانان عالم کے قلوب و اذہان میں نیل کے ساحل سے لیکر تابہ خاک کاشغر جسد واحد بن جانے کی کلبلاتی خواہش اور اس کے نتیجہ میں لاہور کی اسلامی کانفرنس اور قطر کا اسلامی سربراہی اجلاس، سبھی اس حقیقت کے غماز ہیں کہ آج عالم اسلام کے باہمی اتحاد کی اشد ضرورت ہے۔ کچھ بین الاقوامی مبصرین اس بات پر بہ تکرار قائم ہیں کہ مستقبل قریب میں پاکستان، ایران سعودی عرب اور خلیجی ریاستوں پر مشتمل ایک دفاعی بلاک وجود پذیر ہو رہا ہے۔

وطن عزیز کو آج بلاد مسلمہ میں بہ نظر تعمق دیکھا اور پرکھا جا رہا ہے۔ اسے اسلامیان عالم کے آلام و مصائب کا مداوا قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ سوچ تقویت پکڑ رہی ہے کہ تمام مسلم ممالک کو پاکستان کے ساتھ اپنے روابط مستحکم کرنے چاہئیں کہ یہ واحد اسلامی ایٹمی طاقت ہے اور بہ تائید ایزد فرنٹ لائن مسلم سٹیٹ کی ذمہ داری پوری کر سکتا ہے۔ لہٰذا سب مل کر اسے مضبوط بنائیں۔ یہ دل خوش کن طرز تفکر دل شیطان میں کانٹے کی طرح کھٹک رہی ہے۔ چنانچہ امریکی اور یورپی اقوام اپنے خفی و جلی اداروں کی معرفت تمام ممالک اسلامیہ ہیں عجیب و غریب اقتصادی پروگرام پیش کر کے انہیں مانیٹر کر رہی ہیں۔ جن کا منتہائے مقصود اپنی مخصوص طے شدہ شرائط منوانا اور آخر کار انہیں اپنا تابع مہمل بنا کر رکھنا ہے۔ مختلف مسلم ممالک میں شریعت کا جزوی نفاذ، بالخصوص افغانستان میں مکمل

امارتِ اسلامی کا قیام ان مفسد طاقتوں کے لئے بالکل ناقابلِ برداشت ہے۔ امریکہ کی طرف سے سلامتی کونسل کے ذریعہ سے افغانوں کے خلاف حالیہ ظالمانہ اقدام نفاذِ اسلام کے عمل کو نابود کرنے کی نامشکور سعی کے سوا کچھ نہیں۔ مجاہد اسامہ تو صرف بہانہ ہے۔ ادھر پاکستان میں این جی اوز کے ذریعے بن تنگٹن کے دیئے گئے چارٹر پر عمل جاری ہے۔ اقوام متحدہ کے کئی اہلکار اباحیت پسند عورتوں کو منظم کر کے دین رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام کو تباہ کن رسوائی کے گھاٹ اتارنے کے لئے کیل کانٹے سے لیس ہو کر موسمی کیڑوں کی طرح جابجا نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ حال ہی میں "فنکار" عورتوں کی ایک نمائندہ اداکارہ فریال گوہر نے ٹبی گلی (Tibbi Gali) کے نام سے فلم بنائی ہے جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مولوی حضرات بظاہر خواتین کو حرام کاری سے روکتے ٹوکتے ہیں جبکہ درپردہ خود بھی اس مذموم دھندے کے نخچیر ہیں۔ ٹبی گلی میں جہاں دیگر کسبیاں ہیں وہاں ان دینی پیشواؤں کی ناجائز اولادیں بھی براجمان ہیں۔ یہ لوگ اندر سے مکروہ اور منافقت کی ترت پھرت تصویریں ہیں۔ انہی "بسنتیوں" کی پردھان پر عاصمہ جہانگیر بعض خاص قسم کی خدمات جلیلہ کے عوض یو این او سے منسلک ہو چکی ہیں۔ ہیومن رائٹس کمیشن کے نام پر ایک فارن پیڈ (Forgion Paid) این جی او کی بانی ہیں۔ شرعی قوانین کی مخالفت اور اہلِ شریعت سے مخاصمت ان کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ چند روز پیشتر "جنگ" میں ان کا تازہ ترین انٹرویو "وثائق یہودیت" (Protocolls) میں طے کردہ اصول و ضوابط کو بہ انداز جدید نکھار کر پیش کرنے میں ان کی زبردست صلاحیتوں کا عکاس ہے۔ پڑھیے اور سر دھنیے۔

"پاکستان کی مرکزی سیاسی پارٹیوں کو غائب کیا جارہا ہے۔ دیگر پارٹیوں کی دم پر نیب کا پاؤں رکھ دیا گیا اور اب میدان میں "مولانا صاحب" دندنا رہے ہیں۔ خلافت پارٹی کا تین چار ماہ پہلے ذکر نہ تھا۔ راتوں رات نئی سیاسی قوتیں پیدا کی جارہی ہیں۔ ملک صرف اسی صورت میں ترقی کر سکتا ہے کہ فوج بیرکوں میں اور مولوی مسجدوں میں رہیں۔ اس کے بغیر مسائل حل نہیں ہونگے۔ دو وزیراعظموں کی آڑ میں سارے سیاستدانوں پر کیچڑ اچھالنے کا حق کس نے دیا۔ دہرے معیار اور کیا ہونگے کہ ایک شخص دارالحکومت پر حملے کی دھمکی دیتا ہے تو حکومت اسے منانے جاتی ہے۔ ہم انسانی حقوق کے لئے مظاہرہ کریں تو ہم پر لاٹھیاں برستی ہیں۔ جہاں تک مذہبی راہنماؤں کی حیثیت کا تعلق ہے تو ایک جرنیل کے خوف سے انکی ٹانگیں کانپنے لگتی ہیں۔ پاکستان کی بہتری کا راستہ بہت تکلیف دہ ہے۔ آنے والے دنوں میں یہ ہاتھ باندھ کر سیاستدانوں کو واپس لائیں گے تاکہ ہمیں مسائل سے نجات دلائیں۔ بصورت دیگر افغانستان والا منظر ہوگا۔ اللہ کرے وہ نہ ہو۔ یہ بہترین حل ہے کہ فوج اور سیاستدان توبہ کریں۔ غیر سودی نظام پر عمل جسٹس خلیل الرحمٰن ہی کرائیں کیونکہ اس کا اطلاق صرف عوام پر ہوگا کنٹونمنٹ ایریا میں نہیں۔ بینظیر کے خلاف وہ لوگ ہیں جو عورت کے خلاف ہیں۔ آخر یہ ٹینٹن ہمیں کہاں لے جائے گی۔ عوام کی آنکھیں بند ہیں۔ یہ اپنے چوروں کے ہاتھ کاٹتے ہیں اور ہمارے والے کو سرخ قالینوں کا استقبال۔"

طرز گفتگو ملاحظہ فرمائیے۔ روئے سخن بہ لطائف الحیل "مولوی" کی طرف ہے۔ کیوں نہ ہو؟ یہ توہین رسالت اور امتناعِ قادیانیت ایکٹ میں ترمیم نہیں کرنے دیتا، عورتوں کی عظمتوں کا حدی خواں ہے اسے قید نہیں حجاب میں رکھنا چاہتا ہے، مخلوط تعلیم اور بزم آرائیوں کا مخالف ہے، تعزیرات شرعیہ کے نفاذ کا طالب ہے، آزادی

رائے کے مثبت اظہار کا قائل ہے، سودی نظام کو لعنت سمجھتا ہے، وطن عزیز کو غیر ملکی سودی قرضوں کے چنگل سے آزاد کرانا چاہتا ہے، دین کے نام پر حاصل کردہ ملک کے دفاع کو دینی قانونِ جہاد کے ذریعے مضبوط کرنا چاہتا ہے، خالص اسلامی طرزِ فکر کی نمائندگی کرتے ہوئے نیو ورلڈ آرڈر کا مقابلہ کرنا چاہتا ہے، وہ آزادیٔ اظہار کے نام پر الحاد و ارتداد کا در وا نہیں ہونے دیتا، وہ مجہول سیرتوں کی مسخ رو خواتین کی حکمرانی قبول نہیں کرتا، وہ یہودی جمہوریت کی بجائے اسلامی شورائیت کا علمبردار ہے جس میں سرمایہ پرستی اور جاگیردارانہ جلال کا کوئی وجود نہیں، وہ دختِ زر کے رسیاؤں کو ضحکانہ توحید و رسالت کے متوالے بنانا چاہتا ہے، نام نہاد بنیادی انسانی حقوق کے نام پر وہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تضحیک برداشت نہیں کرتا اور اب وہ اعلان کر رہا ہے۔ اور بڑے اصرار کے ساتھ اعلان کر رہا ہے کہ نئی صدی دینِ فطرت کی سربلندی اور اسلام کے نفاذ و نفوذ کی صدی ہے۔ وہ صفحہ ہستی کی اسلامک گلوبلائزیشن کا شدید متمنی ہے، وہ استعماریت کے نو آبادیاتی نظام کا ٹاٹ لپیٹ دینا چاہتا ہے۔ وہ کسی جرنل سے خوفزدہ نہیں، فرنگی کا جبر و استبداد اس پر کپکپی طاری نہیں کر سکا، بنام حریت اس نے بے شمار جانوں کا نذرانہ پیش کیا مگر اس کے پائے استقامت میں لغزش یا لرزش نہیں آئی، وہ سچا اور کھرا مشنری مین ہے، جھکنا، بکنا یا لچکنا اس کی غیرت کے خلاف ہے، وہ کسی کامراعات یافتہ اہلکار یا سرکارہ نہیں، بھوک، ننگ، افلاس جھیل کر دین کا خادم کہلانا پسند کرتا ہے، وہ کسی دلال یا حرافہ کی طرح جگالی نہیں کرتا بلکہ قال اللہ وقال الرسول کے شادیانے بجاتا ہے۔ باالفاظ دیگر اسلامک ورلڈ آرڈر کا پرچارک ہے۔ وہ سبھوں کی ہمہ نوعی نشترزنی کا ہدف ہے۔ مگر اک طرفہ تماشہ ہے۔ ''جمہوئیے'' اظہار کے جو حقوق خود لینا چاہتے ہیں بیچارے ملا کو دینے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اس کی خوب کردار کشی کرتے ہیں۔ جب وہ لب کشا ہو تو حیرت انگیز طور پر بقول عاصمہ جہانگیر اشتعال پھیلنے لگتا ہے، عدم برداشت کی کیفیت جنم لیتی ہے۔ رواداری کا ریت گھروندا فنا ہو جاتا ہے۔ بڑی عجیب منطق ہے

سوچ ساگر میں ہوں کب سے غوطہ زن
کس قدر یہ سوچ پر اسرار ہے

بینظیر زرداری نے ''اذان بجایا'' کہ ..... ترقی کے اس زمانے میں جہاد کی قطعاً گنجائش نہیں، میری حکومت جہادیوں نے ختم کرائی۔ شرعی سزائیں انتہائی غیر انسانی اور ظالمانہ ہیں، یہ جہاد اور شرعی تعزیرات انسانوں میں دہشت و خوف کی کیفیت پیدا کرتی ہیں سودی نظام کا کوئی متبادل نہیں۔ عاصمہ جہانگیر نے ''تان ملائی'' ... جہاد کی بات دہشت گردی کی علامت ہے، حدود شرعیہ صرف مولوی کی اختراع ہے کہ خواتین کو بنیادی حقوق سے محروم رکھا جا سکے، سود ختم کرنے سے ملک عالمی برادری میں الگ تھلگ ہو جائے گا۔ یہ ناقابل عمل ہے۔ مرزا غلام قادیانی نے کہا ''میرے آنے سے جہاد منسوخ ہو گیا''۔ امریکا نے اعلان کیا جہادی تنظیمیں دہشت گرد ہیں، شرعی تعزیرات پر عمل بنیاد پرستی ہے، اس سے انسانی حقوق پر زد پڑتی ہے۔ اس لئے سوڈان دہشت گرد تھا، اب افغانستان دہشت گرد ہے۔ سبحان اللہ سُر تال کی کیا ہم آہنگی ہے۔ امیر المومنین ملا محمد عمر اس نکتہ آرائی سے متاثر نہیں ہوئے۔

اس لئے وہ بھی سب سے بڑے دہشت گرد ٹھہرے۔ افلاطونی جمہوریت کے سب پیر و جواں انقلاب افغانستان پر اللہ توبہ کر رہے ہیں۔ ان کی رام دہائی سنی گئی۔ دجال صفت امریکہ نے پابندیاں لگوادیں........ سین بدلتا ہے..... عالمی غیر جانبدار مبصرین چیخ رہے ہیں کہ یہ پابندیاں بالواسطہ طور پر پاکستان پر لگائی گئی ہیں۔ "پاگل جمورے" بغلیں بجا رہے ہیں۔ جبکہ پاکستان کے مذہبی دانشور حالات کی سنگینی کا ادراک کر کے اکوڑہ خٹک میں اکھٹے ہوئے۔ باہمی مشاورت کے بعد تحفظ امارت اسلامی کے ذریعے دفاعِ پاکستان کی جنگ لڑنے کا اعلان کیا گیا۔ سچ تو یہ ہے کہ علمائے دین کا مزاحمتی اعلان ۱۸۵۷ء کے مزاحمتی کرادر کا تسلسل ہے۔ تاریخ اپنے آپ کو دھرا رہی ہے۔ اہل وطن نے گذشتہ (۵۳) ترپن سالوں میں جمہوری بابے بابیوں کو آزمایا، جانچا اور پرکھا ہے۔ یہ سب نٹ کھٹ، چورا چکے، عوام کی خوشیوں کے لٹیرے ملکی دولت کے سارقانِ سیہ بخت، گنجے، کانے، لولے، لنگڑے، جوسرے، بادام سرے اور گلے اپنے اپنے انداز میں وارداتیں کر کے چلتے بنے اور قوم دیکھتی رہ گئی۔ یہ کھلا چیلنج ہے کہ مشرقی بنگال کو بنگلہ دیش کسی "ملا" نے نہیں بنایا بلکہ یہ بے نظیر کے باپ، عاصمہ، فریال گوہر، نورجہاں اور انکے لبرل پرستاروں کے "بنیادی حقوق" نے بنایا ہے۔ حمود رپورٹ دیکھ لیجئے۔ وہ کسی "مکتبی" کی تصنیف نہیں، ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص کی مرتب کردہ اہم دستاویز اور جدت طرازوں کے مضحک چہروں پر زناٹے دار طمانچہ ہے۔ تسلیم کہ اس وقت پوری دنیا میں باہمی آویزشیں برپا ہیں، ایک طرف امریکہ اور اس کے حلیف ہیں تو دوسری جانب مقہور مجبور، مظلوم و محکوم عوام جن کی اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ مغربی دانشور اور انکے مشرقی چیلے اس صورت حال کو تہذیبی جنگ قرار دیکر اس پروپیگنڈے میں مصروف ہیں کہ مسلمان خطرناک ہیں، جنگجو، دہشت گرد ہیں۔ راقم کی سوچی سمجھی رائے ہے کہ یہ معمولی معاملات نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف فکری، نظریاتی، سیاسی اور تہذیبی محاذوں پر صلیبی جنگ شروع کر دی گئی ہے۔ عالم کفر کو یلغار کی کامیابی کے لئے مستغربین درکار ہیں جو بدقسمتی سے اسے وافر مقدار میں میسر و دستیاب ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ اندرونی جونکیں کہیں زیادہ خطرناک ہیں۔

امریکہ کے غیر منصفانہ رویے کے خلاف اشتعال اور غم و غصہ بلاجواز ہرگز نہیں، تاہم ہمیں اپنی حکمت عملی طے کرتے وقت جوش کو برقرار رکھتے ہوئے ہوشمندانہ اقدامات کی ضرورت ہے۔ ہماری مذہبی قیادت کو چاہیے کہ اثرورسوخ استعمال کر کے جلد از جلد او آئی سی کا اجلاس بلا کر اسلامی افغانستان کو تسلیم کرائے اور مغربی دنیا کے اقتصادی جال سے نکلنے کے لئے ٹھوس لائحہ عمل اختیار کرے۔ اولیائے طاغوت نے عجب فسوں پھونک رکھا ہے کہ مسلم حکمران بے بسی اور بے حسی کے پیکر بنے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے طاغوتی عزائم سے آنکھیں چرانے کی روش اختیار کر رکھی ہے، وہ صلیبیوں اور صیہونیوں کی ہاں میں ہاں ملائے جا رہے ہیں، ان کی اس مجرمانہ غفلت شعاری کا تقاضا ہے کہ دینی قیادت آگے بڑھ کر رائے عامہ کو بیدار اور منظم کرے تاکہ مشترکہ جدوجہد کا راستہ اختیار کیا جا سکے۔ جمہوری مکھیاں تو بھنبھنا چکیں اب "مولانا" کے دندنانے کی اشد ضرورت ہے اور اقتضائے وقت بھی۔

اٹھو وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی!
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا!

سید یونس الحسنی

بازیچۂ تمسخر

گزشتہ دنوں اسلام آباد میں داخلہ اور مذہبی امور کی وزارتوں کے اشتراک سے اتحاد بین المسلمین اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے فروغ کی قومی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں وزیر داخلہ اور وزیر مذہبی امور کے علاوہ تمام مکاتب فکر کی اٹھارہ دینی جماعتوں کے سربرآوردہ علماء و سکالرز نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ تحریک جعفریہ نے حسب معمول بوجوہ بایئکاٹ کی راہ اپنائی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر داخلہ نے کہا...... "ملک میں فرقہ واریت سے جو صورت حال بن رہی ہے اس پر عوام اور دنیا کیا سوچتی ہے، ایک دوسرے کو کافر کہا جاتا ہے، لٹریچر تقسیم کیا جاتا ہے، اس طرح تو ہماری طاقت ختم اور دشمن کامیاب ہوگا، ہم اس کا تر نوالہ ہوں گے۔ حکومت اور علماء کی اہم ذمہ داریاں ہیں ہمیں سر جوڑ کر اس مسئلے کا حل نکالنا ہے، حکومت نے جہاد کے بارے مضبوط موقف اپنایا ہے مگر جہادی تنظیمیں پورے ملک میں پھرتی، بینر لگاتی، چندہ اکٹھا کرتی اور ہتھیاروں کی نمائش کرتی ہیں۔ کچھ جماعتیں اجتماعات کرتی ہیں، ایک کے بعد دوسرا اجتماع، یہ تو بخار کی شکل ہے۔ پریس اجتماعات کے چکر میں رہتا ہے۔ ریلیاں اور مارچ اچھی بات نہیں، اسلامی نظام ایک دن میں نافذ نہیں ہو سکتا، اجتماع کرنے والے امن و امان کا خرچہ بھی برداشت کریں۔ مجرموں کو سیاست یا جہاد کی آڑ نہیں لینے دیں گے۔ اکوڑہ خٹک میں کون سا جہاد ہو رہا تھا کہ وردی پوش اسلحہ بردار جمع تھے، یہ بھی شعبہ کوئی تعمیری اور فلاحی کام نہیں کرتا، عدم رواداری پھیلاتا ہے، منگلا اور تربیلاڈیم جماعت اسلامی نے تو نہیں بنائے، کافر ملکوں میں معاشرتی امن ہے۔ مگر ہمارے مسلم ملک میں آشتی نہیں۔ کوئی اسلام آباد کی طرف مارچ کی دھمکی دیتا ہے۔ ہماری اپیل ہے باز آجاؤ ورنہ قانون کا نفاذ ہر سطح پر سختی سے کیا جائیگا۔ مدارس میں جانا کوئی بری بات نہیں، صرف مولوی پیدا نہ کریں لوگوں کے ذہن کھولیں۔"

ہماری دیانتدارانہ رائے ہے کہ جرم اور سیاست دو الگ الگ راہیں ہیں۔ جرائم پیشہ افراد یا گروہوں کو سیاسی آڑ ہرگز نہیں ملنی چاہیے۔ بالکل اسی طرح غارتگروں اور جہادیوں میں بعدالمشرقین ہے، دونوں کو ایک ہی صف میں کھڑا کرنا کسی طور پر انصاف نہیں دراصل جمہوری سیاست نے ہماری معاشرتی چولیں ہلا کر رکھ دی ہیں۔ اوپر سے نیچے اور دائیں سے بائیں عسکری شعبے ہوں یا سویلین طبقات ہر سطح پر اسی نامسعود سیاست کے جمہوروں کا رہن بسیرا ہے۔ ان کے گھروندے مویشی چوروں سے لیکر قومی لٹیروں تک کی پناہ گاہیں ہیں۔ وطن عزیز میں قتل و غارت کی گرم بازاری کا ذمہ دار بھی یہی انبوہ سارقاں ہے۔ مصر کے مرحوم صدر جمال عبدالناصر نے کہا تھا"..... سمندر کی اتھاہ گہرائیوں میں مچھلیوں کے دو معصوم بچے آپس میں ٹکرا جائیں تو سمجھ لو کہ عالمی استعمار کی سازش ہے۔"...... جنرل معین حیدر غیر جانبدارانہ تحقیق کرلیں گدھے گھوڑے کا فرق سمجھ میں آجائے گا۔ انہیں یاد ہوگا پہلے کئی دفعہ تحقیقات شروع ہو کر راستے ہی میں دم توڑ چکی ہیں، ذرا سوچیے ان کے ڈانڈے کہاں کہاں ملتے ہیں۔ اپنی کمانڈنگ سٹک اپنی ہی چارپائی کے نیچے گھما کر دیکھیے تو معلوم ہوگا کہ ایوب خاں سے لیکر 1971ء میں مشرقی کمان کے کمانڈر تک اور بھٹو سے نواز شریف تک کوئی بھی کسی دینی مدرسے کا فارغ التحصیل نہیں بلکہ سبھی روشن خیال تعلیمی اداروں کے سند یافتگان تھے مدارس عربیہ کا دامن ایسے لقندروں کی ساخت و پرداخت سے بفضلہ تعالیٰ

تہی ہے جس پر بجا طور پر فخر کیا جا سکتا ہے۔ یہ مجھے جھاڑ کر ان کے پیچھے پڑنا کہ صرف مولوی تیار نہ کرو ذہن کھولو، طلبہ کو سائنس پڑھاؤ۔ آخر کون سی منطق ہے؟ مسلمہ امر ہے کہ میڈیکل کالجز میں معالج تیار ہوتے ہیں، لاء کالج میں وکلاء بنتے ہیں، ٹیکنیکل کالج اور انجینئرنگ یونیورسٹیوں سے چھوٹے بڑے انجینئرز نکلتے ہیں۔ دیگر کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھ کر سائنس دان اور آفیسر تیار ہوتے ہیں۔ بعینہ دینی مدارس میں ماہرینِ علوم شرعیہ پیدا ہوتے ہیں اس پر آپ چیں بہ جبیں کیوں؟ جس طرح میڈیکل کالج یا لاء کالج سے نیوکلیئر ٹیکنیشن یا ریاضی دان پیدا کرنے کا مطالبہ نہیں کیا جا سکتا اسی طرح دینی مدارس کو سائنسدان تیار نہ کرنے کا طعنہ دینا ذہنی پراگندگی کے مضحکہ خیز اظہار کے سوا کچھ نہیں۔ اس کی بجائے، سائنسدانوں سیاستدانوں اور قانون دانوں کی بڑی کھیپ جو مختلف تعلیمی اداروں سے ہر سال تیار ہو کر نکلتی ہے انہیں پابند کیجئے کہ کارگاہِ ہستی میں مفید انسان بننے کے لئے دینیات کے ضوابط مبادی بھی سیکھیں۔

جنرل صاحب! آپ روشن خیالی اور رواداری کسے کہتے ہیں؟۔ آپ کے ویان کھیان سے تو یہ مترشح ہوتا ہے کہ دینی مدرسوں کے لوگ بڑے تنگ دل اور سنگ دل ہوتے ہیں، انکا رویہ بے لچک ہوتا ہے، کھلے ذہن کا تقاضا ہے کہ وہ ہر طرح کے دجل و تلبیس سے سمجھوتہ کریں، کذب کے ہمرکاب ہوں، بے حیائی و بے حجابی سے صرف نظر کریں، ظلمت سے معاہدہ کریں، نور کا پرچار چھوڑ دیں، طاغوت کو برداشت کریں، کفر پر تحمل برتیں، ارتداد و الحاد پر خاموش رہیں، بقول جوش "اعضاء کی شاعری کنکھیوں سے دیکھیں اور مسکرا کر گذر جائیں"، ملکۂ ترنم کے گیت سن کر واہ واہ کریں، صحابہ پر تبرا ہوتا دیکھیں اور داد دیں، کشمیر میں عفت مآب بیٹیوں کی ردائے حرمت تار تار ہونے کی خبر سنیں اور تحسین و آفرین کے ڈونگرے برسائیں۔ نفاذ اسلام کے مطالبہ سے باز رہیں۔ جب شنوائی نہ ہو تو اجتماعات کرنے سے گریز کریں، تحفظ ختم نبوت کی بات چھوڑ دیں، توہینِ رسالت ایکٹ قائم رکھنے کی ضد ترک کر دیں، آپ کے (مولائے کل) امریکہ کی مخالفت بند کر دیں۔ افغانوں کو بے یارو مددگار مرنے دیں، فرنگی ملبوس زیب تن کریں حضرت مولانا کی بجائے ہزایکسیلینسی کہلائیں اور ہزماسٹر وائس بن کر رہیں تو ٹھیک ہے پھر امن کی برکھارت بھی ہوگی اور آشتی کی بہار جانفزا بھی..... کس قدر خلاف فطرت ہے یہ سوچ

"اک طرف تماشہ ہے" جنرل کی طبیعت بھی"

ڈیئر سر! یہ رواداری نہیں بے غیرتی کی انتہا ہے جس پر کسی بھی طرح صاد نہیں کیا جا سکتا۔

جناب والا: یہ کوئی نئی بات نہیں، اس داستانِ ہوشربا کی عمر ایک صدی پر محیط ہے، آپ جن کی زبان میں لب کشا ہیں ان کے ہاں ایمان و عمل یا سیرت و اخلاق کا سلیقۂ حیات میں کوئی مقام نہیں، وہ منافقت میں منجھے ہوئے غلط پیمان اور بے رحم دشمن ہیں۔ سفاک دشمن کو اپنا محسن و مربی سمجھ لینے کا نتیجہ ہمیشہ انتہائی خوفناک ہوتا ہے۔ اور پاکستان بار دیگر ایسے نتائج کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ ہمارے جدید تعلیمی ادارے میکالے کے تخلیق کردہ ننگ انسانیت نظام تعلیم و تعلم کی آماجگاہیں ہیں۔ جبکہ ہمارے علماء اہل حق اور ان کے قائم کردہ مدارس حق آگاہی اور حق پژوہی کا بحر مواج۔ مار آستیں ہر زمانے میں ہوتے ہیں، ایک صدی پہلے بھی تھے کہ جن کی جیرہ دستیوں اور غداریوں کے باعث مسلم انڈیا تاج برطانیہ کے زیر نگیں ہو گیا، آپ جانتے ہیں پھر کیا ہوا۔ انہی دینی مدارس کے طلبہ و اساتذہ نے لیلائے حریت کے حضور اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ ان کے سینے گولیوں سے چھلنی

ہوئے۔ ان کے پیٹ چاک کر کے درختوں پر لٹکائے گئے۔ وہ توپوں سے باندھ کر اچھالے گئے۔ تاریخ گواہ ہے کہ صرف عالمگیری مسجد کے صحن میں سیکڑوں علماء کو شہید کیا گیا۔ تب کہیں آزادی کی منزل قریب آئی۔ آج اسی گروہ قزاقاں کی روحانی، معنوی اور اصطلاحی اولادیں وہی تماشا پھر سے دکھانے کی تمنائی ہیں۔ لیکن اب ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ اب مسلمان بیدار ہے، یہ بیداریٔ اہل دین اور انکے مدارس ہی کی وجہ سے ہے جو آپ کو بری طرح کھٹک رہے ہیں۔ دشمن حیلہ سازیوں میں مصروف ہے۔ ہمارے سیاسی اکابر اسکے جھیتے ہیں اور آپ ان سے سخت مرعوب۔ کسی بڑے شاعر کو آپ کا مرثیہ لکھنا چاہیے۔

آپ نے کہا مدارس والے لوگوں سے کھالیں اور چندہ لیتے ہیں۔ مثلاً تربیلا ڈیم انہوں نے تو نہیں بنائے۔ یہ کوئی تعمیری کام نہیں کرسکتے۔

یاللعجب! "وہی قتل بھی کرے ہے وہی لے ثواب الٹا"

قربان جاؤں آپ کی داخلیت کے۔ آپ تو ان جماعتوں کے ذرائع آمدن تلاشتے پھرتے تھے، یہ فلاحی کام جو معاشرے میں نظر آتے ہیں ان میں حکومت کا کچھ حصہ نہیں، یہ سب نجی شعبے ہی نے کئے ہیں، آپ بے جا دخل اندازی نہ کریں اور بے وقت کی بے سروپا راگنی کے الاپ شلاپ تیاگ دیں تو ڈیم بھی بن سکتے ہیں۔ جو لوگ نئے شہر بسا سکتے ہیں ان کے لئے یہ ناممکن نہیں۔ ویسے آپس کی بات ہے جس کھونٹے پر آپ رقص کناں ہیں وہ بھی ڈیموں کی صورت میں اسی مکار دشمن کا صنم کدہ ہے جو مخصوص مقاصد کے لئے تعمیر کیا گیا۔ "فنکار" اپنی مطلب براری میں کہاں تک کامیاب و ناکام رہا۔ یہ کہانی پھر سہی۔

محترم! آپ کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک یاد دلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ...... "جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ میری امت جب تک جہاد کی رسیا رہے گی عزت پائیگی جب جہاد کی راہ چھوڑ دے گی تو دوسروں کی دست نگر ہو جائے گی۔ ...." آپ کو تو خوش ہونا چاہیے کہ پاکستانیوں میں جذبۂ جہاد پھر سے انگڑائی لے رہا ہے۔ آپ تو اس عظیم فوج کے جرنیل رہے ہیں۔ ایمان، تقویٰ جہاد فی سبیل اللہ جس کا ماٹو ہے۔ آپ اس کیفیت کو دہشت گردی کیوں قرار دے رہے ہیں۔ آپ کا شبھ نام تو معین الدین حیدر ہے۔ کارل اندر فرتھ نہیں۔ لغت میں اپنے نام کے مطالب و معانی دیکھیئے پھر اپنے موجودہ امریکی نژاد نظریات سے تقابل کیجئے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ آپ کو بہت شرم آئے گی، خود سے منہ چھپاتے پھریں گے۔ اتحاد بین المسلمین کانفرنس کے نام پر علمائے دین کو اکٹھا کر کے جو گفتگو آپ نے کی اور تلخی کی جس پیک تک پہنچ گئے وہ وزارت داخلہ کے منصب کے شایاں نہیں۔ علماء کرام ہماری قومی غیرت اور ملی عظمت و حمیت کے ترت پھرت نمونے ہیں۔ ورثاء انبیاء کے ساتھ آپ کی طرزِ گفتار نے اچھے خاصے پاکیزہ ماحول کے تقدس کو بازیچۂ تمسخر بنا کر رکھ دیا۔ جنرل صاحب یہ سب اچھا نہیں ہوا۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

بقیہ 17 پر

محمد عمر فاروق

قادیانی سقوطِ ڈھاکہ کے خفیہ کردار

حمود الرحمن کمیشن رپورٹ کی اشاعت پر فوجی و سول حلقوں میں لے دے کا سلسلہ جاری ہے رپورٹ کے بعض اہم حصے ابھی تک حکومتی مصلحتوں کی وجہ سے شائع نہیں کیے گئے۔ جہاں مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں بیرونی قوتوں کی پس پردہ کارروائیوں سے پردہ نہیں اٹھایا گیا وہیں سقوط ڈھاکہ میں ملوث نقاب پوش قادیانی جماعت کے خفیہ اور علانیہ سازشی کردار کو بھی اوپن نہیں کیا گیا ہے۔ بیرونی ملکوں کی سازشوں میں کئی فوجی اور سول حکام، بیورو کریٹوں اور سیاستدانوں کے علاوہ وہ بین الاقوامی دہشت گرد، تخریبی گروہ (قادیانی) بھی اپنے ان آقاؤں کا آلہ کار بنا ہوا تھا۔ جسے خود سامراج ہی عالم اسلام کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کرنے کے لیے وجود میں لایا تھا۔ پاکستان بننے کے بعد قادیانی وطن عزیز پر شب خون مارنے کے چکر میں تھے۔ 1952ء میں بلوچستان کو قادیانی ریاست بنانے کی کوشش کی گئی لیکن 1953ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت نے ان کے اس منصوبے کو ناکام بنا دیا۔ بعد ازاں عالمی استعماری طاقتوں نے مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان سے کاٹ ڈالنے کا پروگرام بنایا تو استعمار کے ازلی گماشتے قادیانی ان کی شہ پا کر سرگرم ہو گئے۔ قادیانی یہ خیال کرتے تھے کہ سیکولر بنگلہ دیش ان کی ارتدادی سرگرمیوں کے لیے زرخیز زمین ثابت ہو گا۔ جبکہ کمزور مغربی پاکستان کے بھارت کے زیر قبضہ آ جانے میں کچھ دیر نہ لگے گی۔ اس طرح وہ امریکہ کی پشت پناہی اور بھارت کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے قادیانی اقتدار قائم کر لیں گے۔ جس کی پیشگوئی اُن کے سربراہ آنجہانی مرزا قادیانی نے کر رکھی ہے۔

قادیانی استعماری ایجنٹ پاکستان پر اپنے اقتدار کے سورج کے طلوع ہونے کے خواب دیکھنے لگے۔ قادیانی امت عالمی قوتوں کی آشیر باد پر پاک سرزمین کو تقسیم کرنے کے لیے کمر بستہ ہو چکی تھی۔ جیسا کہ ممتاز بنگالی سیاستدان مولوی فرید احمد نے 1970ء میں اپنی کتاب "دی سن بی یانڈ کلاؤڈز" میں لکھا کہ "مؤتمر عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل جناب عنایت اللہ نے کراچی میں مجھے بتایا کہ یہودی، ایم ایم احمد (قادیانی) کی معرفت اپنی کارروائیوں میں مصروف ہیں۔ انہیں تل ابیب سے ہدایات ملتی ہیں۔ قادیانیوں اور یہودیوں کی ساز باز اتنی عیاں ہے کہ نظر انداز نہیں کی جا سکتی" قبل ازیں مولوی فرید احمد نے جنرل یحییٰ کے مارشل لاء سے تین دن پہلے 22، مارچ 1969ء کو مشرقی پاکستان میں علماء کے ایک اجتماع سے خطاب کے دوران بتا دیا تھا کہ "پاکستان کا عالمی سیاست میں ایک منفرد کردار ہے اور اس کے خلاف ایک بین الاقوامی سازش کی جا رہی ہے کیونکہ وہ اسرائیل کے خلاف جنگ کی پشت پناہی کرتا ہے اور سرکاری محکموں میں قادیانیوں کے روپ میں اس کے ایجنٹ موجود ہیں۔"

عالم اسلام کی سب سے بڑی سلطنت پاکستان کے حصے بخرے کرنے کا پروگرام دراصل امریکہ، اسرائیل، بھارت اور قادیانیوں کی دیرینہ خواہش تھی۔ سی آئی اے اس سازش کی براہ راست نگران تھی۔ جس کے متعلق بار بار مقتدر حلقوں، جرنیلوں اور سیاستدانوں کے حضور ارباب فکر و نظر حقائق پیش کرتے رہے۔ لیکن شراب و شباب اور مفادات کی لذتوں نے ان کے دل و دماغ پر کیف و سرور اور مدہوشی کا وہ سحر انگیز ماحول طاری کر رکھا تھا کہ قوم و ملک کی قسمت داؤ پر لگا کر وہ سبھی مہ وشوں کے مکھڑوں پر سے "کالا کالا تِل" ڈھونڈنے میں لگے ہوئے تھے۔ عوامی

نیشنل پارٹی کے رہنما مولانا عبدالحمید بھاشانی نے 22 جنوری 1970ء کو ایک اخباری بیان میں انکشاف کر دیا تھا کہ "سی آئی اے پاکستان کو تقسیم کرنے کا ایک منصوبہ تیار کر چکی ہے" بھاشانی نے اس منصوبے کی دستاویز کی ایک کاپی بھی جنرل یحییٰ خان کو فراہم کی تھی۔

مولوی فرید احمد نے ایم۔ ایم احمد کے ذریعے جس صیہونی سازش کا ذکر کیا تھا۔ وہ بنگلہ دیش کے قیام کا منصوبہ تھا۔ جس کی تکمیل کے لیے امریکی، ہندوستانی، یہودی اور قادیانی لابی یکجا ہو کر پاکستان کی شہ رگ پر اپنا دباؤ بڑھاتی جا رہی تھی۔ مسٹر ایم ایم احمد آنجہانی غلام قادیانی کا پوتا اور مسٹر بشیر احمد کا بیٹا تھا جو کہ مختلف ادوار میں وفاقی حکومت میں فنانس سیکرٹری، ڈپٹی چیئرمین پلاننگ ڈویژن اور آخر میں وفاقی حکومت کا اقتصادی مشیر بھی رہا۔ ایم ایم احمد نے اپنی سرکاری حیثیت کو استعمال میں لاتے ہوئے جان بوجھ کر ایسی ضرر رساں پالیسیاں بنائیں تاکہ پاکستان اقتصادی طور پر اتنا کمزور ہو جائے کہ آسانی سے عالمی قوتوں کا شکار بن سکے۔ علاوہ ازیں معاشی عدم مساوات کو مشرقی پاکستان میں اس طرح ممکن بنایا کہ مشرقی پاکستان کے مسلمان مغربی پاکستان کو غاصب خیال کرنے لگے جس سے ان میں علیحدگی کا رجحان سر اٹھانے لگا یہی وجہ تھی کہ ایم ایم احمد کی برطرفی کا مطالبہ مشرقی پاکستان کے عوام کی طرف سے شدت سے کیا جانے لگا۔ بنگالی سٹوڈنٹ لیگ کے صدر المجاہدی نے ایک بیان میں ایم ایم احمد کی پلاننگ کمیشن کی ڈپٹی چیئرمین شپ سے فوراً برطرفی کا مطالبہ کیا کیونکہ ان کے بقول "ایم ایم احمد نے ہمیشہ مشرقی پاکستان کو نظر انداز کیا اور اپنی متعصبانہ پالیسیوں سے مشرقی و مغربی پاکستان میں معاشی تفریق پیدا کی۔

ایم ایم احمد جب جنرل یحییٰ خان کے اقتصادی مشیر تھے تو سیاسی معاملات میں بھی مداخلت سے باز نہیں آتے تھے۔ کیونکہ امریکی و صیہونی مہرے کی حیثیت سے وہ ایک وی آئی پی شخصیت کا درجہ حاصل کر چکے تھے 15 مارچ 1971ء کو شیخ مجیب الرحمن کے ساتھ مذاکرات میں یحییٰ خان کی ٹیم میں ایم ایم احمد بھی شامل تھے۔ جبکہ ان کے علاوہ ولی خان، غوث بخش بزنجو اور ممتاز دولتانہ بھی شریک تھے۔ عوامی لیگ کے رہنماؤں اور ان تینوں سیاسی لیڈروں نے مذاکرات میں ایم ایم احمد کی شرکت پر شدید غم و غصے کا اظہار کیا اور پاکستان کی بقاء کے لیے ان کے وجود کو بہت بڑی رکاوٹ قرار دیا تھا۔ شیخ مجیب الرحمن نے قادیانیوں کے عزائم کو بھانپ لیا اور اپنے ایک بیان میں ایم ایم احمد کی فوری علیحدگی کا مطالبہ کیا۔ آغا شورش کاشمیریؒ کا کہنا تھا کہ "مجیب کے اس بیان کے فوراً بعد چودھری ظفر اللہ خان مجیب سے ملنے ڈھاکہ گئے۔ دوسرے یا تیسرے روز تخلیہ میں ملاقات ہوئی اور آخر وہی ہوا جو مرزائی امت کے ظفر اللہ خان یا ایم ایم احمد سے ٹکراؤ کا نتیجہ ہو سکتا تھا کہ ایم ایم احمد کو علیحدہ کرنے سے پہلے مجیب الرحمن پاکستان سے ہمیشہ کے لیے علیحدہ ہو گئے۔"

شیخ مجیب الرحمن کے ایڈوائزر پروفیسر رحمن سبحان نے ملٹری ایکشن کے دو ماہ بعد "گارڈین" کو اپنے ایک انٹرویو میں بتایا تھا کہ "عوامی لیگ کی ٹیم 25 مارچ کو حتمی مسودے کا باضابطہ انتظار کر رہی تھی لیکن لیفٹیننٹ جنرل پیر زادہ کا متوقع بلاوا نہ آیا بلکہ اس کی بجائے ایم ایم احمد عوامی لیگ کے جواب اور مزید مذاکرات کا انتظار کیے بغیر کراچی پرواز کر گئے تھے۔" قادیانی شاطر ایم ایم احمد اور ظفر اللہ خان کے ذریعے ارض پاکستان کو دولخت کرنے کے شیطانی منصوبے کو آخری شکل دے چکے تھے۔ جیسا کہ ظفر اللہ خان کے اس خط سے ظاہر ہے جو انہوں نے 8 مارچ ۱۹۷۱ء کو اپنے ایک دوست کے نام لکھا جو ان کی کتاب "دی ایگنی آف پاکستان" میں شامل ہے۔ ظفر

اللہ کے خط کا خلاصہ یہ ہے کہ..... اب مشرقی و مغربی پاکستان کے ایک رہنے کا کوئی امکان نہیں رہا ہے۔ ان کو متحد کرنے کی کوشش کرنا لاحاصل ہے۔ لہٰذا خوش دلی کے ساتھ علیحدگی کی فکر کرنی چاہیے۔ظفر اللہ خان لکھتے ہیں۔ کہ اب امساک بالمعروف (اچھی طرح مل کر رہنا) ممکن نہیں رہا ہے۔ تسریح بالاحسان (نیک دلی کے ساتھ علیحدگی) کا راستہ رہ گیا ہے۔''

جب قادیانیوں کی خواہش کے عین مطابق بنگلہ دیش بن گیا تو انہوں نے اپنے مکانوں پر چراغاں کیا۔ شیرینی بانٹی اور لاہور و ربوہ میں رقص کیا۔ بد قسمتی سے پاکستان میں کبھی احتساب کی روایت قائم نہ ہو سکی۔ ورنہ پاکستان کی سرزمین کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دینے والے جرنیل، سیاستدان، بیورو کریٹ اور قادیانی گماشتے اپنے عبرتناک انجام سے کسی صورت بچ سکتے اور نہ پاکستان کا وجود زخم زخم ہوتا اور نہ ہی یہ ملک مشکلات و مصائب کے جال میں یوں پھنستا، جیسا کہ آج آزمائشوں کے کڑے امتحانوں اور بحرانوں کی لپیٹ میں ہے۔

بقیہ از ص 14

آپ نے کہا کہ اسلامی نظام ایک دن میں نافذ نہیں ہو سکتا۔ معاف کیجئے گا۔ ہمیں آپ سے اتفاق نہیں۔ یہ ملک اسلام ہی کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ کسی لادینی جمہوری یا اشتراکی نظریے کی بنیاد پر نہیں، تقسیم کے وقت سے لے کر تاہنوز مسلمانانِ پاکستان اسلامی نظام کے نفاذ کے متمنی و منتظر ہیں۔ زمین زرخیز بھی ہے اور پہلے سے تیار بھی اس لئے اس میں یہ بیج فوری طور پر بویا جا سکتا ہے۔ آپ کی بات تو مفرور ذہنوں کی پیداوار ہے۔ بار ہا کے مطالبوں کو جب پذیرائی نہیں ملی تو نوجوانان ملت اسلام آباد ہی کی طرف مارچ کریں گے۔ دلی، لندن یا واشنگٹن کی طرف نہیں۔ ہماری درخواست ہے نظام اسلام بذریعہ آرڈیننس نافذ کر کے دیکھ لیں، فلاح آپ کے قدم چومے گی۔ ہماری معاشی و معاشرتی بدحالی اور سیاسی جانکنی اساس پاکستان سے بے پناہ عہد شکنیوں کا وبال ہے۔ ابھی وقت ہے ہم سنبھل جائیں۔

مسافرانِ آخرت

● پاکستان کے معروف عالم دین حضرت مفتی سید عبدالشکور ترمذی رحمہ اللہ ● مولانا زاہد الراشدی کے ماموں زاد جناب محمد یونس مرحوم ● مولانا عبدالمنان رحمہ اللہ (والد ماجد حافظ محمد عطاء اللہ احرار، چشتیاں) ● والدہ مرحومہ، حافظ محمد اشرف صاحب (رحیم یار خان) ● والدہ مرحومہ جام حاجی دوست محمد منڈھیرا (ماہڑہ ضلع مظفر گڑھ) ● مجلس احرار اسلام کراچی کے رکن جناب محمود احمد کی خالہ مرحومہ ● جامع مسجد چیچاوطنی کے سابق مؤذن اور مجلس احرار اسلام کے قدیم معاون محترم بابا اللہ بخش مرحوم ● محترم حاجی حق نواز صاحب مرحوم امیر جمعیت علماء اسلام ضلع ملتان

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطاء فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے (آمین) قارئین سے درخواست ہے کہ دعاء مغفرت اور ایصالِ ثواب کا خاص اہتمام فرمائیں (ادارہ)

محمد عمر فاروق

حمود الرحمن کمیشن کے سامنے مولانا لال حسین اختر کا بیان

حمود الرحمن کمیشن رپورٹ میں مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش بنا دینے والوں کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا ہے۔ کمیشن نے سقوطِ ڈھاکہ کے بعد فوجی افسروں، سرکاری اہلکاروں، سیاستدانوں، صحافیوں اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں کے بیانات قلمبند کیے۔ اس کمیشن کی منظر عام پر آنے والی حالیہ رپورٹ کے مندرجات روزانہ اخبارات کے صفحات کی زینت بن رہے ہیں۔ لیکن تاحال پاکستان کو دو ٹکڑوں میں بانٹ دینے والے پس پردہ قادیانی ہاتھ کا مختصر یا بالتفصیل ذکر منظر عام پر نہیں آیا۔ تاریخ کا یہ اہم ورق قوم کے سامنے لانا ضروری ہے۔ جسے جان بوجھ کر پوشیدہ رکھا جا رہا ہے۔ زیر نظر سطور میں مجلس احرار اسلام کے ممتاز رہنما، عظیم مبلغ ختم نبوت اور سابق قادیانی مبلغ حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کا وہ معلومات افزاء اور چشم کشاء بیان حاضر ہے۔ جو انہوں نے حمود الرحمن کمیشن کے روبرو پیش کیا تھا۔ جس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ اہلِ اقتدار کی وقتی مصلحتیں کس طرح دشمن کو کھل کھیلنے کے مواقع مہیا کرتی ہیں۔ اور حکومتوں کی غفلت و پہلو تہی اور نام نہاد روشن خیالی ملک و قوم کو کیسے کیسے ناقابل تلافی نقصانات سے دوچار کرتی ہے۔ فی الحقیقت ماضی کے یہ روح فرسا واقعات حال کے سیکولر اور لبرل مزاج حکمرانوں کے لئے تازیانہ عبرت ہیں۔ مولانا لال حسین اختر کا تحریری بیان ملاحظہ فرمائیں:

واجب الاحترام جناب عالی مقام جسٹس حمود الرحمن صاحب صدر تحقیقاتی کمیشن برائے سقوطِ مشرقی پاکستان

جناب عالی!

سقوطِ مشرقی پاکستان صرف پاکستان ہی کے لئے نہیں بلکہ دنیائے اسلام کے لئے عظیم المیہ ہے اس سلسلہ میں چند گذارشات پیش خدمت کرتا ہوں۔

(۱) صدر یحییٰ، ریٹائرڈ جنرلوں کے علاوہ صدر کے مشیر جناب ایم ایم احمد بھی سقوطِ مشرقی پاکستان کے ذمہ دار ہیں۔ خصوصاً اس لئے کہ جناب ایم ایم احمد ایسے فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کے نزدیک:۔

(الف) مرزا غلام احمد کو نبی نہ ماننے والے سب لوگ کافر ہیں۔ (جناب ایم ایم احمد نے اپنے فوجی عدالت کے بیان میں اس کی تصدیق کی ہے)۔ لہٰذا ان کے نزدیک پاکستان اسلامی ملک نہیں۔

(ب) ان کے فرقہ کے خلیفہ دوم اور جناب ایم ایم احمد کے تایا جان نے فرمایا تھا۔
اگر ملک تقسیم ہو گیا تو ہم پھر سے اسے ملانے کی کوشش کریں گے۔

(ج) ان کے فرقہ نے تقسیم ملک کے وقت بونڈری کمیشن میں مسلمانوں کے مطالبہ سے علیحدہ میمورنڈم پیش کر کے بقول جسٹس محمد منیر سخت مخمصہ پیدا کر دیا۔

(د) ان امور کو جناب جسٹس محمد منیر نے تسلیم کیا ہے۔

(۲) جناب ایم ایم احمد، یحییٰ، مجیب مذاکرت میں ان کے ہمراہ رہے مشرقی پاکستان کے رہنماؤں نے ان کے چلن کے باعث ان کی علیحدگی کا مطالبہ کیا۔

(۳) صدر یحییٰ کے افواجِ بحریہ پاکستان کے لئے منظور کردہ دس کروڑ روپے ادا نہ کر کے جناب ایم ایم احمد نے پاکستان کی بحریہ قوت کو کمزور رکھا۔

(۴) جناب ایم ایم احمد جس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں ان کی قادیاں (بھارت) کی شاخ نے بنگلہ دیش کی حمایت کی اور بھارت سرکار کو مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ جب کہ قادیاں میں مقیم ان کے ممبران کو خلیفہ ربوہ ہی مقرر کرتے ہیں۔ اور ان کے مصارف ادا کرتے ہیں۔

جناب والاشان!

بحریہ کے بجٹ کے متعلق شہادت کے لئے جناب مظفر وائس ایڈمرل کو طلب فرمایا جائے۔ دیگر تمام امور کے متعلق تحریری شہادت موجود ہے جو عند الطلب پیش کی جاسکتی ہے۔

دلائل متعلقہ جزو (۱)

سقوطِ مشرقی پاکستان یحییٰ خان اینڈ کو کی حرکات قبیح، فرض ناشناسی، ملک و ملت سے غداری کا نتیجہ ہے۔ جو لوگ یحییٰ خان کے ساتھ شریک کار تھے ان میں سب سے زیادہ یحییٰ خان کو ایم ایم احمد پر ہی اعتماد تھا اور مسٹر احمد نے ہی مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا پلان تیار کیا۔

یحییٰ خان کا سب سے زیادہ معتمد ایم ایم احمد تھا۔ جس پر محمد اسلم قریشی ایک شخص نے حملہ کیا۔

یہ حملہ آپ پر اس وقت کیا گیا جبکہ محترم جناب صدر مملکت آغا محمد یحییٰ خان صاحب ملک سے باہر دو روز کے لئے ایران تشریف لے گئے تھے۔ اور صاحبزادہ ایم ایم احمد بطور قائم مقام صدر کام کر رہے تھے۔ (ماہنامہ الفرقان ربوہ ستمبر ۱۹۷۱ء صفحہ ۲)

قومی اسمبلی کی بساط لپیٹ دینے کے ساتھ مشرقی پاکستان کی قسمت کا فیصلہ ذہنی طور پر کر لیا گیا تھا۔ یہ بات عام طور پر کہی جاتی ہے۔ کہ جناب ایم ایم احمد نے ایک مبسوط رپورٹ تیار کی جس میں اعداد و شمار سے ثابت کیا گیا کہ مشرقی پاکستان کے علیحدہ ہو جانے سے مغربی پاکستان کی حیثیت قائم رہے گی اور اس میں استحکام پیدا ہوگا۔ (اردو ڈائجسٹ صفحہ ۳ فروری ۱۹۷۲ء)

دلائل متعلقہ جزو نمبر ۲

ذیلی دفعہ (۱) ایم ایم احمد نے مبینہ حملہ آور محمد اسلم قریشی کے مقدمے میں فوجی عدالت کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ میرا دادا نبی تھا۔ اور جو شخص اسے نبی نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ مندرجہ ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک رمضان ۱۳۹۱ھ ایم ایم احمد کے والد بشیر احمد ایم اے نے اپنی کتاب (کلمۃ الفصل صفحہ ۱۱۰) پر لکھا ہے کہ ہر ایک شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

"ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکیں" بشیر الدین محمود خلیفہ دوم۔ (انوارِ خلافت صفحہ ۹۰)

مسٹر ظفر اللہ نے بے باکی اور جرأت سے کہا..... " بے شک میں نے قائد اعظم کا جنازہ عمداً نہیں پڑھا۔ " مولانا نے پوچھا کیوں ؟ مسٹر ظفر اللہ نے جواب دیا کہ..... " میں اس کو سیاسی لیڈر سمجھتا تھا۔ "

حضرت مولانا نے دریافت فرمایا کیا تم مرزا قادیانی کو پیغمبر نہ ماننے والے سارے مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہو؟ حالانکہ تم اسی حکومت کے وزیر بھی ہو۔ سر ظفر اللہ نے کہا کہ.... " آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان ملازم سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر، تم کو بھی ایسا سمجھنے کا حق ہے۔

سر ظفر اللہ خان بجواب مولانا محمد اسحاق صاحب خطیب جامع مسجد ایبٹ آباد۔ (زمیندار مورخہ ۸ فروری ۱۹۵۰ء بحوالہ الفلاح پشاور ۲۸ اگست ۱۹۴۹ء)

جب پاکستان کے تمام اسلامی فرقے مرزائیوں کی نظر میں مسلمان ہی نہیں تو پاکستان اسلامی حکومت بھی نہیں۔

ذیلی دفعہ (ب)

ان کی بعض تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تقسیم کے مخالف تھے اور کہتے تھے۔ کہ اگر ملک تقسیم ہو گیا تو وہ اسے دوبارہ متحد کرنے کی کوشش کریں گے۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت مرتبہ جسٹس محمد منیر صفحہ ۲۰۹)

قادیان جماعت احمدیہ کا مرکز ہے جس کی شاخیں ساری دنیا پر پھیلی ہوئی ہیں۔ ۱۹۴۷ء کے فسادات کی وجہ سے متعدد احمدیوں کو مجبوراً قادیان چھوڑنا پڑا تھا۔ اور وہ واپس آ کر یہاں بسنے کے لئے بے قرار ہیں۔

(کارروائی قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۵۹ واں اجلاس) مندرجہ الفضل لاہور ۳۱ دسمبر ۱۹۴۹ء)

ذیلی دفعہ (ج)

اس ضمن میں ایک بہت ناگوار واقعہ کا ذکر کرنے پر مجبور ہوں۔ میرے لئے یہ بات ہمیشہ ناقابل فہم رہی ہے۔ کہ احمدیوں نے علیحدہ نمائندگی کا کیوں اہتمام کیا۔ اگر احمدیوں کو مسلم لیگ کے موقف سے اتفاق نہ ہوتا تو ان کی طرف سے علیحدہ نمائندگی کی ضرورت ایک افسوسناک امکان کے طور پر سمجھ میں آسکتی تھی شاید وہ علیحدہ ترجمانی سے مسلم لیگ کے موقف کو تقویت پہنچانا چاہتے تھے۔ لیکن اس سلسلہ میں انہوں نے شکر گڑھ کے مختلف حصوں کے لئے حقائق اور اعداد و شمار پیش کئے اس طرح احمدیوں نے یہ پہلو اہم بنا دیا کہ نالہ بھیں کے درمیانی علاقہ میں غیر مسلم اکثریت ہے اور اس دعویٰ کے لئے دلیل میسر کر دی کہ نالہ اجھہ اور نالہ بھیں کا درمیانی علاقہ از خود بھارت کے حصہ میں آ جائے گا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ علاقہ ہمارے (پاکستان) کے حصہ میں آ گیا ہے۔ گورداسپور کے متعلق احمدیوں نے اس وقت ہمارے لئے سخت مخمصہ پیدا کر دیا:۔

(بیان جسٹس محمد منیر، اخبار نوائے وقت لاہور ۶ جولائی ۱۹۶۴ء)

دلائل متعلقہ جزو نمبر ۳

یحیٰ۔ مجیب مذاکرات ۱۹۷۱ء میں ایم ایم احمد کی حرکات کے باعث مشرقی پاکستان کے انتہائی ذمہ

دار حلقوں نے شکوک و شبہات کا اظہار کیا۔ ۲۴/مارچ کو ڈھاکہ میں ایم ایم احمد کی موجودگی پر انتہائی ذمہ دار حلقوں نے شکوک کا اظہار کیا کہ انہوں نے اقتصادی امور کے سیکرٹری منصوبہ کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین، صدر کے اقتصادی امور کے مشیر اور مشرقی پاکستان میں طوفان زدہ افراد کی آباد کاری کی رابطہ کمیٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے ہمیشہ مشرقی پاکستان کو اقتصادی طور پر محروم کر دیا:

(بحوالہ جنگ کراچی ۲۶ مارچ ۱۹۷۱ء) صفحہ ۸ کالم نمبر ۵)

مولانا شاہ احمد نورانی ایم این اے نے عوام پر زور دیا کہ وہ ملک کے اتحاد اور سالمیت کی خاطر مزید قربانیاں دینے کے لئے تیار رہیں اور ملک کو تقسیم کرنے کی تمام سازشوں کا ناکام بنادیں۔

انہوں نے بتایا کہ مشرقی پاکستان کے اخبارات صدر کے اقتصادی مشیر مسٹر ایم ایم احمد کی ڈھاکہ میں موجودگی پر نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر احمد اقتصادی ماہر ہیں سیاسی امور کے ماہر نہیں۔ اس کے باوجود وہ مذاکرات میں صدر کے مشیر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں:

(روزنامہ مشرق لاہور ۲۵ مارچ ۱۹۷۱ء صفحہ آخر کالم نمبر ۲)

دلائل متعلقہ جزو نمبر ۴

"سازش کا پانچواں حصہ" ہماری بحریہ کو جس طرح نظر انداز کیا گیا وہ بڑا ہی تکلیف دہ المیہ ہے۔ یحیٰ خان نے وائس ایڈمرل مظفر کو اختیار دیا تھا کہ وہ ہر سال دس کروڑ روپے اپنی مرضی سے خرچ کر سکتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ اس کے متعلق پلان تیار کیا گیا تھا۔ مگر آخری وقت پر ایم ایم احمد نے جواب دیدیا۔ کہ ہم یہ رقم نہیں دے سکتے:(اردو ڈائجسٹ جنوری ۱۹۷۲ء صفحہ ۵۵)

دلائل بابت جزو نمبر ۵

جناب ایم ایم احمد جس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں ان کی قادیاں (بھارت) شاخ نے بنگلہ دیش کی حمایت کی اور بھارت سرکار کو مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ اور بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کی حمایت کے علاوہ مالی امداد دینے کا بھی اعلان کیا گیا۔ (ایڈیٹر کا مضمون روزنامہ جسارت کراچی مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۷۱ء)

قادیاں: بھارت میں مرزائی جماعت کو مالی امداد میں پاکستانی مرزائیوں کی طرف سے دیئے جانے کا اعتراف ایم ایم احمد نے فوجی عدالت کے بیان میں کیا ہے۔ اور نیز یہ کہ قادیاں کا نظم و نسق نظامت ربوہ ہی کے ماتحت ہے۔

دعاء صحت

مجلس احرار اسلام سیالکوٹ کے رہنما سالار عبدالعزیز صاحب طویل عرصہ سے علیل ہیں

مجلس احرار اسلام جلالپور پیر والہ کے امیر عبدالرحمن جامی نقشبندی کی اہلیہ شدید علیل ہیں۔

ہمارے دیرینہ کرم فرما اور مہربان محترم قاری عبداللطیف صاحب (مقیم مدینہ منورہ) علیل ہیں۔

قارئین سے دعاء صحت کی اپیل ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ عطاء فرمائے (آمین)

ڈاکٹر اے آر خالد

پاکستان میں مرزائی .... امریکہ میں یہودی

(حمود الرحمن کمشن کا ایک تشنہ پہلو)

سقوط مشرقی پاکستان کے بارے میں حمود الرحمن کمشن رپورٹ کی اشاعت کے بعد اس رپورٹ کے مختلف پہلوؤں پر تبصرے کئے جا رہے ہیں۔ کئی خفیہ گوشے بے نقاب ہوئے ہیں۔ کئی شبہات و شکوک کی تصدیق ہوئی ہے۔ کئی اندازے صحیح ثابت ہوئے ہیں اور کئی الزامات کی حقیقت سامنے آ گئی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ زندہ قوموں کے افراد خود احتسابی سے اپنا ناطہ کبھی نہیں توڑتے اور وہ ہر گھڑی اپنے عمل کا حساب کرتے ہیں۔ اس اعتبار سے پاکستان میں بسنے والی قوم کے مختصر مگر با اثر و با اختیار طبقے کو بے بسی کی دھند اور خود غرضی و مفاد پرستی کی کالی چادر نے جس طرح اندھا بہرہ کر دیا ہے اس سے بلاشبہ یہ تاثر گہرا ہوتا جا رہا ہے کہ پوری پاکستانی قوم پر اس بے حسی کی دھند کے گہرے اثرات مرتب ہو چکے ہیں۔

جب 1951ء میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء مل بیٹھ کر علماء کے ۲۲ نکات مرتب کر لیتے ہیں نہ فرقہ اس کے آڑے آتا ہے نہ کہیں "پرسنیلٹی کلیش" دکھائی دیتا ہے سب کچھ ایک جانب رکھ کر صرف اور صرف قیام پاکستان کی اصل روح کو اجاگر و نافذ کرنے کا بیڑا اٹھایا جاتا ہے اور وہ تمام زبانیں بند کر دی جاتی ہیں جو تمسخرانہ انداز میں یہ استفسار کرتی تھیں، اب کونسا اسلام نافذ ہو گا۔؟ مولوی تو ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے، مگر علماء کرام نے ہر فسادی اور تنخواہ دار تفرقہ باز کو اسلام کی حقانیت سمجھا دی اور اس الزام و تہمت کو پوری طاقت اور سنہرے عمل سے دبا دیا۔ میں 1965ء کی اس سترہ روزہ جنگ کا حوالہ بھی نہیں دونگا جب عسکری تربیت سے نابلد عام شہری اپنے دشمن کی ہوائی اور بری طاقت کے غرور کو خاک میں ملاتے رہے۔ بم باندھ کر بھارت کے ٹینکوں کو تباہ کرنے کے اقدامات جذبۂ جہاد کو قوم کے ایک ایک فرد میں زندہ کر گئے اور لوگوں نے اس جہاد میں اپنے جان و مال کی قربانی سے شرکت کی۔

آج کی معروضات کا مقصد ان خفیہ ہاتھوں کی نشاندہی کرنا ہے جن کی غیر محسوس مگر انتہائی موثر منصوبہ بندی کے ہاتھوں پاکستان بار بار نقصان اٹھاتا رہا۔ یہ ہاتھ اتنی تیزی سے حرکت کرتے ہیں کہ بعض اوقات تیز نگاہیں رکھنے والوں کو بھی نظر نہیں آتے۔ اگر ان خفیہ ہاتھوں کو سمیٹنے کیلئے امریکہ کے نظام کا ایک طائرانہ جائزہ لے لیا جائے تو ان کو پہچاننا آسان ہو جائے گا۔ امریکہ کے حالیہ صدارتی انتخابات میں ایک یہودی کے صدارتی امیدوار ہونے سے یہودی لابی نے جس پر اسرار طریقے سے امریکہ کا صدیوں سے جاری نظام مشکوک اور بے نتیجہ بنا دیا اور صدارتی امیدوار کی کامیابی کے اعلان کو جس طرح مؤخر کر کے پوری دنیا میں امریکی انتظامیہ اور امریکی عوام کی بے بسی کا پیغام دیا اور اپنی طاقت کا ابلاغ کر دیا وہ اس شک کو یقین میں بدل گیا ہے کہ امریکہ میں یہودی سب سے زیادہ مؤثر ہیں۔

شک تو صرف اتنا تھا کہ ان کا اثر اقتصادی اور ابلاغی شعبوں میں ہے مگر اب اس طرح انہوں نے یہ باور کرا دیا ہے کہ ریاست عدالت صحافت پارلیمنٹ اور انتظامیہ کوئی بھی شعبہ ان کے اثر سے خالی نہیں۔ وہ ہر جگہ حرکت روک سکتے ہیں اور ان کی اس کارروائی میں وہ ہاتھ جس نے ریموٹ کنٹرول سنبھالا ہوا ہے پہچانا نہیں جائے گا۔ بعینہ

پاکستان میں مرزائیوں نے وہی کردار ادا کیا ہے جو امریکہ میں یہودی کر رہے ہیں۔

مسلمانوں نے اسے "فراخدلی" سے قبول کیا ہے۔ کیا پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ کا بانی پاکستان کے جنازہ میں شریک ہو کر جنازہ نہ پڑھنے اور زمین پر بیٹھ جانا اس بات کا اعلان نہیں تھا کہ یا وہ خود کو مسلمان نہیں سمجھتے یا مسلمانوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ اسے محض یہ کہہ کر نظر انداز کر دینا کہ سر ظفر اللہ نے منافقت نہیں کی۔ بذات خود بہت بڑی منافقت ہے۔ اس کے اس پہلو پر بھی غور ہونا چاہیئے تھا کہ کلمہ طیبہ کے نام پر حاصل ہونے والے ملک کے مسلمان گورنر جنرل کے جنازہ میں شامل ہو کر جنازہ نہ پڑھنا کہیں اس مذہب کی طاقت کا ابلاغ تو نہیں۔ اگر اس طرح سوچا جاتا تو آئندہ سے ایسے مذہب کے پیروکاروں کو حساس نوعیت کے عہدوں پر متمکن نہ کیا جاتا۔ جہاں قومی سلامتی کے بارے میں فیصلے ہوتے ہیں۔ کیونکہ ایسے لوگ اپنے مذہب سے زیادہ کمٹ منٹ رکھتے ہیں۔ اپنے آقاؤں کی زیادہ بات مانتے ہیں بلکہ انہی کی مانتے ہیں اور باقی ہر چیز کو ثانوی سمجھتے ہیں۔ اے کاش ایسا ہو جاتا تو شاید سیاستدانوں کی سازشوں اور حکمرانوں کی نااہلیوں کے باوجود پاکستان دولخت نہ ہوتا۔

حمود الرحمن کمشن رپورٹ میں عساکر پاکستان کے جن افسروں پر ذمہ داری ڈالی گئی ہے ان میں کئی کے بارے میں ان کے سروسز میں ہونے کے وقت ہی یہ باتیں زبان زدعام تھیں کہ وہ مرزائی ہیں۔ بعض اپنے اس مذہب کے پیروکار ہونے کو چھپا کر اپنے مخصوص مفادات کی محافظت کرتے رہے اور بعض علی الاعلان۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ چیف ایگزیکٹو مسلح افواج میں اس مذہب کے پیروکاروں کے بارے میں جنہوں نے ۱۹۷۱ء کی جنگ اور سقوط ڈھاکہ میں اہم پوزیشنیں حاصل کی تھیں۔ از سر نو تحقیقات کرائیں اور اس خفیہ ہاتھ کو جسے حمود الرحمن کمشن رپورٹ میں اجاگر نہیں کیا گیا اجاگر کریں، ثانیاً چونکہ مسلح افواج ملک کی نظریاتی و جغرافیائی سرحدوں کی محافظ ہیں اس لئے ان میں ملک کی سلامتی کے بارے میں ہونے والے فیصلوں میں اس وطن کی جڑیں کاٹنے والے ہر گز شامل نہیں ہونے چاہئیں۔

یہ کام تھوڑی جرأت و بصیرت سے انجام دیا جائے اور فوج کے حساس ادارے ان تمام افسروں کے کوائف چیف ایگزیکٹو تک پہنچائیں جو وطن کی سالمیت کا کوئی راز یا کوئی منصوبہ کسی ایسی جگہ اگل سکتے ہیں جہاں اس راز یا منصوبہ تک پہنچنا قومی سلامتی کو زک پہنچانے کی کسی کوشش کا حصہ بن سکتا ہے۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین نے صدر اور وزیراعظم کے مسلمان ہونے کی شرط رکھی ہے۔ ان دو عہدوں کے لئے اس آئینی شق کا ہونا شاید وہ نتائج مرتب نہ کر سکے جو حاصل کرنے کے لئے آئین میں یہ گنجائش رکھی گئی تھی اس لئے حساس نوعیت کے پالیسی ساز ادارے کے طور پر عساکر پاکستان میں ان کی موجودگی اور پھر ان کی پوزیشنوں کے بارے زیادہ چوکنا رہنے کی ضرورت تھی اور اس کی سب سے اہم صورت یہی ہے کہ انہیں پالیسی ساز معاملات سے دور رکھا جائے۔ رہی ان کے خفیہ رہنے کی بات تو فوج کے ایک بڑے افسر کے انتقال پر سابق صدر فاروق لغاری جب تعزیت کے لئے جانے لگے تو انہیں بتایا گیا کہ جنازہ کا انتظار کر لیجیئے اور پھر جب یہ جنازہ ربوہ لے جایا گیا تو صدر فاروق لغاری نے بڑی حیرت سے پوچھا اچھا یہ مرزائی تھا! تو گویا بعض کے مرنے کے بعد پتہ چلتا ہے۔ آج ضرورت یہ ہے کہ ان کے زندہ ہوتے ہوئے پتہ چلا کر احتیاط کا دامن مضبوطی سے پکڑ لیا جائے۔

(مطبوعہ نوائے وقت ملتان ۲۰۰۱-۰۱-۲۲)

عبد الرشید ارشد

افغانستان پر اقوام متحدہ کی پابندیاں اور امت مسلمہ

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

شاعر مشرق علامہ محمد اقبال کے مذکورہ شعر کو یہاں لکھ کر اپنی بات شروع کرنے کا مطلب خدا نخواستہ یہ نہیں ہے کہ ہم افغانستان کا جرم ضعیفی ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ افغان عوام اور ملا محمد عمر کی حریت فکر، سرفروشی اور حمیت و جرأت کو ہم سلام پیش کرتے ہیں کہ ان کا عزم، ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا (وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اپنی بات پر ایمان کی استقامت کا ثبوت فراہم کر دیا) والا عزم ہے اور جب عزم و ایمان کی یہ کیفیت ہو جائے تو فلک سے پیغام آتا ہے اور یہ پیغام مقرب فرشتے لاتے ہیں، تتنزل علیھم الملئکۃ الاتخافوا ولا تحزنوا فرشتے ان پر نازل ہو کر کہتے ہیں نہ خوف کرو نہ رنجیدہ ہو، نحن اولیاءکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرہ ہم اس دنیا میں اور آخرت میں بھی تمہارے ساتھ ہیں۔ اللہ کا یہ فرمان جدیدیت کے مارے انسان کو سمجھ نہیں آتا مگر یہ اٹل حقیقت ہے۔ کہ مسلمان کی حقیقی قوت کا اصل سرچشمہ قرآن ہے۔ اس پر بطور شہادت حضرت عمرؓ کا یہ فرمان ہی کافی ہے کہ ہم نبی آخرالزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے قبل سینۂ دھرتی کا بوجھ تھے، ہر برائی کے ساتھ ذلیل ترین مخلوق تھے کہ ہمارے رب نے ہم پر احسان فرمایا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہمیں قرآن سے نوازا پھر اس کو سینے سے لگانے کی توفیق بخشی تو سینۂ دھرتی پر عظمت ہر عزت ہمارا مقدر ٹھہری"۔ قرآن حکیم خود بھی تو یہی ارشاد فرماتا ہے ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم ویبشر المومنین الذین یعملون الصالحات ان لھم اجراً کبیراً۔ یعملون الصالحات اور یبشر المومنین کا عملی مشاہدہ خلافت راشدہ کے دور میں جھانک کر دیکھا جاسکتا ہے۔ اس پر مستزاد اجر آخرت بھی ہے۔

جنہوں نے جس جس دور میں قرآن جس قدر تھاما اُسی قدر ان کا عروج و استحکام تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہے۔ اور اس کے برعکس جہاں جہاں جس قدر کمی اور کمزوری رہی وہاں اسی مناسبت سے زوال و رسوائی مقدر ہونا بھی تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہے۔ انسانی تاریخ سے کوئی ایک مثال سامنے نہیں لائی جا سکتی کہ آفاقی تعلیمات کلام الٰہی پر ایمان کے زبانی دعوے اور عملی انحراف کے بعد کوئی امت عروج حاصل کر سکی ہو یا اپنے عروج کو مستحکم دیکھ سکی ہو البتہ یہ گواہی ہر کسی کے سامنے ہے کہ کافر اگر اپنے کفر میں سچا اور کھرا ہے اپنے کفر کے معاملے میں منافق نہیں، تو عروج و استحکام اس کا مقدر بنا۔ گویا اللہ تعالیٰ کو منافقت پسند نہیں ہے اور اسی لئے منافق ٹولے کے لئے فرمادیا کہ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔ (منافق گروہ جہنم کے سب سے نچلے حصہ میں ہوگا)

یہود و نصاریٰ کی لونڈی اقوام متحدہ U N O نے یہود کے لونڈے امریکہ کے کہنے پر کبھی لیبیا پر پابندیاں عائد کیں تو کبھی عراق کے عوام پر ایسے مکروہ فیصلے کی زد پڑی اور آج افغانستان اس کا شکار ہے۔ بھارت اور

اسرائیل جو کچھ کریں یو این او اور اس کی سلامتی کونسل کی ہر قرار داد کو اس کے منہ پر دے ماریں، تو بھی ان پر کسی پابندی کا حکم صادر نہیں ہو سکتا کہ امریکہ ہو یا روس دونوں ہی بلکہ فرانس اور برطانیہ بھی یہود کے لے پالک ہیں اور ویٹو کے ہتھیار سے مسلح ہیں۔ پھر یہ بھی کہ یہود ہی تو اقوام متحدہ کے "خالق" ہیں اور مخلوق "خالق" کے مقابلے میں آئے یا بغاوت کرے کیسے ممکن ہے؟

1896ء کے ہندوستان میں طاعون پھیلنے کے ایام میں یہودی ڈاکٹر (Haffkins) ہفکنز نے جو طاعون کی وبا کے دوران مدد کیلئے آیا تھا آغا خان سے تعلقات استوار کر کے انہیں بطور سفیر ترکی کے سلطان عبدالحمید کے پاس برائے سفارش بھیجا کہ سلطان یہود کی آبادی کے لئے فلسطین میں قیمتاً اراضی ان کے ہاتھ فروخت کر دے۔ زیرک سلطان نے ٹکا سے جواب دیا جس پر یہود بھنا اٹھے۔

ارض فلسطین میں حصول ارضی کی ناکامی کے بعد انہوں نے 1905 میں عالمی جنگ کا منصوبہ بنایا جس میں طے کیا گیا کہ

*عالمی جنگ ہو گی جس میں برطانیہ لازماً حصہ لے گا
*ترکی کو برطانیہ کے خلاف ہر حال میں صف آرا کیا جائے گا
*ترکوں کو ہر حال میں شکست سے دوچار کیا جائے گا
*اقوام متحدہ (Leage of Nations) تشکیل دی جائے گی، اور یوں
*برطانوی راج کی سرپرستی میں ارض فلسطین میں اسرائیلی ریاست قائم کی جائے گی

تاریخ سے آگاہی رکھنے والے جانتے ہیں کہ عملاً ایسا ہی ہوا۔ ترکی کو شکست بھی ہو گئی۔ اسرائیل کی آزاد ریاست برطانیہ کی چھتری تلے وجود میں آ گئی اور بعینہ اسی طرح دیر آید درست آید اقوام متحدہ (UNO) بھی بن گئی بلکہ اس سے بھی بہت آگے کہ یہود کے مقاصد کی تکمیل کے لئے کئی ذیلی ادارے بھی معرض وجود میں آئے۔ اب UNO یہود کے مفادات کا تحفظ کیوں نہ کرے۔ یہود بڑے اعتماد سے یہ کہتے ہیں کہ UNO ہماری مرضی کے بغیر کوئی فیصلہ، کوئی معاہدہ کرنے کی پوزیشن میں ہے ہی نہیں:

* "..... حد تو یہ ہے کہ اقوام عالم کا اتحاد UNO ہماری آشیرباد کے بغیر کوئی معمولی سے معمولی معاہدہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے"۔.....* (Protocols5/5)

اسی جمعیت اقوام کے سلسلے میں علامہ اقبال نے فرمایا تھا۔ اور بجا فرمایا تھا کہ آج کی UNO ابلیس کے تعویذ کے سہارے سلامت ہے۔

ممکن ہے یہ داشتۂ پیرک افرنگ ابلیس کے تعویذ سے کچھ روز سنبھل جائے

جمعیت اقوام کو سہارا دینے والا ابلیس یہودی ہے اور تعویذ پانچ بندروں کے ہاتھوں میں ویٹو کی ماچس ہے کہ اس کے ذریعے جسے چاہتے ہیں بھسم کرتے جا رہے ہیں۔ اس ویٹو کے ہتھوڑے کی ضرب سے خائف وہ بھی ہیں جنہیں اُن کے رب نے صرف اسی سے خائف رہنے کا حکم دیا تھا جسے شاعر مشرق نے یوں بیان فرمایا تھا۔

یہ اک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

مگر چشم فلک دیکھتی ہے کہ معاملہ اس کے برعکس ہے کہ بیشتر مسلم راہنما کبھی امریکہ بہادر کے سامنے جھکے ہیں تو کبھی برطانیہ اور فرانس یا روس کے ایوانوں میں عطار کے لونڈے سے دوا لینے حاضر ہوتے ہیں۔ یاسر عرفات کو اس

کی بد ترین مثال کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔

مسلمان کے رب نے، جو ہر کافر و مشرک کا بھی رب ہے اور ہر ایک کی فطرت سے واقف ہے کہ وہی سب کا خالق ہے، ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کو اپنی محکم کتاب میں ہدایت دی کہ...... یہود و نصاریٰ تمہارے دشمن ہیں ان کو دوست مت بنانا۔ اہل ایمان تمہارے بھائی ہیں اور دیوار میں جڑی اینٹوں کی مانند ہر ایک دوسرے کی قوت ہے۔ کبھی باہم ناراضی ہو تو بھائیوں میں صلح کرادو۔ مظلوم کا ساتھ دو اور ظالم کا ہاتھ روکو۔ حقوق اللہ سے اہم حقوق العباد ہیں ان سے غافل نہ ہونا۔

اقوام متحدہ میں کم و بیش ایک تہائی ممبران مسلمان کہلوانے والے ہیں۔ لیبیا کے خلاف پابندیاں لگیں کوئی احتجاجاً اجلاس سے باہر نہ آیا، عراق کے حکمران کی سزا عراقی عوام کا مقدر بنی کسی کے کان پر جوں نہ رینگی، سوڈان پر امریکی بدمعاشوں نے غنڈہ گردی کی، کم و بیش سبھی منظر زیر پر ہے، افغانستان پر میزائل داغے گئے کہیں سے مؤثر آواز بلند نہ ہوئی اور آج افغانستان پر پابندیاں لگیں تو کسی مسلمان حکمران کو یہ کہنے کی توفیق نصیب نہیں کہ ہم انہیں تسلیم نہیں کرتے۔

کیا کسی نے کبھی سوچا کہ مذکورہ ممالک کا جرم کیا ہے۔ خصوصاً اسرائیل اور بھارت کے مقابلے میں، جرم صرف اور صرف اسلام ہے اور **الکفر ملۃ واحدہ** دو تہائی کفر کھل کر کافر کی سرپرستی کر رہا ہے مگر "حاملین قرآن" جو مسلمان کہلواتے ہی نہیں اپنے اسلام پر فخر کرتے ہیں۔ مظلوم مسلمان بھائی کی حمایت کرتے ڈرتے ہیں کہ آقا ناراض ہو جائیں گے۔ بقول علامہ اقبال آج افغانستان کے خلاف امریکہ کی شہ پر برطانیہ فرانس اور روس کی تائید کے ساتھ انتقامی کارروائی صرف اسی لئے تو ہو رہی ہے کہ:

افغانیوں کی غیرتِ دین کا ہے یہ علاج ملا کو ان کے کوہ و دمن سے نکال دو

یہ ملا خواہ اسامہ بن لادن ہو یا ملا عمر ہو۔ آج یہ غیرت و حمیت دین کی علامت ہیں اور یہی یہود و نصاریٰ کے گلے کی پھانس ہے۔ کفر اسلام سے لرزاں ہے۔ مسلمان سے خوف زدہ نہیں ہے۔ اسے ڈر ہے کہ دنیا کے کسی کونے میں خالص اسلام نافذ ہو گیا اور اقوام عالم نے اس دور میں اس کی عملی زندگی میں برکات کو دیکھ لیا تو ہمارا ریت کا گھروندا خود بخود مسمار ہو جائیگا۔ لہذا انتہائی جھلاہٹ کے عالم میں، پھیلتی روشنی سے خائف وہ دیا (Source of Light) گل کرنے کے درپے ہیں اور دکھ کی بات یہ ہے کہ ان کی پھونکوں کے ساتھ روشنی کے محافظوں کی پھونکیں بھی ہیں۔

پابندیوں کے اعلان کے نفاذ کے ساتھ ہی مجاہد ملا محمد عمر کا یہ فرمان اخبارات کی زینت بنا کہ امریکہ اور اس کے حواری موالی افغانستان پر ایٹم بم بھی گرا لیں، جب تک ایک افغان بھی باقی ہے نہ اسامہ کو کسی کے حوالے کریں گے اور نہ ہی کسی کے آگے جھکیں گے کہ ہم صرف اللہ واحد لاشریک کے سامنے جھکنے والے ہیں۔

افغان باقی، کہسار باقی! الحکم للہ! الملک للہ!

اور

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی یا بندۂ صحرائی یا مرد کوہستانی

گلوبل ولیج کی گلوبل فیملی اس حقیقت پر گواہ ہے کہ مہینہ سپر پاور روس نے اپنے زرخرید ضمیر فروش ایجنٹوں کے ذریعے ایک عرصہ تک افغانستان کے عوام کو محکوم بنائے رکھا تھا مگر وہ بھول گیا کہ:

گرم ہو جاتا ہے جب محکوم قوموں کا لہو — تھر تھر اتا ہے جہانِ چار سو رنگ و بو
پاک ہوتا ہے ظن و تخمین سے انسان کا ضمیر — کرتا ہے ہر راہ کو روشن چراغِ آرزو
وہ پرانے چاک جن کو عقل سی سکتی نہیں — عشق سیتا ہے انہیں بے سوزن و تارِ رفو
ضربت پیہم سے ہو جاتا ہے آخر پاش پاش — حاکمیت کا بتِ سنگیں دل و آئینہ رو

روسی استعمار کا بت یوں پاش پاش ہوا کہ روسی حاکمیت کے زیر نگیں تمام ریاستیں آزاد ہو گئیں اور کیمونزم کا سورج گہنا گیا۔ اقوامِ متحدہ کی تشکیل کا مقصد وحید نصاریٰ کے تعاون سے یہود کے مفادات کی پاسبانی اور ان کے دشمنوں کی سرکوبی ہے اور یہود و نصاریٰ کا دشمن واحد اسلام ہے جس کا برملا اقرار، افغانستان میں روسی سحر ٹوٹنے کے بعد، امریکی صدر کر چکا ہے۔ لہٰذا یو۔ این۔ او یا اس کی سلامتی کونسل اور اس کے دیگر ذیلی اداروں کے غیر مسلم کارندوں سے ہمیں کوئی گلہ نہیں ہے کہ وہ اپنے طے شدہ مشن کی تکمیل کے لئے کوشاں ہیں اور جس کا انہیں حق بھی ہے کہ چیونٹی بھی جب خطرہ محسوس کرتی ہے کاٹتی ہے۔ اسلام کے خطرہ، سے "تحفظ" ان کی بقا کا راز ہے۔

ہم اگر انگشت بہ دنداں ہیں تو سر زدہ مسلم حکمرانوں کے رویہ پر جو اقوام متحدہ کی ہر مسلم دشمن قرار داد پر "ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدن" کی تصویر بنے دیکھے جاتے ہیں جیسے یہود و نصاریٰ نے سب کو بیناٹائز کر دیا ہے۔ ورنہ ایک تہائی قوت، جو وسائل سے بھی مالامال ہے، افرادی قوت اور صلاحیتوں کے اعتبار سے بھی کسی سے پیچھے نہیں ہے، ایک بلاک کی صورت میں سینۂ دھرتی پر اپنا وجود رکھنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی نصرت کا مشروط وعدہ بھی اس کا سرمایہ ہے یوں خاموش رہے، بے بس ہو، سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ یہ رویہ شاید اس خوف کے سبب ہے کہ یہود و نصاریٰ کی سرپرستی پر کامل یقین ہے، اعتماد ہے کہ وہ عراق کے خلاف کویت اور سعودیہ میں چھاؤنی بنا کر مستقل تحفظ کا یقین دلا چکے ہیں اور (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ ضمانت نہ دے سکے۔ الحمد للہ ملت مسلمہ، ماسوائے حکمران طبقہ کے، غیرت مند بھی ہے، باحمیت بھی ہے اور اللہ کی نصرت پر ایمان بھی رکھتی ہے، مگر حکمرانوں نے اس کے ہاتھ پاؤں باندھ رکھے ہیں جس طرح حکمرانوں کے ہاتھ پاؤں یو این او اور اس کی سلامتی کونسل نے IMF کی رسی سے باندھ رکھے ہیں۔ حکمران طبقہ خارجی آقاؤں کے حکم پر میڈیا کے ذریعے بتدریج مسلمانوں کے دلوں سے اسلام خارج کرنے میں مصروف ہے حکمران بھی اسی میں عافیت جانتے ہیں کہ عوام عیاشی کی طرف مائل ہو جائیں تو ان کے اقتدار کو لاحق "بیداری" کا خطرہ ٹل جائیگا۔

حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری پر پی۔ ایچ ڈی کی رجسٹریشن

بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان شعبۂ اردو سے محمود الحسن اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج سول لائنز ملتان پی۔ ایچ۔ ڈی کی رجسٹریشن بعنوان "اردو ادب و خطابت میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی خدمات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ" ہو گئی ہے جن اصحاب کے پاس مندرجہ بالا عنوان سے متعلق مواد ہو تو مطلع فرمائیں راقم استفادہ کے لئے خود حاضر ہوگا اور اگر متعلقہ مواد کی فوٹو کاپی ارسال فرما دیں تو اس کے جملہ مصارف راقم برداشت کریگا۔

رابطہ: پروفیسر محمود الحسن قریشی معرفت دربنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

مولانا محمد یوسف خان (استاذ جامعہ اشرفیہ) لاہور

عقیقہ

حقیقت، تاریخ شرعی حیثیت، طریقہ کار، مسائل

لفظ عقیقہ کی لغوی تحقیق: عقیقہ کا لفظ عق سے ماخوذ ہے۔ عق کے دو معنی ہیں۔(۱) ماں باپ کی نافرمانی، چنانچہ کہا جاتا ہے فلاں شخص نے اپنے بیٹے کو عاق کر دیا یعنی نافرمان قرار دے دیا۔ (۲) عقیقہ کرنا ان دونوں لغوی معانی کا تذکرہ اس لئے کیا کہ نسائی اور ابوداؤد نے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے دونوں معنوں کا استعمال فرمایا۔

عن عمر و بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال سئل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن العقیقۃ فقال لا یحب اللّٰہ العقوق کانہ کرہ الاسم وقال من ولدلہ ولد فاحب ان ینسک عنہ فلینسک عن الغلام شاتین و عن الجاریۃ شاۃ.

(۲) عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ عقوق (نافرمانی) کو پسند نہیں فرماتے (راوی کا تاثر یہ ہے کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رسم کو برا سمجھتے تھے۔) پھر فرمایا، جس شخص کے ہاں بچہ پیدا ہو تو بہتر ہے کہ اس کی طرف سے جانور ذبح کرے۔ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی طرف سے ایک بکری۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم(الی اخر الحدیث)

(۳) فرمایا کہ مجھے چھ چیزوں میں دوسرے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے ان میں سے ایک جوامع الکلم ہے یعنی مختصر اور جامع الفاظ کے ذریعہ آسان سی بات کہہ کر بہت سے معانی کو بیان کر دینا۔ چنانچہ جب سائل نے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کے بارے میں جواب دینے کے ساتھ ساتھ اس سے ملتے جلتے لفظ عقوق کا مسئلہ بھی حل فرما دیا اور سائل کو سمجھا دیا کہ عقیقہ تو اچھی چیز ہے جب بچہ پیدا ہو تو اس کی طرف سے جانور ذبح کر دیا کرو۔ لیکن عقوق یعنی والدین کی نافرمانی سے بچو، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔

عقیقہ کی وجہ تسمیہ: علامہ اصمعی فرماتے ہیں کہ لفظ عقیقہ لغت میں نوزائیدہ بچہ کے ان بالوں کو کہتے ہیں جو پیدائش کے وقت اس کے سر پر ہوتے ہیں چونکہ پیدائش کے بعد جب بچہ کے بالوں کو مونڈا جاتا ہے اسی وقت جانور بھی ذبح کیا جاتا ہے اس لئے عرف عام میں اس جانور کے ذبح کرنے کو عقیقہ کہا جانے لگا۔ (۴)

عقیقہ اسلامی اصطلاح میں: اسلامی اصطلاح میں عقیقہ اس جانور کو کہتے ہیں جو بچہ پیدا ہونے کے بعد ساتویں دن ذبح کیا جاتا ہے۔(۵)

عقیقہ کی تاریخ، سابقہ حیثیت اور سابقہ طریقہ کار

قبل از اسلام زمانہ جاہلیت میں عقیقہ اور اس کے طریقہ کے بارے میں مختلف احادیث نبویہ سے معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ یہاں صرف دو معتبر احادیث ذکر کی جاتی ہیں جن سے مطلوبہ وضاحت حاصل ہو سکتی ہے۔

عن بریدۃ رضی اللّٰہ عنہ قال کنا فی الجاھلیۃ انا ولد لا حنا غلام نبع شاۃ و مطع

راسه بیمها فلما جاء الاسلام کنا ننبح شاة یوم السابع و نحلق راسه ونلطخه بزعفران. (٦)
حضرت بریدہ فرماتے ہیں زمانہ جاہلیت میں جب ہم میں سے کسی کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا تو وہ ایک بکری ذبح کرتا، اس کا خون بچہ کے سر پر لگاتا، پھر جب اسلام آیا تو ہم ساتویں دن بکری ذبح کیا کرتے، بچہ کا سر مونڈتے اور سر پر زعفران ملتے۔

عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان الیهود تعق عن الغلام کبشا ولاتعق عن الجاریة فعقوا اواذ بحوا عن الغلام کبشین و عن الجاریة کبشا. (۷)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود لڑکے کی پیدائش پر ایک مینڈھا ذبح کرتے ہیں اور لڑکی کی پیدائش پر کچھ ذبح نہیں کرتے۔ پس تم لڑکا پیدا ہونے پر دو مینڈھے اور لڑکی ہونے پر ایک مینڈھا ذبح کرو۔

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ قبل از اسلام یہود کے ہاں عقیقہ جیسی رسم پائی جاتی تھی، لیکن یہود کے ہاں جہاں دوسرے معاملات میں ذہنی پستی کا مظاہرہ کیا جاتا تھا۔

وہاں بچوں کی پیدائش پر بھی اس ذہنیت کا مظاہرہ کرتے تھے۔ چنانچہ ان کے ہاں اگر لڑکا پیدا ہوتا تو ایک جانور ذبح کرتے اگر لڑکی پیدا ہوتی تو اس کی پیدائش کو برا سمجھتے ہوئے کوئی جانور ذبح نہ کرتے۔ لیکن اسلام نے ہر دور میں یہودیت کی مخالفت کرتے ہوئے انسانیت کو ذہنی پسماندگی سے نکالا۔ لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہود لڑکے کی پیدائش پر ایک جانور ذبح کرتے تھے تم دو جانور ذبح کرو اور یہود لڑکی کی پیدائش پر غمگین ہو کر بالکل ذبح نہیں کرتے تھے تم (خوش ہو کر) ایک جانور ذبح کر دیا کرو۔

اس کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاہلانہ رسومات کی اصلاح فرما دی کہ زمانہ جاہلیت میں جانور کا خون بچہ کے سر پر لگایا جاتا تھا اب زعفران لگاتے ہیں۔

اسلام میں عقیقہ کی حیثیت اور ثبوت شرعی:

عقیقہ کی تاریخ بیان کرتے ہوئے معتبر احادیث ذکر کی گئی ان کے علاوہ اور بہت سی مستند احادیث عقیقہ کے بارے میں موجود ہیں یہاں چند ایک قولی و فعلی احادیث پیش کی جاتی ہیں جن سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ کی حیثیت اسلام میں سنت غیر موکدہ اور مستحب کی ہے۔

عن سلمان بن عامر الضبی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول مع الغلام عقیقة فاهر یقوا عنه بما وامیطوا عنه الانیٰ. (۸)

حضرت سلمان بن عامر الضبی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بچہ کے ساتھ عقیقہ ہے (یعنی اللہ تعالیٰ جسے بچہ عطا فرمائے تو وہ عقیقہ کرے) لہذا بچہ کی طرف سے قربانی کرو اور اس سے تکلیف کو دور کرو۔

عن ام کرز قالت سمعت رسول اللہ علیه وسلم یقول عن الغلام شاتان و عن الجاریة شاة ولایضرکم ذکورنا اواناثا. (۹)

ام کرز سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لڑکے کی طرف سے دو

بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ عقیقہ کے جانور نر ہو یا مادہ۔

عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب ان ینسک عن ولده فلیسنک عنه عن الغلام شاتین و عن الجاریة شاة. (۱۰)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص (یہ عمرو بن شعیب کے دادا ہیں) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ہاں بچہ پیدا ہو اور وہ اس کی طرف سے قربانی کرنا پسند کرے تو لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کرے۔

عن الحسن عن سمرة بن جندب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کل غلام رهینة بعقیقة تذبح عنه یوم السابع و یسمی و یحلق راسه. (۱۱)

حضرت حسن بصری نے حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ اپنے عقیقہ کے جانور کے عوض رہن ہوتا ہے جو ساتویں دن اس کی طرف سے قربان کیا جائے اور بچہ کا سر منڈوا دیا جائے اور بچہ کا نام رکھ دیا جائے۔

یہ احادیث قولی تھیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات تھے اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک یعنی فعلی احادیث کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم عق عن الحسن و الحسن کبشین کبشین (۱۲)

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے نواسوں) حضرت حسن اور حضرت حسین کا عقیقہ کیا اور دو دو مینڈھے ذبح کئے۔

عن علی بن ابی طالب قال عق رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الحسن بشاة وقال یا فاطمة احلقی راسه و تصدقی بزنة شعره فضة فوزنة فکان وزنه ورهما اوبعض رهم. (۱۳)

حضرت علی ابن ابی طالب سے روایت ہے کہ حسن کا عقیقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری سے کیا اور (اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ) سے فرمایا کہ اس کا سر صاف کر دو اور بالوں کے برابر چاندی صدقہ کر دو ہم نے وزن کیا تو وہ ایک درہم کے برابر یا اس سے کچھ کم تھے۔

عقیقہ کا مقصد: عقیقہ کا اثر بچہ کی ذات پر: مشکوۃ کے باب العقیقہ میں ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ کا حقیقی مقصد کیا ہے۔

عن الحسن سمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الغلام مرتهن بعقیقته (الی آخر الحدیث) (۱۴)

ارشاد نبوی ہے فرمایا، لڑکا عقیقہ کے بدلہ رہن ہے۔

بچہ کے رہن ہونے کی تشریح کرتے ہوئے مرقاۃ شرح مشکوۃ میں لکھا ہے۔

قوله مرتهن والمعنی انه کالشئی المرهون لایتم الانتفاع به والا ستمتاع به دون فکه والنعم انعایتم علی المنعم علیه بقیامه بالشکر ووظیفة الشکر فی هذه النعم

ماسنه نبی الله صلی الله علیه وسلم و هو ان یعق عن المولود شکرالله تعالی و طلباء لسلامة المولود و یحتمل ان اراد بذالک ان سلامة المولود و نشوه علی المنعت المحبوب رہینة بالعقیقة وھذا ھوا المعنی. (۱۵)

یعنی بچہ کے رہن ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ جیسے رہن رکھی ہوئی چیز سے مکمل طور پر نفع نہیں اٹھایا جاسکتا تا آنکہ اسے چھڑا نہ لیا جائے اسی طرح جسے نعمت عطا کی گئی ہے اس پر وہ نعمت پوری نہیں ہوتی تا آنکہ وہ اس کا شکر ادا نہ کرے اور اولاد کے ملنے پر شکر کا اندازہ وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تاکہ اس عقیقہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا ہو جائے اور بچہ کی سلامتی کی دعا بھی ہو جائے۔ اور رہن ہونے سے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ بچہ کی سلامتی اور اسکی نشو نما اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر جبھی ہو سکتی ہے جبکہ اس کا عقیقہ کیا جائے۔

(ب) احادیث نبویہ کی روشنی میں عقیقہ کا فلسفہ اور اس کی روح: احادیث نبویہ کے ذریعے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا گہری نظر سے مطالعہ کیا جائے تو عقیقہ کی روح اور فلسفہ کے طور پر چار امور ملتے ہیں۔

(اول) عقیقہ کا فلسفہ مخالفت یہود ہے۔ یہود کے ہاں بھی عقیقہ جیسی رسم تھی لیکن اسلام نے اسے رسم کی بجائے ایک عبادت کا درجہ دیا نیز یہود کی لڑکی کی پیدائش پر خوش نہ ہونے کی وجہ سے جانور بھی ذبح نہ کرتے تھے۔ اسلام نے اس ذہنی کمتری کو مٹاتے ہوئے لڑکے اور لڑکی دونوں کی پیدائش پر عقیقہ کرنے کی ترغیب دی۔

(دوم) عقیقہ کرنے سے بچہ سے بلائیں، آفات اور تکالیف دور ہو جاتی ہیں جیسا کہ علماء اور محدثین کی عبارات سے معلوم ہوا۔

(سوم) عقیقہ کا فلسفہ شکر انعام الٰہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اولاد جیسی نعمت سے نوازا چاہے لڑکا ہو یا لڑکی۔

(چہارم) عقیقہ کا فلسفہ، جان نثاری کے جذبہ کا اظہار ہے کہ اے اللہ جس طرح ہم عقیقہ کے طور پر جانور ذبح کر کے ایک جان تیری بارگاہ میں پیش کر رہے ہیں اس طرح تیرے حکم کے تحت ہم ہر اس چیز کو تجھ پر نثار کر دیں گے جو ہمیں سب سے زیادہ عزیز ہو گی چاہے وہ ہماری جان ہی کیوں نہ ہو۔

مسائل عقیقہ

عقیقہ کرنے کا اسلامی طریقہ: عقیقہ کرنے کا طریقہ یہ ہے بچے کی پیدائش کے ساتویں دین بچے کے بال منڈوائے جائیں۔ ان منڈے ہوئے بالوں کے برابر چاندی یا سونا خیرات کر دیا جائے اور بچہ کے سر میں اگر دل چاہے اور پسند ہو تو زعفران لگایا جائے۔ سر منڈانے کے بعد جانور کو ذبح کیجئے۔ (۱۶)

دن کی تعین: حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ کہ

ولیکن ناک یوم السابع فان لم یکن ففی اربعة عشر فان لم یکن ففی احدی وعشرین. (ھذا الحدیث صحیح الاسناد) (۱۷)

اس روایت کے مطابق ساتویں دن کا خیال رکھنا زیادہ پسندیدہ عمل ہے چنانچہ فرمایا کہ اگر ساتویں دن نہ ہو سکے تو چودھویں دن کریں اگرچہ یہ بھی نہ ہو سکے تو اکیسویں دن کر لیا جائے۔ اگر کافی عرصہ گزر جائے تو ساتویں روز کا خیال رکھنا کافی دشوار عمل ہے چنانچہ مولانا اشرف علی تھانویؒ صاحب نے اس کا آسان طریقہ یہ بیان فرمایا جس دن بچہ

پیدا ہوا ہو اس سے ایکدن پہلے عقیقہ کر دیا جائے مثلاً اگر یوم پیدائش جمعہ ہو تو جمعرات کو عقیقہ کر دیا جائے۔ اس طرح جب بھی عقیقہ کیا جائے وہ حساب سے ساتواں دن ہی ہو گا۔(۱۸)

عقیقہ کے گوشت کے مسائل

عقیقہ کا گوشت چاہے کچا تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر، یا باقاعدہ دعوت کریں ہر طرح جائز ہے۔(۱۹)

عقیقہ کا گوشت تمام رشتہ داروں کو دے سکتے ہیں اور سب کے لیے کھانا بلااستثنا جائز ہے۔(۲۰)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ تقطع جدولا ولا یکسر لھا عظم. (۲۱)

جدولا لغت میں عضو کو کہتے ہیں (۲۲) لہذا حدیث کا مفہوم یہ ہوا کہ عقیقہ کے گوشت کو اعضاء کے اعتبار سے کاٹا جائے اور ہڈیوں کو نہ توڑا جائے ایسا کرنا مستحب ہے اور ہڈیوں کو توڑنا خلاف اولیٰ ہے لیکن اس عمل کو ضروری نہ سمجھا جائے۔(۲۳)

ابن ابی شیبہ کی روایت ہے کہ

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث من عقیقۃ الحسن والحسین الی القابلۃ برجلھا. (۲۴)

اس روایت سے اس بات کا استحباب معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ کے گوشت سے ران "دایہ" کو بھجوانی چاہیے۔ لیکن اس عمل کو لازمی نہیں سمجھنا چاہیے۔ اگر ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔

عقیقہ کے دیگر مسائل:

* عقیقہ کے روز یعنی ساتویں دن بچے کا نام بھی رکھ دینا مناسب ہے۔(۲۵)
* جن جانوروں کی قربانی جائز ہے ان سے عقیقہ بھی جائز ہے۔(۲۶)
* لڑکے کی طرف سے دو جانور یا گائے اونٹ کے دو حصے اور اگر لڑکی ہو تو ایک جانور یا ایک حصہ اونٹ، گائے کا عقیقہ کرنا چاہیے لیکن اگر لڑکے کی طرف سے ایک جانور بھی ذبح کر دیا تو عقیقہ ادا ہو جائے گا۔(۲۷)
* امام بغوی فرماتے ہیں کہ روایت میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سر منڈانے سے پہلے ذبح کرنا مستحب ہے۔(۲۸)
* امام کرز کی مرفوع روایت ہے کہ لڑکے کے بارے میں نر یا مادہ جانور کی تخصیص ضروری نہیں۔(۲۸)

عقیقہ کے بارے میں رسومات؛ موجودہ رسومات (الف)؛ مشہور ہے کہ جس وقت بچہ کے سر پر استرا رکھا جائے اور حجام سر مونڈنا شروع کرے اسی وقت جانور ذبح ہو یہ غلط ہے شریعت میں کوئی ایسی پابندی نہیں۔

(ب) عقیقہ کے بعد جانور کا سر حجام کو دینا ضروری سمجھتے ہیں یہ شریعت سے ثابت نہیں۔

(ج) جیسا کہ عقیقہ کے مسائل سے معلوم ہوا کہ عقیقہ کے جانور کا گوشت اعضاء کے جوڑوں سے کاٹنا چاہیے، ہڈیاں نہ توڑنا مستحب ہے۔ لیکن بعض لوگ ہڈیوں کے توڑنے کو گناہ سمجھتے ہیں بے اصل باتیں ہیں۔

(د) بعض مسلمان اس بات کو ضروری سمجھتے ہیں کہ لڑکے کے لئے نر جانور اور لڑکی کے لئے مادہ جانور ہونا چاہیے۔ حدیث میں صراحتہً اس پابندی کو ختم فرما دیا۔(۳۰)

(۱۰) عقیقہ کے لئے خاص طور سے دعوت کا اہتمام کیا جاتا ہے پھر بر آنے والے کو بچہ اور اس کے والدین کے

لئے تحائف لانا ضروری سمجھے جاتے ہیں۔

رسومات کے نقصانات اور ان کی ممانعت:

آج کے دور میں عام طور پر عقیقہ کے لئے دعوت کا اہتمام کیا جاتا ہے، اعزاء کی فہرست تیار کی جاتی ہے۔ دعوت نامے چھپوائے جاتے ہیں گھروں کو قمقمے لگا کر بقعہ نور بنایا جاتا ہے شامیانے اور کراکری کا انتظام ہوتا ہے۔ آنے والے ہر مہمان کے لئے ضروری سمجھا جاتا ہے کہ وہ بچہ اور اس کے والدین کے لئے تحائف لے کر آئیں اس طرح عقیقہ ادا ہوتا ہے۔ ان حالات میں عقیقہ عبادت کے بجائے رسم کی صورت اختیار کر گیا ہے اور عقیقہ کی روح اور اس کا فلسفہ اس طریقہ کار میں نہ رہا جب کہ شریعت اسلامیہ نے آسان ترین طریقہ کی تعلیم دی۔ اس قسم کی رسومات کا نقصان یہ ہوتا ہے جس کی نشاندہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں فرمائی۔

حضرت ابوہریرۃ راوی ہیں۔ **ان الذین یسر ولن یشادالدین احمد الاغلبه**

بے شک دین آسان ہے اور جو دین میں سختی کرے گا دین اس پر غالب آجائے گا۔ یعنی دین کا کام مشکل محسوس ہو گا۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ احکام شرعیہ میں انسان کی پیدا کردہ رسومات سے سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ وہ عمل انسان کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔

ماخذ و مراجع

(۱) مصباح اللغات، کراچی، سعید کمپنی

(۲) رواہ ابوداؤد، نسائی، ولی الدین، محمد، مشکوۃ المصابیح، دہلی، اصح المطابع ص ۲۶۷

(۳) رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ولی الدین، محمد، مشکوۃ المصابیح، ص ۵۱۲

(۴) اسمعی، شرح المهذب ج ۸ ص ۴۲۸، بحوالہ عثمانی، ظفر احمد مولانا، اعلاء السنن، کراچی، ۱۳۸۶ھ ج ۱۷ ص ۹۹

(۵) ملا علی قاری، مرقات شرح المشکوۃ، ملتان، امدادیہ، ۱۹۶۹ء ج ۸ ص ۱۵۴

(۶) رواہ ابوداؤد، مشکوۃ المصابیح ص ۳۶۳، عثمانی ظفر احمد، کتاب مذکور، ج ۷ ص ۹۹

(۷) بزار، مجمع ج ۸ ص ۵۸، بحوالہ عثمانی، ظفر احمد، کتاب مذکور، ج ۱۷ ص ۱۰۱

(۸) بخاری، محمد ابن اسمٰعیل، صحیح البخاری، دہلی، اصح المطابع، ۱۹۳۸ء، ج ۲ ص ۸۲۲

(۹) نسائی، احمد بن شعیب، سنن نسائی، کراچی، سعید کمپنی، سن، ج ۲ ص ۱۶۷

(۱۰) نسائی، احمد بن شعیب، کتاب مذکور، ج ۲ ص ۱۶۷

(۱۱) ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، کراچی، سعید کمپنی، ۱۹۸۲ء، ج ۱ ص ۲۷۸

(۱۲) نسائی، احمد بن شعیب، کتاب مذکور، ج ۲ ص ۱۶۷

(۱۳) ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ کتاب مذکور، ج ۱ ص ۲۷۸

(۱۴) احمد، مسند و ترمذی بحوالہ ولی الدین محمد، م ر، ص ۳۶۲

(۱۵) ملا علی قاری، مرقاۃ المفاتیح، ملتان، امدادیہ، ۱۹۷۰ء، ج ۸ ص ۱۵۷

(۱۶) شامی، محمد امین، ابن العابدین، ردالمختار، ج ۵ ص ۳۲۰، مطبوعہ کتاب مذکور
(۱۷) حاکم، نیشاپوری، مستدرک، بحوالہ عثمانی، ظفر احمد، کتاب مذکورہ ج ۱۷ ص ۹۴
(۱۸) تھانوی، اشرف علی، مولانا، بہشتی زیور، کراچی، سعید سنز، ۱۳۷۰ھ، ج ۳ ص ۲۵۷
(۱۹) شامی، ردالمختار، ج ۵، ص ۳۲۸
(۲۰) دہلوی، محمد اسحق مولانا، احکام العقیقہ، فی تکملۃ مالا بدمنہ، بحوالہ بہشتی زیور، ج ۳، ص ۲۵۷
(۲۱) حاکم، نیشاپوری، مستدرک، بحوالہ عثمانی، ظفر احمد م ر، ج ۱۷ ص ۹۴
(۲۲) شرح المہذب ج ۹ ص ۴۲۹، بحوالہ عثمانی، ظفر احمد، م ر، ج ۱۷ ص ۱۰۰
(۲۳) شامی، ردالمختار، ج ۵ ص ۳۲۸ بحوالہ تھانوی، اشرف علی، بہشتی زیور ج ۳، ص ۲۵۷
(۲۴) المحلیٰ ج ۷، ص ۵۲۹، بحوالہ عثمانی، ظفر احمد، م ر، ج ۱۷، ص ۱۰۰
(۲۵) رواہ سمرۃ، ولی الدین، محمد بن عبداللہ، م ر، ص ۳۶۲
(۲۶) شامی ردالمختار، ج ۵ ص ۲۲۰
(۲۷) عثمانی، ظفر احمد، م ر، ج ۱۷، ص ۱۰۱
(۲۸) شرح المہذب، ج ۹، ص ۵۱۸، بحوالہ، عثمانی، ظفر احمد، م ر، ج ۱۷، ص ۱۰۴
(۲۹) ترمذی، کتاب مذکور، ج ۱، ص ۲۷۸
(۳۰) ملا علی قاری، کتاب مذکور، ج ۸، ص ۱۸۶
(۳۱) الف: بخاری، محمد بن اسماعیل، کتاب مذکور، ج ۱ ص ۱۰ (ب) عثمانی، شبیر احمد، مولانا، فضل الباری شرح البخاری، کراچی، ادارہ علوم شرعیہ ۱۹۷۳، ج ۱ ص ۴۵۶

چرمِ قربانی
یا
ان کی قیمت

مجلس احرارِ اسلام کے (شعبۂ تبلیغ) تحریک تحفظِ ختم نبوت
کو عنایت فرمائیں آپ کے تعاون کے صحیح مصارف
تحفظ ختم نبوت اور محاسبۂ مرزائیت کا جہاد وفاق المدارس الاحرار
کے پینتیس (۳۵) دینی مدارس کے غریب طلباء اور لٹریچر کی اشاعت
کارکنان کی خدمت عصر حاضر میں تمام لادین قوتوں کے خلاف
مسلمانوں کو قرآن کریم، حدیث اور فقہ کی تعلیم کے لیے دینی
اداروں کا قیام واستحکام اور تعمیر و ترقی

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام پاکستان

ہارون الرشید

ختم نبوت کے جاں نثار

میں برادرم محمد طاہر عبدالرزاق کی دل شکنی کا مرتکب ہوا اور تادیر انہیں منتظر رکھا۔ اس نجیب اور وضع دار آدمی کو جو میرے گھر میں نجات کی نوید اور رحمت کی کرن بن کے آیا ختم نبوت کے موضوع پر اکیس عدد کتابوں کا تحفہ اٹھائے وہ غریب خانے میں داخل ہوا اور اسے منور کر دیا۔ پھر پہلی ہی ملاقات میں برادرانہ بے ساختگی کے ساتھ اس نے فرمائش کی کہ میں اس کی تازہ کتاب "ختم نبوت کے جاں نثار" کا دیباچہ لکھوں۔

محمد طاہر عبدالرزاق ایک عجیب آدمی ہے۔ پیشے کے اعتبار سے بینکر، مگر روپے پیسے سے نام کو کوئی دلچسپی نہیں۔ وہ اپنی کتابوں کی رائلٹی وصول نہیں کرتا اور ہر کتاب کے پہلے ورق پہ لکھ دیتا ہے "ہر مسلمان یہ کتاب چھاپ سکتا ہے۔ مصنف کو مطلع کر دیا جائے تو نوازش ہو گی"۔

محمد طاہر عبدالرزاق آئے اور چلے گئے مگر مجھے جذبات کے ختم نہ ہونے والے بھنور میں چھوڑ گئے۔ اللہ اللہ یہ معمولی محرر اتنا معتبر کیسے ہو گیا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں لکھی جانے والی کتاب پہ اظہار خیال کرے۔ عالم دین تو کجا وہ ڈھنگ کا ایک طالب علم بھی نہیں۔

ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری شب گزرتی گئی۔ اسلام آباد سے ریاض، ریاض سے نیو یارک، نیو یارک سے جدہ، جدہ سے اسلام آباد۔ جب بھی ارادہ کیا خود کو سبک اور شرمسار پایا۔ اس کے سوا کہ میں بھی انہی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیوا ہوں، کوئی جواز اور ہنر نہیں رکھتا کہ زبان کھولنے کی جسارت کروں مگر جناب طاہر کو اصرار ہے اور بڑا ہی شدید اصرار۔

مکرم و محترم ڈاکٹر محمود غازی سے کہا ہوتا۔ جسٹس تقی عثمانی یا مفتی نظام الدین سے التجا کی ہوتی۔ سید عطاء اللہ شاہ کے خاندان میں حاضر ہوئے ہوتے۔ اس غریب پہ یہ بوجھ کیوں لاد دیا۔

جگر مراد آبادی کی قبر کو اللہ نور سے بھر دے۔ مشاعرے کی شب علی گڑھ یونیورسٹی کے طالب علم شوخی پر اتر آئے اور غزل کے شاعر سے نعت کی فرمائش کردی۔ شاعر نے بچ نکلنے کی بہت کوشش کی لیکن علی گڑھ کے نوجوانوں سے کون بچ سکتا تھا۔

کہا: ٹوپی لاؤ...... ٹوپی لائی گئی۔ ادب سے سر پر رکھی، نشست کو مؤدب کیا اور مصرعہ پڑھا،

اک رند قدح خوار اور مدحت سرکار مدینہ؟

مصرعہ دہرایا اور رو دیئے۔ پھر پڑھتے اور روتے رہے۔ ایک ایک کر کے سارے لوگ چلے گئے۔ کشادہ عمارت سے قدموں کی چاپ رخصت ہوئی مگر وہ مصرعہ پڑھتے اور روتے رہے:

ایک رند قدح خوار اور مدحت سرکار مدینہ؟

مدحت سرکار مدینہ کوئی کھیل نہیں، جو لفظ و بیان سے کھیلا جائے۔ غالب سا عبقری گنگ ہو گیا تھا اور کہا تو فقط یہ کہا:

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتم
کاں ذات پاک مرتبہ دان محمد است

یہ اقبال ہی کو زیبا ہے کہ سرکار سے ہمکلام ہو:

رفعت شان رفعنا لک ذکرک دیکھے
چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے

یہ باوضو حفیظ تائب کو زیبا ہے کہ وہ نعت لکھیں۔ یہ عطاء اللہ شاہ بخاری کے خاندان کو سازگار ہے کہ ختم نبوت کا علم لہرائے اور اس شان سے لہرائے کہ دنیا دائم حیران رہے۔ محمد طاہر عبدالرزاق نے مجھے اپنے یقین اور یکسوئی سے حیران کر دیا اور حیران کئے رکھا۔ البتہ ایک قدر مشترک جلد ہی منکشف ہوئی کہ وہ بھی کبھی سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی دہلیز پہ دل ہار گئے تھے۔

میرا تعلق محمد طاہر عبدالرزاق کے قبیلے سے نہیں ہے، قائد اعظم سے ہے لیکن میں سوچتا ہوں کہ حریت کیش دیوبند، مجلس احرار، تحریک تحفظ ختم نبوت اور سید ابو الاعلیٰ مودودی کے بغیر کیا ہم پر لے درجے کی مفلس قوم نہ ہوتے؟

ختم نبوت پہ یوں تو ساری امت متحد ہے لیکن اللہ نے یہ اعزاز دیوبند کو عطا کیا کہ جعلی نبوت کے خلاف وہ خم ٹھونک کے لڑے اور ایسا لڑے کہ بالاخر یوم حساب آپہنچا۔

سیاسی اور دینی تحریکوں کے طالب علم جانتے ہیں کہ یہ حضرت انور شاہ کاشمیریؒ تھے جنہوں نے اقبالؒ کو ختم نبوت پہ واضح ہونے میں مدد دی ورنہ ہمارا دردمند اور خوش گمان شاعر تو قادیانیوں کے ساتھ کشمیر کمیٹی میں شامل ہو گیا تھا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو بھی اس راہ پہ انور شاہ کاشمیریؒ ہی لے کر آئے۔ کس کمال کے آدمی تھے اور اس کے سوا کوئی کارنامہ انجام نہ دیا ہوتا تب بھی شاید تاریخ اور قادر مطلق کی بارگاہ میں سرخرو ہوتے۔

پھر سب سے زیادہ لگن اور یکسوئی کے ساتھ کسی نے اس جہاد میں جان کھپا دی تو وہ سید صاحب تھے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ تابناک امتی جن کی مکمل سوانح کبھی نہ لکھی جا سکے گی۔ تاریخ کی بساط پہ ایسی نادر و نایاب شخصیات کم ہی ابھرتی ہیں۔ لغات کے سانچے ان کے لئے محدود ہوتے ہیں اور ان کے ذکر میں لفظ تشنہ رہ جاتے ہیں۔

نئی نسلوں کو کیا خبر کہ یہ لوگ کیا تھے پاکستان بیسویں صدی کے عظیم ترین مدبر قائد اعظم محمد علی جناح کی قیادت اور ان کے رفیقوں کی ریاضت کا ثمر ہے لیکن وہ کون تھے جو حالات کو یہاں تک کھینچ لائے تھے۔ جو ایک صدی تک میدان میں جمے رہے۔ حتیٰ کہ استعمار کا خوف دلوں سے ڈھل گیا اور در و بام پہ آزادی کا نور جگمگا اٹھا۔ 1857ء میں پھانسیوں کو چومنے والے کون تھے؟ پھر کون تھے جنہوں نے خس و خاشاک میں آگ بھڑکائی اور شعلوں کو دامنوں سے ہوا دیتے رہے۔ آل انڈیا کانگرس اور نہ آل انڈیا مسلم لیگ۔ یہ ابو الکلامؒ تھے، دیوبند تھا، احرار تھے اور محمد علی جوہرؒ تھے، یہ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تھے۔

آدمی مبہوت رہ جاتا ہے، جب وہ بخاریؒ کی آواز سنتا ہے "لوگو! میں کسی کا نہیں، اپنا نہ پرایا میں صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوں۔ "کہا جاتا ہے کہ برصغیر نے بخاری جیسا عوامی خطیب کبھی نہ دیکھا۔ نہیں جناب والا، دنیا کی کسی سرزمین نے کبھی نہ دیکھا۔ گاہے برطانیہ کے چرچل، گم گشتہ روم کے انطونی اور فراموش کردہ یونان کے ڈیماستھینز کے ساتھ ان کا تقابل کیا جاتا ہے۔ چرچل کی تقاریر اب بھی سنی جا سکتی ہیں۔ بخاری کے پائے کا ایک

آدھ جملہ شاید ہی نکل سکے۔ ڈیما ستھینز ایک کہانی ہے اور کون جانتا ہے کہ کہانی میں صداقت کتنی ہے۔ انطونی کی تقاریر شیکسپیئر کے قلم کا شاخسانہ ہے۔ کسے خبر کہ مدتوں پہلے جنگجو کے اصل الفاظ کیا تھے۔ بخاری کی آواز میں یہ انفرادیت، یہ سوز اور وارفتگی کہاں سے آ گئی تھی۔ حفیظ جالندھری نے کہا تھا کہ "وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزوں میں سے ایک باقی ماندہ معجزہ تھے"۔ ابو الکلامؒ، محمد علی جوہرؒ اور اقبالؒ عشق مصطفےٰ ہی کی کرامت تھے اور عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی۔ نصف صدی تک یہ زندہ کرامت برصغیر کے عوامی مطلع پہ فروزاں رہی۔ نہرو بہت بڑے دانشور اور گاندھی ایک عظیم لیڈر تھے۔ لیکن مرعوب دانشوروں میں سے کوئی ہاتھ اٹھائے اور جواب دے کہ کسی کو ان کے کتنے جملے یاد ہیں۔ اقبالؒ، ابو الکلامؒ، بخاریؒ اور جوہرؒ کے الفاظ زندہ رہیں گے۔ اور صدیوں بعد بھی ان کی آواز سنائی دیتی رہے گی۔

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں اترے تو درجن بھر خطیبوں کو خطبہ دینے سے روک دیا مگر حسن بصری کو سنا تو نہ صرف اجازت دی بلکہ تحسین فرمائی۔ ان کے بعض مختصر خطبے تاریخ نے محفوظ کر دئیے ہیں۔ اللہ کسی کو توفیق دے تو دیکھے کہ روشنی لفظوں میں کیسے گوندھ دی جاتی ہے۔ لوگ اقتدار اور دربار سے مرعوب ہوتے ہیں تیرہ صدیوں سے حجاج کے ایک خطبے کا ذکر ہے بخدا حسن بصریؒ ان سے بہت افضل اور برتر تھے۔ حجاج میں جلال اور ہیبت بہت ہے۔ خوف زدہ کر دینے والا طنطنہ ہے اور ندرت بھی لیکن حسن بصری کا سا حسن کہاں وہ نور کہاں وہ جمال کہاں۔

دربار میں لائے گئے اور حجاج نے قتل کی دھمکی دی تو ارشاد کیا فرمایا: تم میری دنیا برباد کر سکتے ہو مگر میں تمہاری آخرت برباد کروں گا۔ اگر حسن بصری کی جگہ حجاج تلواروں کے سائے میں کھڑا ہوتا تو کیا اس کے لہجے میں لکنت اور لجاجت نہ آ جاتی؟

سچی اور اجلی روحوں کو گرمانے، دلوں کو تڑپانے اور یادوں میں برقرار رہنے والی خطابت نثار ہونے کی آرزو سے پھوٹتی ہے۔ غیرت و حمیت سے جنم لیتی ہے اور ایمان کے نور سے نشوو نما پاتی، برگ و بار لاتی ہے۔ کوئی تعجب نہیں کہ دنیا کا بہترین ادب دینی ادب ہے۔ اصحاب رسول اور تابعین کا تو ذکر ہی کیا۔ دنیا بھر کے ادیبوں کی کتابیں اٹھا لائیے اور خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے جملے ایسا ایک جملہ ہی نکال کر دکھا دیجئے "اگر کسی نے کانٹا رکھ دیا اور تم نے بھی کانٹا رکھ دیا تو یہ دنیا کانٹوں سے بھر جائے گی"۔ کیا کسی ادیب اور دانشور نے حضرت مجدد الف ثانیؒ یا شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ کے مکاتیب پڑھے ہیں۔ محمد حسین آزاد اور رشید احمد صدیقی کی نثر تو کجا غالب کی شاعری بھی شرمندہ ہو جائے۔

کوئی بولے اور جواب دے کہ ابو حامد محمد الغزالی کی تحریروں میں یہ برق سی کہاں سے چمکتی ہے۔ کوئی بتائے کہ ابوالکلامؒ اور اقبالؒ کو پڑھتے ہوئے پلکوں پہ ستارے کیوں چمک اٹھتے ہیں۔ انگریزی محمد علی جوہر کی مادری زبان نہ تھی وہ اس زبان کے ماحول میں تھوڑے ہی دن جئے پھر بھی وہ اپنے عہد کے عظیم ترین انشا پرداز مانے گئے۔ افسوس کہ لوگ غور نہیں کرتے۔ وہ غور نہیں کرتے کہ آزادؒ اور جوہرؒ تو کجا برصغیر کے غیر مسلموں میں کوئی ظفر علیؒ اور شورشؒ بھی پیدا نہ ہو سکا۔ لوگ سوچتے کیوں نہیں کہ ابوالاعلیٰ اور امین احسن اصلاحی کی نثر ایسی دلاویز کیونکر تھی۔ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ساتھ لوگ شب بھر جاگتے کیوں تھے۔ مولانا اشرف علی تھانویؒ پہ پروانوں کی طرح نثار

کیوں ہوتے تھے؟

کسی نے حضرت انور شاہ کاشمیریؒ کے بارے میں شاہ جیؒ سے سوال کیا فرمایا۔ "وہ صحابہ کے قافلے سے بچھڑ گئے تھے" کوئی چاہے تو اسے شاعری کہہ دے۔ بخدا یہ محض شاعری نہیں ہے۔ ایک صحابیؓ نے سرکار سے سوال کیا تھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم آپ کے بھائی نہیں، فرمایا: تم تو میرے رفیق ہو، میرے بھائی تو میرے بعد آئیں گے۔ ارشاد کیا: میری امت کے علما بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔ افسوس کہ امت نے ان کی قدر نہ پہچانی۔ پہچان پاتی تو زوال پستی اور پسماندگی میں پڑی نہ ہوتی۔

کیسے عجیب لوگ تھے شاتم رسول کی کتاب پہ دل دکھ سے لبریز تھے، جب بخاری سٹیج پہ آئے اور حال یہ تھا کہ گھڑسوار فوج نے جلسہ گاہ کو گھیر رکھا تھا۔ فرمایا: "مسلمانو! تمہارے دامنوں کے داغ مٹنے کا وقت آپہنچا۔ آج اس جلیل القدر ہستی کی عزت معرض خطر میں ہے جس کی عطا کردہ عزت پہ تمام موجودات کو ناز ہے۔ آج ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ، مفتی کفایت اللہؒ اور مولوی احمد سعیدؒ کے دروازے پر آئیں اور فرمایا: ہم تمہاری مائیں ہیں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کفار نے ہمیں گالیاں دی ہیں۔

"ارے دیکھو کہیں ام المومنین حضرت عائشہ ؓ دروازے پر تو نہیں کھڑی ہیں؟" (کہرام مچ گیا اور مسلمان دھاڑیں مار مار کر رونے لگے)

تمہاری حالت تو یہ ہے کہ عام حالتوں میں کٹ مرتے ہو، آج عائشہ ؓ اور خدیجہ ؓ پریشان ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبز گنبد میں تڑپ رہے ہیں .... ارے عائشہ ؓ وہ ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمیرا کہہ کر پکارتے تھے۔"

ڈیماستھنز؟ انطونی؟ چرچل؟ کوئی ایک جملہ تو دکھایئے۔ جن لوگوں پہ کائنات کی سب سے بڑی حقیقیت نہ کھل سکی وہ کیونکر چراغ روشن کرتے۔

(انتقال سے کچھ دیر پہلے) مہاتما بدھ کے آخری خطبے کا ایک جملہ یہ ہے۔ سب چراغ بجھ جائیں گے صرف ایک چراغ جلتا رہے گا........ جو خلوص اور ایمان سے روشن کیا گیا۔

ازلی اور ابدی صداقت کیا ہے؟ اللہ رب العالمین اور یہ صداقت دوستونوں پہ استوار ہے۔ کتاب اور رسالت صرف اسلام ہی نہیں تہذیب و تمدن کی ہر عمارت انہیں ستونوں پہ قائم ہے۔ اگر ان میں سے کسی ایک کو بھی مجروح کر دیا گیا تو انسان اپنی ساری متاع سے محروم ہو جائے گا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی سرکاری نبوت پہ بحث ہوتے ایک صدی ہونے کو آئی، تمام گوشے منور اور آشکار ہو چکے، اندھے کا کیا علاج ورنہ سامنے کا سوال یہ ہے کہ کیا کوئی پیغمبر اپنے عہد کے استعمار کا ثنا خواں بھی ہوتا ہے اور اگر ہو تو اس کا مطلب کیا ہے، سوال یہ بھی ہے کہ انگریزی حکومت نے مرزا کی سرپرستی کا فیصلہ کیوں کیا، اس لئے کہ استعمار کو اہل ایمان کی حمیت و غیرت سے خطرہ تھا، جو جہاد میں متشکل ہوتی اور پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹادیتی ہے۔

کیا یہ انڈین نیشنل کانگریس تھی، جس کے دامن سے آزادی کا سویرا طلوع ہوا؟ مرعوب اور سطحی لوگوں کی بات دوسری ہے ورنہ کوئی بتائے کہ ۱۸۵۷ء میں جو لوگ پھانسیوں پر جھول گئے ان میں سیکولرازم کے علمبردار کتنے

تھے؟ وہ کون تھے جنھوں نے سامراج سے مرعوبیت تمام کر دی۔ جنھوں نے کروڑوں انسانوں کو متحرک کیا، حتیٰ کہ بساط لپیٹ دی گئی۔

ملا کو گالی ضرور دیجئے لیکن آزادی کے لئے آپ اس کی دیوانگی کے مقروض ہیں۔ انگریز اسی سے خائف تھا لہٰذا دوسری چیزوں کے علاوہ ایک جعلی نبوت اسے ساز گار تھی۔ اگر قادیانیت کو نظر انداز کر دیا جاتا، جیسا کہ مرعوب دانشور قرار دیتے ہیں۔ تو نتیجہ کیا رہتا؟ سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے سوال کیا گیا کہ قادیانیوں کے خلاف تحریک سے انہوں نے کیا حاصل کیا؟ فرمایا! "تمہاری پچھلی نسل کے بہت سے لوگ قادیانی ہوگئے لیکن ہم نے تمھیں اور تمہارے بھائیوں کو بچا لیا" ایک دوسرے موقع پر ارشاد کیا! "جعلی نبوت کے خلاف ہم نے ایک ٹائم بم نصب کر دیا ہے" سید صاحب کے انتقال کو تیرہ برس ہوئے تھے، جب یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور ذرا غور تو کرو کس حکمران کے ہاتھوں پوری ہوئی جس کی سیاست کو ابتداء میں اس فیصلے کی مکمل سیاسی تائید حاصل تھی، افسوس کہ لوگ اللہ کی نشانیوں پر غور نہیں کرتے۔

امریکی اخبارات نے غل مچا رکھا ہے (ہمارے مرعوب دانشور انہی کا لکھا گیت گا رہے ہیں۔) کہ جنرل پرویز مشرف بنیاد پرستوں سے نمٹ نہیں سکے۔ جنرل ایک پختہ عمر آدمی تھا، جب اس نے ذوالفقار علی بھٹو کو حج کی عام اجازت دیتے، جمعہ کی چھٹی کا اعلان فرماتے، قمار بازی اور شراب نوشی پہ پابندی عائد کرتے اور قادیانیوں کو اقلیت قرار دیتے دیکھا، آخر کس چیز نے اس قہرمان سیکولر کو اس راہ پہ آمادہ کیا، کروڑوں پاکستانیوں کے اجتماعی لاشعور نے اور یہ اجتماعی لاشعور کن لوگوں نے تشکیل دیا تھا؟ اگر میرے ذرائع درست ہیں تو امریکہ بہادر دو صاحب حمیت جنرلوں کی اہم مناصب پر تقرری سے ناخوش ہے، اس کے لے پالک جنرل کو مشورہ دیتے رہے کہ وہ جماعت اسلامی کو کچل ڈالیں اور مدرسوں پہ سرکاری گرفت قائم کریں۔ تحقیر اور طعنہ زنی کا کوئی حربہ نہیں ہے جو ان کے خلاف برتا نہ جا رہا ہو۔ ختم نبوت کے مسئلے کو نظر انداز کرنے کا مطلب یہ ہوتا کہ پاکستان بلکہ امت مسلمہ کے پیکر میں کینسر کو قبول کر لیا جائے۔ اگر امت جعلی نبوت کو گوارا کر لیتی تو وہ سب دوسرے فتنے بھی برداشت کرتی تب وہ اپنی ہستی، شناخت، شخصیت اور پہچان کھو دیتی پھر کارگہ حیات میں اس کا کوئی جواز ہی باقی نہ رہتا۔

اسلام کی عمارت ختم نبوت پہ استوار ہے۔ حجاز میں فرشتے نہیں اترے تھے، ریگزار کے سرکش مکینوں نے اللہ کا پیغام ایک آدم زاد سے سنا اور ان کی روحوں کا میل دھلنے لگا۔ بیٹیوں کو زندہ گاڑ دینے والے وحشی، حیوانوں اور درختوں تک کی حفاظت کرنے لگے۔ عمر ابن خطاب تلوار تان کر نبی کو قتل کرنے نکلے تھے اور آخر میں اس حال کو پہنچے کہ کسی بھوکے جانور کو دیکھتے تو بے تاب ہو جاتے۔

سرکار ہی کے دہن مبارک اور نمونہ عمل سے روشنی پا کر خاندان کا ادارہ مقدس و محترم ٹھہرا پڑوسی اور رشتہ دار کا حق فائق ہوا، اجنبیوں اور مسافروں کی حفاظت بستیوں کی ذمہ داری قرار پائی۔ بندوں کے حقوق اللہ کے حقوق کی طرح محترم ہو گئے انسانی زندگیوں کا اکرام انہی نے قائم فرمایا۔ بندوں کو آگاہ کیا کہ ایک انسان کا قتل تمام بنی نوع انسان کا قتل اور ایک جان کی حفاظت ساری آدمیت کی حفاظت ہے۔ انہی کے قائم کردہ تمدن سے نور لے کر دوسری اقوام نے وحشت سے نجات حاصل کی۔ شہر آباد ہوئے مدرسے اور جامعات وجود میں آئیں۔ سائنسی تحقیقات کے در کھلے اور محنت کو احترام عطا ہوا۔ اللہ کی زمین پر کوئی بشر سانس نہیں لیتا، جس کی گردن پر اللہ کے

آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان نہ ہو۔

عمارت کے سینکڑوں ستونوں میں سے کوئی ایک ستون گرانا چاہے تو لوگ اسے دیوانہ کہیں گے، پھر جو آدمیت اور تہذیب کی عالمگیر عمارت کے دو ستونوں "کتاب اور رسالت" میں سے ایک ستون کو ڈھانے پر تلا ہو؟ معراج کی شب اللہ اور بندے کے درمیان دو کمانوں سے بھی کم فاصلہ تھا اور سدرۃ المنتہیٰ سے آگے جبرائیل امین کے پر جلتے تھے۔

کمال شوق اور محبت سے محمد طاہر عبدالرزاق نے کہا، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے فرمایا تھا "ختم نبوت کے نگہبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی محافظوں میں شمار کئے جائیں گے"، جواں سال آدمی نے یہ جملہ دہرایا تو ایک عجیب سرشاری اس پہ طاری ہو گئی۔ میں نے اس پہ رشک کیا اور تادیر کیا تب دنیا کے سارے مفکر، دانشور، معلم اور رہنما اس سادہ سے آدمی کے مقابل مجھے ہیچ لگے۔

آدمی کیا ہے؟ جلد باز اور ناشکرا آدمی کیا ہے، اللہ کی کائنات میں وہ کیا معنی رکھتا ہے، اگر وہ جانوروں کی طرح کھانے پینے، اوڑھنے اور اپنا حصہ طلب کرنے میں لگا رہے، اگر وہ ازلی اور ابدی صداقتوں کا نگہبان نہ ہو۔

اسلام کی عمارت یقین، ایمان اور یکسوئی پہ استوار ہے۔ اللہ پر ایمان، نبیوں فرشتوں اور یوم آخرت پہ ایمان، شک و شبہ ژولیدہ خیالی اور پراگندہ فکری "دانشوروں" کو مبارک ہو اگر کسی کو نجات مطلوب ہے تو اسے راستی درکار ہے۔ اگر تم کائنات میں ایک زندہ انسان کی طرح جینے اور اپنا کردار ادا کرنے کے آرزومند ہو تو محمد طاہر عبدالرزاق کی طرح ایک واضح عقیدہ اور نصب العین اختیار کرو۔ اگر تم محض تماشائی ہو، چرند اور پرند کی طرح سطحی، عارضی اور بے معنی ہو تو "دانشوروں" کے ساتھ شکوک و شبہات کی وادیوں میں بھٹکتے پھرو۔ لیکن پھر تم حشر کے میدان میں جمع کئے جاؤ گے اور تمہارے پاس ملال کے سوا کوئی اندوختہ نہ ہو گا، کیسا برا اندوختہ!

یہ سطور برادرم محمد طاہر عبدالرزاق کی کتاب پر براہ راست تبصرہ نہیں جو شاید زیادہ موزوں اور زیبا ہوتا، جیسا کہ میں نے عرض کیا غریب خانے میں امید اور امکان کا چراغ جلا کر وہ مجھے جذبات کے بھنور میں چھوڑ گئے اور بھنور میں آدمی کیلئے تیرنا مشکل ہوتا ہے، کجا کہ سیدھا تیرنا!

دل کی عمیق گہرائیوں سے میں ان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ایک معمولی اخبار نویس کو ختم نبوت کے عظیم موضوع پر چند سطور لکھنے کا موقع عنایت فرمایا، میرا دل ہمیشہ ان کا ممنون رہے گا۔

حکیم قاری جمیل احمد　معدہ کے السر، اعصابی و جنسی کمزوری،
دائمی نزلہ اور یرقان کے یقینی علاج کے لئے تشریف لائیں۔
جمیل دواخانہ، جامع مسجد روڈ، بہار کالونی کراچی

آفتاب اقبال

سفر نامۂ خیر اندیش

لو اور سنو! عربی ماسٹر "صاب" کا حکم ہے کہ آئندہ روزمرہ بول چال کے علاوہ لکھنا لکھانا بھی صرف عربی زبان میں ہی ہوگا۔ میں نے لاکھ عذر پیش کیے، مگر کمبخت نے "شہزادے صاحب" کو بھی اپنا ہم خیال بنا لیا ہے۔ میں حیران ہوں کہ اس وسیع و عریض کائنات میں پایا جانے والا ہر ہم خیال میرے مفادات کے خلاف ہی کیوں سوچتا ہے۔ حتیٰ کہ "شہزادہ صاحب" نے تو حکم صادر فرما دیا ہے کہ ہر تیسرے دن انہیں عربی زبان میں خط لکھا کروں، تاکہ وہ میری ذہانت کا اندازہ کر سکیں۔ پہلے تو میں سمجھا شاید "چیزا" لے رہے ہیں، مگر جب تحریری حکم نامہ موصول ہوا، تو میرے "چاروں طبق" روشن ہونے لگے۔

پھر میں نے سوچا کہ معاملہ عزت "بے ستی" کا ہے، کہیں وہ بھی یہ نہ سوچیں کہ "شہباز صاحب" مجھ سے زیادہ ذہین ہیں۔ چنانچہ ایسا خط لکھا کہ موصوف سوچتے تو ہوں گے کہ اس نابغہ روزگار ہستی (اپنی بات کر رہا ہوں) سے کچھ بھی بعید نہیں۔ یہ ساری خط و کتابت میرے اس شہرہ آفاق سفر نامے کی زینت بنتی رہے گی۔ پبلشر حضرات نوٹ فرمالیں، ہیں جی؟

فی الخدمت الکراؤن پرنس،

الحکومت العربیہ،

السلام علیکم یا اخی!

فی سیاست و حکومت الباکستان بحر تلاطلم شدید و عنقریب نازل عذاب عظیم. ہذا حکمران الغاصب الشیخ برویزالمشرف مکار" و عمر وعیار" انا محدود فی السلطنت العربیہ و لیکن غاصب حکمران الباکستان شدید مصروف فی سیر سپائے من المملکت شام واردن و شمال و جنوب علی ہذا القیاس ظلم کثیر.

ذالک ابا جی، بیمار شدید و لاعلاج ولا معالج مناسب فی سلطنت العربیتہ. انک علاج و معالج فی لاہور بالعموم و شفاخانہ الاتفاق مادل تاؤن بالخصوص، واللہ لاجواب. تاہم دخول الاباجی فی الباکستان ممانعت من الحکام الغاصب قبل از بقرد عید، جبر شدید یااخی جبر شدید. ہذا مظالم بالتفصیل و تفسیر التذلیل بالظالمین من القوم الصابرین(الحمدوللہ). لاشرم فی الحکام الباکستان وہم خیال اکابرین مسلم لیگ و عوام الناس و میڈیا بالخصوص ہیں جی؟

الجرنیل برویزالمشرف لاعلم فی معاملات سیاست و حکومت. ختم النظام الجمہوریتہ الباکستان، خالی الخزانہ و ستیاناس الامن و امان. مشیران و اصحاب المشرف باتمام عاری فہم الفراست و عقل و حکمت. انک انتخابات البلدیات مخول کبیر و اختراع ذہن الشریر. ہذا قیام فی عربیتہ طویل ولامحدود و بالا رجتہ المنتہا بے کارو بے سود انا درخواست منتقل فی ریاست ہائے متحدہ امریکہ و کوریا الجنوبیہ ہیں‌جی؟

قلبی و قلوب التمام قوم الباکستان غم و غصہ الشدید من الوصال بے ساعت ملکہ

ترنم نور جہاں المشہور۔
مجھ سے پہلی سی محبت میرے محبوب نہ مانگ انااللہ وانااليہ راجعون۔ کل "نفس" ذائقتہ الموت بشمول ہمخیال اکابرین مسلم لیگ و اصحاب صحافت لفافہ فی مملکت خدا داد الباکستان، السلام و علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، وسلام من الصدر جدید الامریکہ السیدی جارج بش ثانی سلمہ
الراقم(الخیر اندیش المعصوم)

میں نے تواب یہ بھی فیصلہ کر لیا ہے کہ اب عربی میں شعر و شاعری بھی شروع کردوں۔ آئندہ ہفتے بھی اگر شاہی خاندان والوں نے مجھ ناچیز سے نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سننے کے لئے شاہی محل طلب فرمایا، تو ان شاء اللہ میں اپنی ذاتی کاوش ہی پیش کروں گا۔ ویسے بھی ابھی تو صرف مطلع ہی ہو سکا ہے۔ البتہ یہاں پر اصلاح وغیرہ لینے کی سہولت سرے سے موجود ہی نہیں۔

پہلے تو سوچا تھا کہ عربی ماسٹر "صاحب" کی خدمات ہی حاصل کر لوں، مگر پھر اس بدو کی بربریت کا خیال آتے ہی "گھٹنے" میں کھجلی سی ہونے لگتی ہے۔ جس دن سے عزیزی حسین نواز کی "اتریشن" ہوئی ہے، مجھے تو اس کے تصور (ماسٹر کی بات کر رہا ہوں حسین نواز کی نہیں) سے ہی وحشت ہونے لگی ہے۔ اکثر سوچتا ہوں کہ اگر میں کبھی یہاں سے فرار ہوا تو صرف اسی ماسٹر کی وجہ سے ہوں گا۔

ویسے آپس کی بات ہے، اپنے جنرل "صاحب" نے مجھے اتنا "بست" نہیں کیا، جتنا خوار میں آجکل زبان سیکھنے میں ہو رہا ہوں۔ وہ تو شکر ہے قبرستان والے واقعے کا کسی کو علم نہیں ہوا، ورنہ جتنے منہ اتنی باتیں۔ ہوا یوں کہ پرسوں میں "ڈیزرٹ سفاری" کے لئے گیا ہوا تھا۔ سنا تھا صحرا اور جنگل میں آمد وغیرہ خوب ہوتی ہے۔ چنانچہ سب سے الگ تھلگ میں ایک طرف کو چل پڑا۔ آمد کا کافی دیر انتظار کیا، مگر نہیں آئی۔ شعر تو کیا ایک مصرع بھی نہ ہو سکا۔ اتنے میں ایک قبرستان کے قریب سے میرا گزر ہوا۔ وہاں پانچ سات بدو ملنگ بیٹھے، غالباً بھنگ وغیرہ سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ میں پی آر کے چکر میں ان سے یہ کہہ بیٹھا تھا کہ:
"السلام علیکم یا اہل القبور"

بس پھر کیا تھا ان بدمست بدوؤں نے مجھے وہ دھویا، وہ دھویا کہ الامان والحفیظ۔ ویسے تاحال مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان "بزرگوں" کو کس بات پر اتنا غصہ آیا تھا۔ لیکن ایک بات طے ہے کہ بدوؤں کا ہاتھ بہت سخت اور بھاری ہوتا ہے۔ میرا خیال یہ سب رشتہ دار تھے۔ ہمارے ماسٹر "صاحب" کے۔

کل اس دجال کو (ماسٹر کی بات کر رہا ہوں) اچھے موڈ میں دیکھ کر مجھے کچھ حوصلہ سا ہوا۔ میں نے پہلے تو کھڑے ہو کر ہاتھ باندھے، پھر نہایت "معصوم" سی شکل بنا کر ادھر ادھر سے اپنی ساری عربی اکٹھی کی اور یہ کہہ بیٹھا:
یا استاد المکرم، ہذا طریقہ تدریس از راہ گھسن مکی، لامھذب ولا احسن، فی تعلیم اللسان العربی بہ طریق الاحسان شفقت. انشاءاللہ الاجرالعظیم بہ یوم القیامتہ، ہیں جی؟
بس اتنا سننا تھا کہ وہ جنگلی بھینسا آنی پر اتر آیا۔ اصل غصہ تو اسے یہ تھا کہ ایسی شستہ عربی میں نے بول کیسے لی؟ ویسے میں خود بہت حیران ہوں۔ بہرحال اس نے دل کی ساری بھڑاس ازراہ "گھسن" نکال ڈالی۔
بولا! اپنے ملک میں رونما ہونے والے حالیہ دو چار اہم واقعے عربی میں مختصراً لکھ کر دکھاؤ۔ میرے تو ہاتھوں

کے طوطے ہی اڑ گئے۔

پہلے تو میں نے سوچا کہ بھیی بٹ بجائیں کے ہیضہ ایسوسی ایشن آف ساؤتھ ایشاء کے تاحیات صدر منتخب ہونے والے واقعے سے اس کو متاثر کرنے کی کوشش کروں۔ لیکن پھر ارادہ تبدیل کرنا پڑا۔ دراصل ایک تو مجھے ہیضے کی عربی نہیں آتی، دوسرا مجھے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ یہ لوگ بھیی بٹ بجائیں وغیرہ کو عربی میں کیا کہتے ہیں۔ خیر، میں نے آہستہ آہستہ ذہن پر زور ڈالنا شروع کیا (یہ عادت بھی مجھے یہاں آ کر ہی پڑی ہے) اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے میں نے ایک لاجواب تحریر اس کے آگے کر دی۔ کیا لکھتا ہوں کہ:

ذالک مشاہد حسین فی لاحل اجل الاستیبلشمنت بالعموم و جی ایچ کیو. بالخصوص، ہذا قید و نظر بندی ڈفانگ و دونمبر. فی الحقیقت المک مکا بالمشرف المردم بے زار و عمرو عیار. علی ہذا القیاس و اندیشہ ابا جی، المشاہد حسین یقیناً باعث رخنہ اندازی فی المسلم لیگ المعصوم بالحکم البرویزالمشرف.

عزیزی الاحسن الاقبال سلمہ البطل الجلیل و بزرغی الذوالفقار الکھوسہ رحمتہ اللہ علیہ، رجل الذہب الخالص و جمیل. اول الذکر غرق من البحرالخوف بالتعاقب بالرجال الایجنسی فی لباس السادہ. لاتعین من الواقعہ. ہذا باالا حباب والاخبارو محکمتہ الداخلتہ بالحکومتہ العیار. ان اللہ عذاب عظیم بالقوم الکاذبین، انشاءاللہ.

الجمال اللغاری بن فروق اللغاری. صدر السابق اسلامی جمہوریہ الباکستان کھڈے لائن، فی سرقہ طیارہ، لینڈ کروزر و دیگر اموال السمگلنگ طفل ھذا بھائی وال السابق باایمل کانسی فی طیارہ السمگلنگ من التعداد کثیر فی ماضی القریب. شکر الحمدللہ رب العالمین . انشاءاللہ طفل ہذا، اقبال جرم فی پانجہ اول من التھانہ ریس کورس لاہور، عنقریب ماحال و کااخی محمد علی درانی الغریب. ہذا مقام الشرم و ہذا مقام الافسوس، ہیں جی؟ (پونے دس سال تک جاری ہے)

حضرت مولانا
محمد علی جالندھری
رحمہ اللہ

تالیف: مولانا محمد سعید الرحمٰن علوی رحمہ اللہ
مقدمہ: حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

مجاہد ختم نبوت اور عظیم مبلغ کی داستان حیات
جدوجہد اور خدمات　　قیمت:=/100

بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

ساغر اقبالی

زبان میری ہے بات انکی

○ نواز شریف بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ نہایت پریشان دکھائی دیتے ہیں (عینی شاہدین)

سوچتا ہوں روز و شب، طیبہ میں بیٹھا ہوا،
جو کچھ ہوا ، کیوں کر ہوا ، کیسے ہوا؟

○ یحیٰ خان کے جسم میں خون کی جگہ شراب دوڑتی تھی (جنرل رانی)

راہ پیا جانے یا واہ پیا جانے۔!

○ نصاب میں مثبت تبدیلیاں لا رہے ہیں (وزیر تعلیم)

مثلاً میٹرک کی اسلامیات میں ترجمہ قرآن مجید والا سوال ختم کر دیا ہے

○ تھانے دار نے ٹانگوں پر رولر پھیر کر ملزم کو بے ہوش کر دیا (ایک خبر)

ملزم صدقہ دے، کہیں پولیس مقابلے میں پار نہیں کر دیا!

○ ڈاک لفافہ کی قیمت میں اضافہ (ایک خبر)

قیمت و قدر لفافے میں اضافے کی قسم!
ڈاکیا آئے تو اس سے میرا مکتوب نہ مانگ
مجھ سے پہلی سی محبت میرے محبوب نہ مانگ

○ آنٹی بے نظیر کو واپس لاؤ (بچوں کا مظاہرہ)

انکل زرداری کو مدینے بھیجو

○ جاگیرداری نہیں صرف پیر ہوں لوگ دعائیں لینے آتے ہیں (عابدہ حسین)

پیر نہیں، پیر فخر امام کی پیرنی ہیں۔

○ ہم استعفاء دیتے رہے تو عوام کی خدمت کون کرے گا۔ (ایک وزیر)

ہیں خدمت عوام کی معجز نمائیاں
رکشہ نصیب صاحب میراج ہو گئے

○ جس نے مدینے بلایا وہی پاکستان واپس بلائے گا۔ (نواز شریف)

"دکھیاں دی بیڑی کیندی بلارا
مشکل کشا! سانوں تیرا سہارا"

○ سٹیٹ بنک نے اسامہ کے اثاثے منجمد کر دیئے (ایک خبر)

دیکھا جو تیر کھا کے کمیں گاہ کی طرف		اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی

اقوام متحدہ امریکی اشاروں پر افغان عوام کے خلاف سرگرم عمل ہے

حکومت دینی قوتوں سے تصادم کا راستہ اختیار نہ کرے

امارتِ شرعیہ سے بغاوت اسلام اور مسلمانوں سے غداری ہے

ہم پاکستان میں نفاذِ اسلام کی جدوجہد سے دست بردار نہیں ہوں گے

امیر احرار حضرت پیر جی سید عطاءالمہیمن بخاری مدظلہ

درگئی، مالاکنڈ ایجنسی (عبدالعزیز) مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا ہے کہ حکومت پاکستان، افغانستان کے بارے میں دوہرے کردار کا مظاہرہ نہ کرے۔ حکومت نے افغانستان پر امریکی اقتصادی پابندیوں کو مسترد کرنے کے باوجود پاکستان میں طالبان کے فنڈز منجمد کئے ہیں۔ یہ افسوس ناک اقدام افغان بھائیوں کے زخموں پر نمک پاشی اور امریکی پابندیوں کی حمایت ہے۔ وہ گزشتہ روز مولانا حضرت نبی شاہ صاحب کے مدرسہ تعلیم القرآن میں ایک جلسہ سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی عوام کا افغانستان پر اقتصادی پابندیوں کے خلاف مظاہرہ طالبان کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار ہے۔ ان مظاہروں پر امریکی احتجاج کھلی دھونس اور بدمعاشی ہے۔ وزارت خارجہ امریکی احتجاج مسترد کرے۔ ہمیں احتجاج سے روکا گیا تو سیلاب امڈ آئے گا، حکومت دینی قوتوں سے تصادم کا راستہ اختیار نہ کرے۔ اب پاکستان میں اسلامی انقلاب کا راستہ کوئی نہیں روک سکتا۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عالم مفتی شیخ حمود کا طالبان کے حق میں فتویٰ صداقت پر مبنی ہے۔ اقوام متحدہ امریکی اشاروں پر افغان عوام کے خلاف سرگرم عمل ہے۔ پابندیاں غیر انسانی اور غیر منصفانہ ہیں۔ ہم امریکی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں گے۔ او آئی سی شیخ حمود کے فتویٰ پر عمل کرتے ہوئے طالبان کی مدد کرے۔ شمالی اتحادی امریکہ، روس اور برطانیہ کے ٹاؤٹ اور منافق ہیں۔ امارت شرعیہ سے بغاوت اسلام اور مسلمانوں سے غداری ہے۔ افغانستان میں اسلامی نظام کا مکمل نفاذ کفار و مشرکین کا اصل روگ ہے۔ شیخ سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ مجلس احرار اسلام علماء حق کے شانہ بشانہ اور عوام کے قدم بہ قدم اپنے افغان بھائیوں کی بھرپور مدد کریں گے۔ ہم افغانستان کو اپنے وطن پاکستان کی طرح ہی سمجھتے ہیں وہ ہمارا دوسرا وطن ہے ہم افغانستان کے ایک ایک ذرے ذرے کی حفاظت کریں گے۔

امیر احرار نے کراچی میں علماء کے قتل پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ حکومت کی نااہلی ہے۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کے اصل قاتلوں کو حکومتی یقین دہانی کے باوجود ابھی تک گرفتار نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ علماء حق کو قتل کر کے لادین قوتیں اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہوں گی۔ ہم پاکستان میں نفاذ اسلام کی جدوجہد سے دست بردار نہیں ہوں گے۔

حکومت قاتلوں کو گرفتار کرے۔ قتل و غارت گری حکومت کے لئے شرمناک ہے۔ حکومت بے بس ہے تو مستعفی

ہو جائے۔ ان شاء اللہ علماء حق کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ دینی قوتوں کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا تو پھر یہاں بھی جہاد شروع ہو جائے گا۔ لادین قوتیں خود انقلاب کا راستہ ہموار کر رہی ہیں۔

- امریکہ کو پاکستانی معیشت تباہ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے
- علما پاکستان کی طرح افغانستان کے بھی ذرے ذرے کی حفاظت کریں گے
- دین دشمن طاقتوں کے پالتو گماشتے اپنے آقاؤں کے اشارے پر ملک میں بد امنی
- فساد اور انتشار پھیلا کر ان کا حق نمک ادا کر رہے ہیں

(امیر احرار حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ)

ملتان (حسین اختر) مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر شیخ سید عطاء المہیمن بخاری، ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق سلیمی، سید محمد کفیل بخاری اور عبد اللطیف خالد چیمہ نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ امارت اسلامیہ افغانستان، عالم اسلام کے ماتھے کا جھومر اور طالبان اسلام کی آبرو ہیں۔ امیر المومنین حضرت ملا محمد عمر مجاہد حفظہ نے ارتداد کی شرعی سزا نافذ کر کے کفر پر لرزہ طاری کر دیا ہے۔ جہاد کامیابیوں کی طرف بڑھ رہا ہے اور شہداء اسلام کی قربانیاں رنگ لا رہی ہیں۔ علماء اور دینی جماعتیں طالبان کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ دفاع افغانستان کونسل کا قیام حکومت کیلئے نوشتہ دیوار ہے۔ حکومت حالات کے تیور کو سمجھے اور اپنے رویہ پر نظر ثانی کرے۔ کفر، طاغوت اور ظلم کے خلاف جاری جہاد سے علماء اور طالبان کو اب روکا نہیں جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کے مسلم حکمران اپنے اقتدار اور ملکوں کی بقا چاہتے ہیں تو امیر المومنین کی تقلید کریں اور طالبان کی اقتصادی واخلاقی مدد کریں۔ افغانستان پر اقتصادی پابندیوں کی آڑ میں امریکہ کو پاکستانی معیشت تباہ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے۔ علماء پاکستان کی طرح افغانستان کے بھی ذرے ذرے کی حفاظت کریں گے۔ دینی جماعتوں کے وفود مسلم ممالک کے حکمرانوں سے مل کر انہیں طالبان کو تسلیم کرنے اور ان کی مدد کرنے پر آمادہ کریں گے۔ حکومت پاکستان ان پابندیوں کے خاتمہ کے لئے اپنا کردار ادا کرے۔ انہوں نے قانون توہین رسالت کے خلاف گزشتہ دنوں کئے گئے مظاہروں کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے یہودی وعیسائی سازش قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ دین دشمن طاقتوں کے پالتو گماشتے اپنے آقاؤں کے اشارے پر ملک میں بد امنی، فساد اور انتشار پھیلا کر ان کا حق نمک ادا کر رہے ہیں۔

شیخ سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ ایک ایسے وقت میں کہ جب اسلامی نظریاتی کونسل اپنی سفارشات پر عمل درآمد کے لئے فعال ہو رہی ہے اور ملک سے سودی معیشت کے خاتمے کی خبریں بھی سننے میں آ رہی ہیں، ملک کے اہم شہروں میں توہین رسالت جیسے نازک معاملے کو مظاہروں کا عنوان بنانا، نہایت معنی خیز ہے۔ حکومت نے اس سلسلے کو فوری طور پر نہ روکا تو مسلمانوں کے جوابی رد عمل کو روکنا ممکن نہ ہو گا۔ حکومت کو پوری قوت اور شدت سے ان بد دین عناصر پر گرفت کرنی چاہئیے جو ملک میں ارتداد اور لادینیت کو فروغ دے رہے ہیں۔ قانون توہین رسالت کے خلاف گوہر شاہی جماعت کے حالیہ مظاہرے، حکومت کی مجرمانہ غفلت کا نتیجہ ہیں۔ قانون

کی عدالتوں سے اپنی بد عقیدگی اور دریدہ دہنی کی سزا پانے والے مجرموں کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ سر عام امت مسلمہ کے بنیادی عقائد کا مذاق اڑائیں، آئینی وقانونی معاملات پر ہنگامہ آرائی کریں اور ملک کی دیگر غیر مسلم اقلیتوں کو برانگیختہ کرنے کی کوشش کریں۔ سراسر بے بنیاد پروپیگنڈہ کے زور پر طے شدہ معاملات کو متنازعہ بنانے اور شر و فساد پھیلانے والی جعلی تنظیموں، نام نہاد این جی اوز اور بہروپیوں کو کھل کھیلنے کی اجازت ہرگز نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا میٹرک کے امتحانات سے ترجمہ قرآن کے پرچہ کو خارج کرنا شرمناک فعل اور مداخلت فی الدین ہے۔ یہ بھی این جی اوز کا کارنامہ ہے۔ حکومت فیصلہ واپس لے۔

مجلس احرار اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس کے اختتام پر امیر احرار ابن امیر شریعت حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم کی پریس کانفرنس

- ارباب اقتدار، فوج کو دینی طبقات کے ساتھ ٹکراؤ سے محفوظ رکھیں
- افغانستان پر اقتصادی پابندیاں انسانی حقوق کی کھلی توہین ہے
- حمود الرحمن کمشن رپورٹ سے قادیانیوں کے گھناؤنے کردار کو حذف کرنا افسوسناک ہے۔
- مسئلہ کشمیر کا حل بھارت کے غاصبانہ قبضہ سے مکمل آزادی کے سوا کچھ نہیں
- پاکستان کے شمالی علاقوں کو علیحدہ ریاست بنانے کی امریکی سازش ناکام بنادی جائے گی
- مجلس احرار اسلام نے افغان بھائیوں کی مدد کے لئے "طالبان امدادی فنڈ" قائم کر دیا۔
- طلباء اور کارکنوں کی فکری تربیت کے لئے مختصر نصاب کے مطابق دانشوروں کے لیکچرز ہوں
- مجلس احرار اسلام کی رکنیت سازی مہم شروع کارکن دو ماہ میں رکنیت سازی مکمل کرلیں

مجلس احرار اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۲۱ جنوری ۲۰۰۱ء بروز اتوار دفتر مجلس احرار اسلام لاہور میں امیر مرکزیہ حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ شرکاء اجلاس نے اہم تنظیمی فیصلے کئے ملک کی داخلی صورت حال اور خارجی مسائل کا جائزہ لیا۔

محترم پروفیسر خالد شبیر احمد اور سید محمد کفیل بخاری نے ایک پریس کانفرنس میں شوریٰ کے فیصلوں اور مجلس احرار اسلام کے موقف کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ملک و قوم کے خلاف این جی اوز کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں ہر لحاظ سے قابل مذمت ہیں بیرونی آقاؤں کی شہ پر اسلام اور پاکستان کی سلامتی و تحفظ کے خلاف این جی اوز کی روز افزوں ریشہ دوانیوں کے سدباب کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ ارباب اقتدار، فوج کو دینی طبقات کے ساتھ ٹکراؤ سے محفوظ رکھیں۔ دینی مدارس کے متعلق حکومتی عزائم درست نہیں ہیں۔ ہم اپنے دینی نصاب اور نظام میں کوئی مداخلت قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ وطن عزیز کے تمام تر مسائل کا حل نفاذ اسلام میں ہے۔ جب تک

مخلوق پر خالق کا نظام نافذ نہیں کیا جاتا انسانیت امن و سکون سے فیض یاب نہیں ہو سکتی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ نفاذ اسلام کے سلسلہ میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو عملی طور پر نافذ کیا جائے۔ اور آئین کا حصہ بنایا جائے۔ ورنہ کونسل اور اسکی سفارشات کی عملاً کوئی حیثیت نہیں رہتی۔

سلامتی کونسل کی افغانستان پر اقتصادی پابندیاں انسانی حقوق کی کھلی توہین ہے۔ افغانستان جو کہ پہلے ہی دوسالوں سے قدرتی آفت، قحط سالی اور اقتصادی پابندیوں کا شکار ہے۔ حالیہ پابندیاں جہاں دو کروڑ افغانیوں پر آنے والے دنوں میں شدید اذیت اور پریشانی کا باعث بنیں گی۔ وہاں پاکستان کی اقتصادی صورت حال پر تباہ کن اثرات مرتب کریں گی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اب جبکہ عالمی کفریہ قوتیں اسلام کے خلاف متحد ہو کر صف آراء ہو چکی ہیں عالم اسلام بھی اپنے فروعی اختلافات ختم کر کے ایک مشترکہ بلاک بنائے تاکہ ملت اسلامیہ کفر کے آہنی پنجوں سے آزاد ہو کر دنیا کی قیادت کا فریضہ انجام دے سکے۔ ہم افغانستان پر عائد ان سراسر متعصبانہ، ظالمانہ پابندیوں کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ اور افغانستان کو اس مشکل گھڑی میں تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ ہم امیر المؤمنین ملا محمد عمر کو اسلامی افغانستان میں مرتد کی شرعی سزا کے نفاذ کے جرأت مندانہ اقدام پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ مجلس احرار اسلام نے افغان بھائیوں کی امداد کے لئے طالبان امدادی فنڈ کے قیام کا اعلان کیا ہے۔

حکومت کی جاری کردہ حمود الرحمن کمیشن رپورٹ میں قادیانیوں کے گھناؤنے کردار کا حصہ منظر عام پر نہ لانا عوام کو سقوط ڈھاکہ کے اصل کرداروں سے اوجھل رکھنے کی ایک کڑی ہے۔ حالانکہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں ایم ایم احمد قادیانی کی سازشیں قادیانیوں کی غدارانہ تاریخ کا ایک شرمناک باب ہے۔ ایم ایم احمد نے بحیثیت ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن مشرقی پاکستان کو اقتصادی طور پر محرومیوں کا شکار کر کے مغربی پاکستان کے خلاف نفرت کو ہوا دی۔ مجیب، یحییٰ مذاکرات کو سبوتاژ کیا کیونکہ قادیانی یہ خیال کرتے تھے۔ کہ سیکولر بنگلہ دیش ان کی آزادانہ سرگرمیوں کے لئے زرخیز زمین ثابت ہوگا۔ سقوط ڈھاکہ میں ملوث جرنیلوں، بیورکریٹس اور سیاستدانوں کے علاوہ قادیانی تخریب کاروں کا بھی کڑا احتساب کر کے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔

مسئلہ کشمیر پر سہ فریقی مذاکرات کے بغیر کسی قسم کی بھی بات چیت محض وقت کا ضیاع اور مسئلہ کشمیر کو الجھانے کے مترادف ہے۔ تنازعہ کشمیر کا حل کشمیر سے بھارت کے غاصبانہ قبضہ سے مکمل آزادی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ ہندوستان نصف صدی سے اپنی پسند کی شرائط منوا کر مذاکرات کے ذریعے کشمیر کی آزادی سے پہلو تہی کرتا چلا آرہا ہے۔

مجاہدین نے بھارت کی ظالمانہ اور مسلم کش پالیسی سے تنگ آکر ہتھیار اٹھائے ہیں اور ان کی قربانیوں کے نتیجے میں اب جبکہ آزادی کی منزل قریب ترین موڑ پر آ چکی ہے۔ ہندوستان کشمیریوں کی اس جیتی ہوئی بازی کو پاکستان کے بغیر مذاکرات کے ذریعے الٹ دینا چاہتا ہے۔ جس کے پس منظر میں امریکی دلچسپی کارفرما ہے۔ ہم سہ فریقی مذاکرات کے بغیر کسی بھی بات چیت کو کشمیری کاز کے ساتھ بے وفائی کے مترادف سمجھتے ہیں۔ پاکستان کے شمالی علاقوں کو الگ ریاست بنا کر چین پاکستان اور بھارت کو واچ کرنے کی امریکی سازشیں ناکام بنادی جائیں گی۔

مرکزی مجلس شوریٰ نے درج ذیل اہم فیصلے کئے ہیں۔

۱۔ علماء کونسل کے طے شدہ ضابطۂ اخلاق کی مکمل تائید کی جاتی ہے۔

۲۔ تمام ماتحت شاخیں ذوالحجہ ۱۴۲۱ھ کے آخر تک مقامی انتخابات مکمل کر کے مرکزی دفتر ملتان ارسال کریں
۳۔ مدارس احرار میں زیر تعلیم طلباء، فارغ التحصیل طلباء اور کارکنان کی فکری تربیت اور ذہن سازی کے لئے جلد کورسز شروع کئے جائیں گے۔ تحریری و تقریری مقابلوں کا اھتمام کیا جائے گا۔ ردمرزائیت و عیسائیت اور بے دینوں کی طرف سے پھیلائی جانے والی گمراہی اور فکری ارتداد کے سدباب کے لئے لاہور اور چناب نگر میں ممتاز سکالرز اور دانشوروں کے لیکچرز کرائے جائیں گے۔
۴۔ افغان بھائیوں کی امداد کے لئے طالبان امدادی فنڈ قائم کر دیا گیا ہے۔

- **اسلام کے پیغام امن کو جغرافیائی حدود میں مقید نہیں کیا جا سکتا**
- **ہماری جدوجہد مسجد سے شروع ہو کر اسلام کے اقتدار پر منتج ہوتی ہے**
- **مسلم ممالک میں صرف افغانستان اسلامی ملک ہے**

(سید محمد کفیل بخاری)

مرید کے (محمد معاویہ رضوان) مجلس احرار اسلام کے مرکزی نائب ناظم سید محمد کفیل بخاری نے کہا ہے کہ عقائد و اعمال کی بقاء سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے۔ ترک سنت تمام خرابیوں کی جڑ ہے۔ اسلام کے چند قوانین کے نفاذ سے کوئی ریاست مکمل اسلامی ریاست نہیں ہو سکتی۔ وہ جامع مسجد حنفیہ غلہ منڈی میں اجتماع جمعہ سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان ممالک میں صرف افغانستان کو اسلامی ملک قرار دیا جا سکتا ہے۔ جہاں تمام فیصلے شریعت اور علماء کے فتویٰ کے مطابق کئے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جہاد کو دہشت گردی کہنے والے خود دہشت گرد اور انسانیت کے قاتل ہیں۔ اسلام جغرافیائی حدود میں مقید نہیں۔ اسلام امن و سلامتی کا دین ہے۔ اس کا پیغام امن و آشتی اور محبت و اخوت ہے۔ ایسے آفاقی اور لازوال پیغام کو سرحدوں میں پابند نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی وسعتیں بے پناہ ہیں۔ اسلام پوری انسانیت کو اپنے حصارِ رحمت میں جگہ دے کر ان کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔ خواتین کو سب سے زیادہ حقوق اسلام نے عطاء کئے اور ان کی عزت و ناموس کی حفاظت کی ہے۔ آزادیٔ نسواں کا نعرہ یہودیوں اور عیسائیوں کی سازش ہے۔ وہ نام نہاد آزادی کا لالچ دے کر مسلم خواتین کو دین سے برگشتہ، تہذیب سے بیگانہ اور اقدار کا باغی بنانا چاہتے ہیں۔ این جی اوز پاکستانی معاشرے کو لادین بنانے میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ مولوی کو مسجدوں میں بند کرنے کا مطالبہ کرنے والے یہودیوں، عیسائیوں اور قادیانیوں کے ایجنٹ ہیں۔ مولوی مسلمانوں کا حقیقی نمائندہ ہے۔ ہماری جدوجہد مسجد سے شروع ہوتی ہے اور میدانوں کو روندتے ہوئے اسلام کے اقتدار پر منتج ہوتی ہے۔ لادین عناصر یاد رکھیں، مولوی کا راستہ دین کا راستہ ہے۔ اسے بند کرنا ان کے بس کی بات نہیں۔ ہم ہر قیمت پر اسلام کا تحفظ کریں گے۔

امریکہ اقتصادی ومعاشی اجارہ داری قائم کر کے پوری دنیا کو اپنا یرغمال بنانا چاہتا ہے

ملا محمد عمر نے دین کا واضح حکم جاری کر کے اپنی شرعی ذمہ داری پوری کی ہے

ہم پاکستان کو جدید سیکولر سٹیٹ نہیں بننے دیں گے

سید محمد کفیل بخاری

لاھور (محمد معاویہ رضوان) مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی نائب ناظم سید محمد کفیل بخاری نے کہا ہے کہ سابق امریکی نائب وزیر خارجہ انڈر فرتھ کا بیان پاکستان کے بارے میں امریکی پالیسوں کا غماز ہے۔ انہوں نے جس طرح واضح طور پر این جی اوز کی امداد اور حمایت جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے اس کے بعد پاکستان میں این جی اوز کے خلاف اسلام بھیانک کردار میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہتا۔ دینی جماعتوں کے اس موقف کی تائید ہوتی ہے کہ این جی اوز امریکی ایجنٹ ہیں اور وہ مسلمانوں اور اسلام کے خلاف یہود ونصاریٰ کا حق نمک ادا کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجلس احرار اسلام دیگر دینی جماعتوں کے شانہ بشانہ این جی اوز کے خلاف بھر پور کردار ادا کرے گی۔ علماء، یہود و نصاری اور ان کے ایجنٹوں کو اسلام اور وطن دشمن عزائم میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

انہوں نے کہا کہ امریکہ کا یہ الزام سراسر جھوٹ اور دجل ہے کہ طالبان نے مذہب کے سیاسی استعمال سے افغان معاشرہ کو یرغمال بنا لیا ہے، حالانکہ امریکہ اقتصادی ومعاشی اجارہ داری قائم کر کے پوری دنیا کو اپنا یرغمال بنانا چاہتا ہے۔ امریکہ اپنے عزائم میں ناکام ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی ریاست اپنے عقائد اور معاملات میں آزاد خود مختیار ہوتی ہے۔ افغانستان دنیا میں واحد مکمل اسلامی ریاست ہے۔ امیر المومنین ملا محمد عمر نے مرتد کی شرعی سزا نافذ کر کے امارت اسلامیہ کے استحکام کی طرف ایک اور کامیاب قدم بڑھایا ہے۔ این جی اوز افغانستان میں انسانی خدمت کی آڑ میں عسائیت اور قادیانیت کی تبلیغ کر رہی تھی۔ افغانستان میں مشرقی تیمور والا کردار ادا کر رہی تھیں۔ ملا محمد عمر نے دین کا واضح حکم جاری کر کے اپنی شرعی ذمہ داری پوری کی ہے۔ امریکہ کے پیٹ میں جو مروڑ اٹھا رہا ہے۔ وہ افغانستان میں اسلامی حکومت کا مکمل قیام ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کو اپنے مذہب پر اپنی عبادت گاہوں میں عمل کرنے کی اجازت دیتا ہے، اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے لیکن اسلامی ریاست میں اپنی توہین واستہزا اور کفر کی اشاعت کی اجازت نہیں دیتا۔ طالبان کا راج امن وسلامتی کا غماز ہے۔ اسے ظالمانہ قرار دینے والا امریکہ پوری دنیا میں جانبدارانہ کردار ادا کر کے مسلمانوں پر ظلم کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنرل مشرف قوم کو بتائیں کہ انہوں نے امریکہ کے ساتھ کون سے وعدہ ایفا کرنے کا ایجنڈہ طے کیا ہے۔ انڈر فرتھ کے بیان سے جنرل مشرف کی حیثیت اور شخصیت مشکوک ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے قبل جنرل زینی بھی جنرل مشرف کو امریکی مفادات کے تحفظ کی آخری امید قرار دے چکے ہیں۔ سید کفیل بخاری نے کہا کہ پاکستان کو سیکولر سٹیٹ نہیں بننے دیں گے۔ جدید اسلامی ریاست کا تصور افغانستان نے مکمل کر دیا ہے۔ اسکے لئے ہم امریکہ یا یورپ کے کفار سے ہدایات نہیں لیں گے۔ اور نہ ہی ان کے سیاسی واقتصادی نظام کو قبول کریں گے۔ حکومت نفاذ اسلام کا فریضہ ادا کرے ورنہ متوازی اسلامی ریاست کا نظریہ ابھرنے گا اور اس کا راستہ

روکا نہیں جاسکے گا۔ پاکستان کے عوام اپنے افغان بھائیوں کی بھرپور مدد کریں گے۔ افغان عوام اور طالبان دنیا میں تنہا اسلام اور مسلمانوں کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

● افغانستان کے خلاف اقوام متحدہ اور امریکہ کی پابندیاں قابل مذمت ہیں
● طالبان کی ہر قسم کی مدد کی جائے گی ● پاکستان کی افغان پالیسی میں تبدیلی قبول نہیں
● قادیانی، عیسائی اور لادین عناصر کے مظاہرے قانونِ توہینِ رسالت کو ختم نہیں کرسکتے

فیصل آباد میں پاکستان علماء کونسل کے اجلاس کا اعلامیہ

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) مسلک علماء دیوبند سے وابستہ دینی جماعتوں پر مشتمل "پاکستان علماء کونسل" کا پانچواں اجلاس سپاہ صحابہ پاکستان کی میزبانی میں جامعہ قاسمیہ فیصل آباد میں منعقد ہوا۔ اجلاس کے بعد پریس کانفرنس کے فیصلوں کا اعلان کرتے ہوئے مولانا اعظم طارق، مولانا عبدالغفور حیدری، قاضی عبداللطیف، مولانا سید عطاء المہیمن بخاری، قاضی عصمت اللہ، مولانا اشرف علی، مولانا عبدالقیوم نعمانی، مولانا منظور چنیوٹی، مولانا علی شیر حیدری، مولانا عبدالمجید کھروڑپکا، قاضی نثار احمد، مولانا محمد طیب لدھیانوی، مولانا فضل الرحمن خلیل، مفتی محمد جمیل خان، سید محمد کفیل بخاری اور مولانا زاہد محمود قاسمی نے کہا کہ طالبان کے خلاف اقوام متحدہ اور امریکہ کی عائد کردہ پابندیوں کو کسی صورت قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کی نہ صرف مذمت کی جائے گی بلکہ امریکہ کے خلاف منظم تحریک چلائی جائے گی۔ امریکہ کے خلاف ملک بھر میں مظاہرے کئے جائیں گے اور امریکی مصنوعات کے بائیکاٹ کے فیصلے کی مکمل تائید کرتے ہوئے تمام مسلمانوں سے بھرپور انداز میں اپیل کی جائے گی۔ کہ وہ نہ صرف خود امریکی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں بلکہ دوسرے کو بھی تلقین کریں۔ اجلاس میں تمام علماء کرام نے اس عزم کا اظہار کیا کہ طالبان کو مشکلات سے نکالنے اور پابندیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے علماء کونسل ہر قسم کی اخلاقی و مالی امداد فراہم کرے گی۔ کونسل میں شامل جماعتیں انفرادی طور پر بھی اشیائے ضرورت افغان عوام تک پہنچائیں گے۔ اجلاس میں غازی حق نواز کی پھانسی کی سزا کے فیصلے پر نظر ثانی کی اپیل کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ پھانسی کی سزا منسوخ کی جائے۔ بصورت دیگر ملک میں جو بدامنی و انارکی پھیلے گی اور خونریزی کا آغاز ہوگا حکومت کے لیے اس کا سنبھالنا مشکل ہوجائے گا۔ اجلاس میں وزارت تعلیم کی جانب سے ترجمہ قرآن کریم کو نصاب سے خارج کرنے کے فیصلے کو مسترد کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ سابقہ نصاب کو بحال کیا جائے اور ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی کی جائے۔ سکولوں میں رائج دینی نصاب کو مزید بہتر بنایا جائے۔ اگر حکومت نے امریکہ یا اقوام متحدہ کے دباؤ پر طالبان کے متعلق پالیسی میں تبدیلی کی کوشش کی تو حکومت کے خلاف تحریک چلانے سے گریز نہیں کیا جائے گا۔ سابقہ افغان پالیسی پاکستان، اسلام اور دینی قوتوں کے استحکام کی ضمانت ہے۔ قانون توہینِ رسالت کے خلاف ملک میں ہونے والے مختلف مظاہروں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ ان عناصر کو آئین اور قانون کا پابند بنایا جائے۔ ۱۹۷۳ء کا آئین پاکستان کے استحکام کی ضمانت ہے۔ آئین کا تحفظ کیا جائے گا۔ آئین کے مخالف بیانات

دینے والے عناصر کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ اجلاس میں جمعیت علماء اسلام کے مولانا عطاء الرحمن اور مولانا گل نصیب خان کی گلگت بدری کی مذمت کی گئی۔ اجلاس میں مولانا ضیاء القاسمی رحمہ اللہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کے لیے دعائے مغفرت کی گئی اور توقع ظاہر کی گئی کہ ان کے مشن کو جاری رکھنے کے لیے ان کے جانشین اور متعلقین مرحوم کی طرح بھرپور کوششیں جاری رکھیں گے۔ اجلاس میں درج ذیل علمائے کرام نے شرکت فرمائی۔

مولانا سید عطاء المہیمن بخاری، مولانا محمد اعظم طارق، قاضی عبداللطیف، مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا علی شیر حیدری، مولانا اسفندیار خان، مولانا عبدالمجید کہروڑپکا، مولانا قاضی عصمت اللہ، مولانا منظور چنیوٹی، مفتی جمیل خان، مولانا سید محمد کفیل بخاری، حافظ عبدالقیوم نعمانی، مولانا اشرف علی، مولانا فضل الرحمن خلیل، قاضی نثار احمد، قاری خلیل احمد، مولانا عبدالغفور ندیم، قاری عبدالحی عابد، حافظ ریاض درانی صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی، حافظ صدیق، مولانا خالد عمران، مولانا احمد لدھیانوی، ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، خلیفہ عبدالقیوم، مولانا عبدالغنی، قاضی معین الدین، مولانا امداد اللہ، قاری خلیل احمد، مولانا محمد سعید، مولانا امداد الحسن نعمانی، مولانا عبدالرؤف ملک، مولانا طیب لدھیانوی، مولانا ظہور احمد علوی، مولانا نذیر احمد فاروقی، مفتی سیف الدین، خواجہ محمد زاھد، قاضی بشیر احمد، میاں محمد اویس، قاری عتیق الرحمن، قاری محمد ابراہیم، مولانا ارشد عبید، مولانا ارشد قاسمی، حافظ اقرار احمد عباسی، مولانا عثمان یار خان، مولانا فصیح الدین سیف، مولانا مزمل شاہ، مولانا مجیب الرحمن انقلابی، مولانا محمد احمد، مفتی محمد شفیع، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا طیب محمود، مولانا غلام مصطفیٰ شاہ، مولانا یار محمد عابد، مولانا محمد سعید، مولانا خالد عمران، مولانا محمد اسماعیل انقلابی۔

چناب نگر: الرشید ٹرسٹ کے زیر اہتمام رفاہی کلینک کے قیام کا فیصلہ

کلینک کے قیام سے علاقہ کے مسلمان قادیانیوں کے چنگل سے آزاد ہوں گے (سید کفیل بخاری)

چناب نگر (نمائندہ خصوصی) الرشید ٹرسٹ نے چناب نگر قادیانیوں کے سابقہ مرکز میں رفاہی کلینک کے لئے ایک دو منزلہ عمارت خریدی ہے جس میں بہت جلد طبی خدمات کا آغاز کر دیا جائے گا۔ تفصیلات کے مطابق مجلس احرار اسلام کے نائب ناظم اعلیٰ سید محمد کفیل بخاری نے ایک ملاقات میں چناب نگر اور اس کے اطراف میں واقع دیہاتوں کے مسلمانوں کی حالات زار سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا تھا کہ چناب نگر میں مسلمانوں کا کوئی ایسا رفاہی ہسپتال یا کلینک نہیں ہے جہاں علاقے کے نادار اور غریب مسلمان اپنے مریضوں کا علاج کرا سکیں علاقے اور قرب وجوار کے دیہاتوں کے مسلمان بحالت مجبوری قادیانیوں کے طبی مراکز کا رخ کرتے ہیں جہاں انہیں فحاشی و عریانی کے ساتھ ساتھ قادیانیت اختیار کر لینے کی کھلی ترغیب دی جاتی ہے۔ ان دردناک حالات سے آگاہی کے فوراً بعد ٹرسٹ نے اپنے ایک وفد کو چناب نگر بھیجا جس نے علاقے کی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے چناب نگر کے اہم علاقہ مسلم کالونی میں واقع مسجد ختم نبوت کے بالکل قریب ایک دو منزلہ عمارت پر مشتمل جگہ تجویز کی مذکورہ عمارت کی خریداری کے معاملات طے پا چکے ہیں اور عنقریب یہاں رفاہی کلینک کام شروع کر دے گا جسے بعد ازاں باقاعدہ ایک ہسپتال کی حیثیت دی جائے گی۔ ٹرسٹ کے مطابق فیصلہ کیا گیا ہے کہ کلینک کے لئے ماہر ڈاکٹروں کی خدمات حاصل کی جائیں گی تاکہ علاقے کے مسلمان عوام کو طبی سہولیات کی فراہمی کے ساتھ ساتھ ان کے دین اور ایمان کا تحفظ بھی کیا جا سکے۔

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم امیر مجلس احرار اسلام پاکستان کی تبلیغی و تنظیمی مصروفیات

- ۱۲، جنوری ۲۰۰۱ء، خطبۂ جمعہ، دار بنی ہاشم ملتان
- ۱۳، جنوری: مجلس احرار اسلام چشتیاں کے ناظم حافظ عطاء اللہ صاحب کے والد مولانا عبد المنان رحمہ اللہ کی نماز جنازہ میں شرکت، گڑھا موڑ اور بورے والہ میں مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد اسحٰق سلیمی مدظلہ اور دیگر احباب و کارکنان سے ملاقات۔
- ۱۹، جنوری: خطبۂ جمعہ جامع مسجد مدینہ، اکرم آباد والٹن لاہور۔ داعی، مولانا محمد یوسف احرار
- ۲۱، جنوری: شرکت اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ، مجلس احرار اسلام پاکستان دفتر احرار لاہور
- ۲۲، جنوری: شرکت اجلاس علماء کونسل، جامعہ قاسمیہ فیصل آباد بعد از مغرب خطاب تعزیتی جلسہ بیاد مولانا محمد ضیاء القاسمی رحمہ اللہ۔
- ۲۳، ۲۴، جنوری: قیام مسجد احرار چناب نگر
- ۲۵، جنوری: مجلس ذکر دارِ بنی ھاشم ملتان
- ۲۶، جنوری خطبۂ جمعہ دارِ بنی ھاشم ملتان
- ۲۸، جنوری: خطاب بعد از ظہر، در گئی مالاکنڈ ایجنسی، داعی: حضرت مولانا نبی شاہ صاحب
- ۲۹، جنوری قیام و ملاقات احباب و کارکنان احرار، راولپنڈی و اسلام آباد
- ۳۰، جنوری: گوجرانوالہ اور سیالکوٹ میں احباب احرار سے ملاقات
- ۳۱، جنوری: قیام دفتر احرار لاہور
- یکم فروری ۲۰۰۱ء: ماہانہ مجلس ذکر، بعد از مغرب دفتر احرار لاہور
- ۲، فروری: خطبۂ جمعہ مدنی مسجد، احرار مرکز، چنیوٹ
- ۱۰، فروری تک: قیام مسجد احرار، چناب نگر
- ۱۱، فروری ۲۰۰۱ء بعد از ظہر مرید کے میں اجتماع سے خطاب: داعی، مولانا محمد طفیل رشیدی
- ۱۲ تا ۱۶ فروری: تنظیمی دورہ کراچی ۱۶، فروری خطبۂ جمعہ، کراچی
- ۱۷، فروری: صادق آباد، مدرسہ معمورہ الیاس کالونی میں کارکنان احرار اور دیگر احباب سے ملاقات و خطاب
- ۱۸، تا ۲۱، فروری: تنظیمی دورہ ضلع رحیم یار خان
- ۲۲، فروری: مجلس ذکر دار بنی ھاشم ملتان،
- ۲۳ فروری: خطبۂ جمعہ دار بنی ھاشم ملتان ۲۴، فروری: بعد نماز عشاء میاں چنوں میں حرکت المجاھدین کے جلسہ سے خطاب۔ داعی: مولانا اللہ وسایا قاسم
- ۲۵، فروری خطاب بعد از ظہر جامع مسجد ریٹرڈہ، تحصیل تونسہ: داعی مولوی محمد رمضان صاحب۔
- ۲۶، ۲۷، ۲۸، قیام دار بنی ھاشم ملتان
- ۲، مارچ ۲۰۰۱ء، خطبۂ جمعہ مدنی مسجد احرار مرکز چنیوٹ
- ۳ تا ۸ مارچ: قیام مسجد احرار چناب نگر
- ۹، مارچ: خطبۂ جمعہ، مسجد احرار چناب نگر
- ۱۳، مارچ: خطاب بعد از ظہر بہاولپور گھلواں
- ۲۱، مارچ: شرکت اجلاس علماء کونسل، راولپنڈی
- ۲۲، ۲۳ مارچ، سالانہ شہداء ختم نبوت کانفرنس مسجد احرار چناب نگر
- ۲۹، مارچ: مجلس ذکر دارِ بنی ہاشم ملتان ۳۰ مارچ: خطبۂ جمعہ دارِ بنی ہاشم ملتان

سید محمد کفیل بخاری نائب ناظم مجلس احرار اسلام پاکستان کی تنظیمی و تبلیغی مصروفیات

- ۱۲، جنوری ۲۰۰۱ء: خطبہ جمعہ جامع مسجد حنفیہ غلہ منڈی مرید کے ضلع شیخو پورہ
- ۱۲ تا ۱۶، جنوری: قیام دفتر احرار لاہور
- ۱۹، جنوری خطبہ، جمعہ دارِ بنی ہاشم ملتان
- ۲۱، جنوری شرکت اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ، دفتر احرار لاہور
- ۲۲، جنوری شرکت اجلاس علماء کونسل، جامعہ قاسمیہ فیصل آباد بعد نماز مغرب خطاب تعزیتی جلسہ بیاد مولانا ضیاء القاسمیؒ
- ۲۳، ۲۴، جنوری قیام دفتر احرار، لاہور
- ۲۵، جنوری: مجلس ذکر، دارِ بنی ہاشم، ملتان
- ۲۶، جنوری: خطبہ جمعہ جامع مسجد مدرسۃ العلوم الاسلامیہ گڑھا موڑ (ضلع وہاڑی) بعد از جمعہ خطاب مدرسہ ختم نبوت نواں چوک (ضلع وہاڑی)
- ۲۷ جنوری تا ۲ فروری: قیام دارِ بنی ہاشم، ملتان
- ۲، فروری: خطبہ جمعہ دار بنی ہاشم ملتان
- ۳ تا ۶، فروری: قیام دفتر احرار لاہور
- ۹ فروری: خطبہ جمعہ دار بنی ہاشم ملتان
- ۷ تا ۱۱ فروری: قیام دار بنی ہاشم ملتان
- ۱۲، فروری: خطاب بعد از ظہر گکری کلاں تحصیل میلسی ضلع وہاڑی (داعی حاجی ریاض احمد صاحب)
- ۱۳، فروری: خطاب بعد از ظہر گکروالا موضع محبت پور تحصیل میلسی، ضلع وہاڑی (داعی حاجی محمد حسین صاحب)
- ۱۶، فروری: خطبہ جمعہ دار بنی ہاشم ملتان
- ۱۷ تا ۲۲ فروری: قیام دارِ بنی ہاشم ملتان
- ۲۳، فروری: خطبہ جمعہ: مسجد احرار بیٹ میر ہزار ضلع مظفر گڑھ
- خطاب بعد از عشاء جامع مسجد بستی ماہڑہ خاص ضلع مظفر گڑھ
- ۲۴، فروری تا ۲ مارچ: قیام دارِ بنی ہاشم ملتان
- ۲، مارچ خطبہ جمعہ دار بنی ہاشم ملتان
- ۱۱، مارچ: خطاب بعد نماز عشاء جامع مسجد صدیقیہؓ بہل ضلع بھکر
- ۱۲، مارچ: شرکت اجلاس علماء کونسل راولپنڈی
- ۲۲، ۲۳، مارچ: شعداء ختم نبوت کانفرنس مسجد احرار چناب نگر
- ۲۹، مارچ: مجلس ذکر دار بنی ہاشم ملتان

ماہانہ مجلس ذکر و روحانی اجتماع اور اصلاحی بیان

۲۲، فروری ۲۰۰۱ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء دار بنی ہاشم ملتان میں مجلس ذکر منعقد ہو گی بعد از ذکر امیر احرار حضرت پیرجی ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم اصلاحی، تربیتی بیان بھی فرمائیں گے۔

احباب و متعلقین نمازِ مغرب تک پہنچ جائیں

المعلن: ناظم مدرسہ معمورہ ملتان (فون: 061-511961)

ادارہ

حسنِ انتقاد

تبصرے کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

اسماء اللہ عزوجل (جلد اول)
مصنف: رشید اللہ یعقوب
ضخامت: ۲۵۴ صفات
ہدیہ: صدقہ جاریہ
ملنے کا پتہ: رحمۃ اللعلمین ریسرچ سنٹر
مکان نمبر ۸ زمزمہ اسٹریٹ ۳۔
زمزمہ کلفٹن کراچی ۷۵۶۰۰

یہ کتاب جس طرح اپنی ظاہری شکل و صورت سے دیدہ زیب اور پرکشش ہے۔ اسی طرح اپنے اندر نہایت مستند اور جامع مواد کے اعتبار سے بھی اس سے کہیں زیادہ جاذب نظر اور دل چسپ دکھائی دیتی ہے کیونکہ قاری جب مطالعہ شروع کرتا ہے تو اس کی رغبت مطالعہ کو جلا ملتی چلی جاتی ہے۔ اور وہ ایک ہی نشست میں پوری کتاب کا مطالعہ کرنے کا خواہاں دکھائی دیتا ہے۔ پوری کتاب کا اندازاچھوتا مگر سہل ہے۔ یوں تو ساری کتاب میں محققانہ اور مدققانہ انداز چھلکتا ہے مگر باب ہفتم میں جو تقابلی خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ کہ کس کس امام حدیث نے اپنے اپنے انداز میں کن کن اسماء حسنیٰ کی تخریج کی، اس سے دوسری صدی سے لے کر نویں صدی تک تمام آئمہ حدیث کی کاوشیں یکجا مرتسم دکھائی دیتی ہیں۔ قاری اور محقق کے لیے کسی نتیجہ پر پہنچنا دشوار نہیں رہتا۔

کتاب میں ۹۹ کی بجائے ۳۱۹، اسماء اللہ کی تخریج ہے۔ یہی چیز اس کتاب کو اس موضوع پر موجود دیگر تمام کتب سے ممتاز کرتی ہے۔

مؤلف موصوف نے جس محنت شاقہ سے سینکڑوں کتابوں کے مطالعہ سے موتی چن چن کر قارئین کے سامنے رکھے ہیں یہ انہی کا خاصہ ہے۔اس پر مستزاد یہ کہ ان کا ذوق تحقیق ابھی بھی تشنہ طلب ہے۔

چنانچہ وہ کتاب کے صفحہ ۲۰۸ پر صحیح ابن خزیمہ کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ ان کے پاس اس کا نامکمل نسخہ ہے حق تحقیق ادا نہیں ہوا اگر کسی صاحب کے پاس مکمل نسخہ ہو تو وہ ان کی مدد فرمائیں تاکہ تحقیقی تشنگی دور ہو۔

کتاب کے صفحہ نمبر 168 پر بترتیب ۲۱۱ جو "اسماء اللہ عزوجل کی ذیل میں اسم "الزارع" درج ہے: اس کے اردو ترجمہ میں "سفارش کرنے والا" درج ہے جو اصلاح طلب ہے۔ ہماری دانست میں اس کے معنی (کھیتی) اگانے والا ہیں۔ لقوله تعالیٰ " أأنتم تزرعونه ام نحن الزارعون"

ترجمہ: کیا تم اُس کو کھیتی کرتے ہو یا ہم اس کو کھیتی کرنے والے ہیں۔ (سورۃ واقعہ آیت ۶۴)

کتاب کے آٹھویں باب میں قرآن مجید سے تخریج کردہ اسماء اللہ ایک گوشوارہ کی صورت میں دیے گئے ہیں، اور حروف تہجی کی ترتیب سے بھی۔ یہ بھی متداول کتب میں صرف اسی کتاب کا خاصہ ہے۔

اس کتاب کی تصنیف کے لئے انہوں نے ۱۷۰ کتابوں کو کھنگالا ہے اور آخر میں کتابیات کے زیر عنوان ان حوالہ جات کا اہتمام کیا ہے۔ حضرت مفتی نظام الدین شامزئی (کراچی) اور حضرت مولانا عبید اللہ (جامعہ اشرفیہ لاہور) کی تقریظات نے گویا کتاب کو مستند بنادیا ہے۔ جناب رشید اللہ یعقوب اس کتاب کو بلاقیمت ہدیۃً تقسیم کر رہے ہیں۔ صرف ۳۵ روپے ڈاک خرچ منی آرڈر بھیج کر یہ تحفۂ عظیم حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف کو اس

کار خیر پر اجر عظیم عطا فرمائے۔ قارئین کرام کے لیے اس کتاب کا مطالعہ باعث سعادت دارین ہے
(تبصرہ: پروفیسر عبدالواحد)

"فتنۂ قادیانیت کو پہچانیئے"
مؤلف: محمد طاہر عبدالرزاق
ضخامت: ۴۷۸ صفحات، قیمت: ۱۵۰ روپے
ملنے کا پتہ: دارالکتاب، عزیز مارکیٹ، اردو بازار لاہور

مجاہد ختم نبوت محمد طاہر عبدالرزاق قلم کا دھنی اور دل کا غنی ہے۔ اس نے اپنی تمام صلاحیتیں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے ارتداد کی سرکوبی کے لئے وقف کر دی ہیں۔ گویا اپنی ناتواں جان اور حیات مستعار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کر دی ہے۔ ایک مشقتی اور محنتی انسان، جو مزدور محض ہے۔ اپنی حلال کمائی میں سے اب تک ردقادیانیت پر ۲۲ کتابیں لکھ کر شائع کر چکا ہے۔

زیر مطالعہ و تبصرہ کتاب میں انہوں نے اکابر و علماء کی خوبصورت اور مدلل تحریریں انگشتری میں نگینوں کی طرح جڑی ہیں۔ فتنۂ قادیانیت کے تارو پود بکھیر کر رکھ دیئے ہیں۔ قادیانیوں کے مکروہ و مغضوب چہرے سے نقاب سرکا کر عبرت و ہدایت کا سامان بہم پہنچایا ہے۔ قادیانیوں کے دجل و تلبیس، فریب کاریاں، جعلی و مصنوعی اخلاق، گمراہی کے طریقہ ہائے واردات، اعتراضات و اشکالات اور شکوک و شبہات کوالم نشرح کیا گیا ہے۔ محدث العصر علامہ انور شاہ کشمیری، مولانا احمد رضا خان بریلوی، علامہ محمد اقبال، مولانا عبدالشکور لکھنوی، مولانا لال حسین اختر، مفتی ولی حسن (ٹونکی) مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید، اور علامہ خالد محمود مدظلہ کے علاوہ دیگر اہل قلم کی تحریریں شامل ہیں۔ سو کتابوں کا حاصل یہ ایک کتاب ہے۔ (تبصرہ: خادم حسین)

انسانی حقوق
مصنف: محمد رحیم حقانی

وطن عزیز میں انسانی حقوق اور این جی اوز کا معاملہ انتہائی متنازع صورت اختیار کر چکا ہے کچھ لوگ خاموش تماشائی ہیں تو کچھ مرعوبیت کا شکار۔ ایسے میں الجھے ہوئے ذہنوں کو بنانے اور سنوارنے کے لیے صحیح سمت میں فوری اقدامات کی اشد ضرورت تھی جمعیت علماء اسلام کے امیر مرکزیہ مولانا فضل الرحمن مدظلہ نے اس کیفیت کا ادراک کرتے ہی مختلف سیمینارز کا انعقاد کیا۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان اور پشاور میں انعقاد پذیر ہونے والی دو مختلف تقاریب میں مولانا نے فکر آمیز تقاریر فرمائیں جنہیں محترم محمد رحیم حقانی کےاپنے اسلوب خاص میں مدون کر کے کتابی شکل دے دی۔ مؤلف رابطہ عالم اسلامی کی طرف سے جاری کردہ اعلان قاہرہ برائے انسانی حقوق ساتھ منسلک کر دیا ہے جس سے اس کتاب کی افادیت دہ چند ہو گئی ہے نئے زمانے میں اسلام کے تحت حقوق انسانی کی تفہیم اور استعماری این جی اوز کے تباہ کن کردار کو جانچنے پرکھنے کے لیے یہ کتاب بہر طور لائق مطالعہ ہے اور مصنف قابل تحسین۔ (تبصرہ نگار یونس الحسنی)

مضاربت: سود کا اہم متبادل

دور جدید کے مسلمان تاجروں، کسانوں، سرمایہ کاروں اور صنعت کاروں کو جن تمدنی مسائل کا سامنا ہے، ان سے اکثر معیشت و اقتصاد کی غیر اسلامی صورتوں کے پیدا کردہ ہیں۔ سود اور اس کی مختلف شکلیں، جوا اور اس کی مختلف شکلیں اور ناجائز و حرام بیع و شراء (خرید و فروخت) اور اس کی مختلف شکلیں، دنیا بھر کے مسلمانوں کو قدم قدم پر فرنگی معاشرت اور یہودی معیشت کے عالمی غلبہ و تسلط کا احساس دلاتی ہیں۔ مسلمان ریاستوں اور حکومتوں نے اس سلسلے میں جو افسوس ناک رویہ اختیار کر رکھا ہے

اس کا صرف ایک عنوان ہے اور وہ ہے "مجرمانہ غفلت"!

اس المیے کا دوسرا پہلو اور بھی زیادہ افسوس ناک ہے، اور وہ ہے اس موضوع سے دینی حلقوں کی عمومی بے التفاتی، بے خبری اور بے ہنری۔ جدید معاشیات کے اصول و فروغ اور اصطلاحات و لفظیات کے "واقفین" ہمارے علماء و فقہا میں آج بھی کم کم ہیں جبکہ "ماہرین" تو کہیں کم ہیں۔ خوشی کی بات ہے کہ اب یہ بے التفاتی، التفات میں بدل رہی ہے۔ زیر نظر کتاب، ڈاکٹر حافظ عبدالرحیم صاحب کی محنت کا حاصل ہے۔ حافظ صاحب، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان میں عربی زبان و ادب کے جواں سال اور جواں ہمت استاد ہیں۔ باضابطہ عالم دین اور مفتی ہیں۔ گویا اپنے شعبے میں انکا "تخصص" مسلم ہے۔ ان کا یہ اختصاص اس کتاب کے ایک ایک صفحے سے عیاں ہے۔ معاشیات کی روایتی فقہی اصطلاحوں بیع مرابحہ، اجارہ، مشارکت، مضاربت، بیع مؤجل، بیع بالوفا، بیع سلم، عقد استصناع اور مزارعت کی جدید اور آسان اسلوب میں وضاحت، پاکستان میں کام کرنے والی بیسیوں مضاربہ کمپنیوں کے انداز کار کا تفصیلی جائزہ، سٹاک مارکیٹ، کاروبار حصص، لیسنرنگ اور انڈر رائٹنگ ایسے متعدد جدید معاشی عناوین کا تعارف و تجزیہ، اور ان سب مباحث کی ذیل میں کئی ایک ضمنی مباحث و عنوانات کی توضیح...... یہ سب کچھ اس کتاب کا حصہ ہے۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ مؤلف کی معلومات تازہ، براہ راست اخذ کردہ اور حد درجہ مرتب و مفصل ہیں۔

کتاب کی ضخامت ۲۴۶ صفحات کتابت، طباعت عمدہ اور قیمت ۱۲۴ روپے ہے۔ اسے مکتبہ قاسمیہ نزد چوک گھنٹہ گھر کچہری روڈ ملتان نے شائع کیا ہے۔ (تبصرہ: ذ۔ بخاری)

اسیر مالٹا حضرت مولانا عزیر گل رحمۃ اللہ علیہ

اڑتالیس صفحوں کے اس کتابچے کو "تذکرہ وسوانح اور سیرت کردار" کا ذیلی عنوان دیا گیا ہے۔ مؤلف ہیں مولانا عبدالقیوم حقانی۔

یہ دراصل ایک تاثراتی اور تعزیتی تحریر ہے جو اولاً ماہنامہ "الحق" (اکوڑہ خٹک) میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے مطالعہ سے حضرت مولانا عزیر گل علیہ الرحمۃ کے متعلق کسی مبسوط مقالے یا مستقل کتاب کی ضرورت کا احساس اور بھی بڑھتا ہے۔

نومبر ۱۹۸۹ء میں حضرت مولانا کا انتقال ہوا تو ان کی عمر ۱۰۲ سال تھی۔ یاد نہیں پڑتا کہ اس سانحہ ارتحال پر ہمارے قومی ذرائع ابلاغ نے کوئی خاص سرگرمی دکھلائی ہو۔ کسے خبر صوبہ سرحد کی ایک گم نام اور دور افتادہ بستی کے کچے مکان کا یہ مکین، کبھی برطانوی سامراج کے خلاف جان ہتھیلی پر رکھ کر نکلا تھا۔ یہ شخص جہاد حریت کے کتنے ہی رازوں کا امین اور کتنے ہی حقائق کا چشم دید گواہ تھا اور سرفروشی کی اس ہوش ربا داستان کے مرکزی کرداروں میں سے ایک تھا۔ جسے تاریخ "تحریک ریشمی رومال" کا نام دیتی ہے۔ گزشتہ نصف صدی میں ہند و پاک کے بے سروپا کلچر کے آلودہ و بے ہودہ سایوں میں جنم لینے اور پروان چڑھنے والی نئی نسلوں میں سے شاید ہی کوئی جانتا ہو کہ ۱۹۴۷ء میں ملنے والی "آزادی" کے پس منظر ۱۹۱۷ء کی تحریک ریشمی رومال کا حوالہ بھی کہیں جگمگا رہا ہے۔ مگر مناظر اور جگمگاہٹیں تو دیکھنے والوں کے لئے ہوتی ہیں۔

یہ کتابچہ القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد، جی ٹی روڈ (اڈہ زڑہ میانہ) ضلع نوشہرہ، صوبہ سرحد سے، بقیمت ۱۵ روپے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ (تبصرہ: ذ۔ بخاری)

عقائد علماء دیوبند، اہل سنت والجماعت

بر صغیر پاک و ہند میں اہل سنت والجماعت کے تین طبقے ("فرقے" نہیں) ہیں۔ دیوبندی، بریلوی، اور اہل حدیث۔ یہ اختلاف مسالک کا ہے جو کہ فقہاء، محدثین اور متکلمین کے مختلف "مذاہب" اور صوفیا کے مختلف "سلاسل" کے باہمی اختلاف سے متشابہ بھی ہے اور متفرع بھی! لیکن المیہ یہ ہے کہ اس اختلاف کو اتنا بڑھایا اور پھیلایا گیا ہے کہ اب یہ گویا کفر و اسلام کا اختلاف دکھائی دیتا ہے۔ اس مسلکی جدلیت، جدلیاتی مذہبیت اور "دینی جدلیات" کی ساری تاریخ (جو کہ بہت پرانی بھی نہیں) یکسر دل خراش ہے۔ کچھ لوگ البتہ ہمیشہ سے ایسے رہے ہیں جو اس طرح کے المیوں میں سے طرب و نشاط کشید کرتے ہیں۔ ہمارے مذہبی ماحول کی ساری کشید گی اور کبید گی ایسے ہی "کبیدہ کاروں" "کشیدہ کاروں" ...... زردوزوں.... بلکہ زر اندوزوں کی محنت کا حاصل ہے۔ تفصیل کا موقع بھی نہیں، اور فائدہ بھی نہیں۔ مختصراً ہم اتنا عرض کیے دیتے ہیں کہ یہ تینوں مسالک چند ہم عصر بزرگوں کے ذوق و مشرب کے اختلاف کا شاخسانہ ہیں۔ اور یہ بزرگ ہیں مولانا سید نذیر حسین محدث دہلویؒ (۱۹۰۲ء .... ۱۸۰۵ء) نواب سید صدیق حسن خان قنوجیؒ (۱۸۹۵ء .... ۱۸۳۲ء) مولانا رشید احمد گنگوہیؒ (۱۹۰۵ء ......۱۸۲۸ء) مولانا محمد قاسم نانوتوی (۱۸۷۹ء .... ۱۸۳۱ء) اور مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلویؒ (۱۹۲۱ء....... ۱۸۵۶ء)۔ کہنے والوں نے اس اختلاف کو معاصرت، مخاصمت، سازش اور نجانے کس کس سبب کا نتیجہ اور عمل کا رد عمل کہا ہے۔ لیکن یہ مبحث بجائے خود اختلاف انگیز ہے، چہ جائیکہ نتیجہ خیز یا مفید ہو۔ اتنی بات البتہ مسلمہ ہے کہ جہاں جہاں اور جب جب اس اختلاف کی بنیاد پر "استغاثہ" اور "صفائی" کی فضا قائم کی گئی ہے.... جس کی نوبت بہت شروع ہی میں آ گئی تھی..... تو اکثر اوقات فریقِ صفائی کو محض اس لیے انصاف ہیں ملا کہ مستغیث منصف کی مسند بھی خود ہی سنبھال لیتا رہا ہے۔

زیر نظر کتابچہ، مولانا مفتی سید عبدالقدوس ترمذی کا مرتبہ ہے۔ مفتی صاحب جید عالم دین اور جامعہ حقانیہ ساہیوال (ضلع سرگودھا) کے مہتمم ہیں۔ بیس صفحوں کے اس پاکٹ سائز کتابچے میں جس سلیقے اور جس جامعیت سے مفتی صاحب نے، علماء دیوبند کے اہم اور ضروری عقائد کو پچیس (۲۵) عناوین کے تحت قلم بند کیا ہے، وہ یقیناً قابلِ داد اور موجب اجر و ثواب ہے۔ اس کتابچے کی اشاعت، ان شاء اللہ، اختلافات کے ازالے اور مسلکی احترام میں اضافے کا باعث ہوگی۔ اس مجموعۂ عقائد کے بنیادی ماخذ "المہند علی المفند" (مؤلفہ مولانا خلیل احمد سہارن پوریؒ) اور "خلاصہ المہند علی المفند" (مؤلفہ مولانا مفتی سید عبدالشکور ترمذیؒ) ہیں یہ دونوں ماخذ پاک و ہند کے تمام اکابر علماء دیوبند کے مصدقہ ہیں۔

کتابچے پر قیمت درج نہیں۔ کتابت و طباعت انتہائی معیاری اور دیدہ زیب ہے۔ (تبصرہ: ذ۔ بخاری)

اسلام اور مرزائیت

تالیف: حضرت مولانا عتیق الرحمٰن آروی رحمہ اللہ

ایک اہم کتاب جو ایک عرصہ سے نایاب تھی اسلام اور مرزائیت کا تقابلی مطالعہ

صفحات: ۵۶، قیمت: ۲۰ روپے

بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

سید کاشف گیلانی

نعت

آپ شاہ زمن لولاک ہیں۔ آپ کے زیر پا ہفت افلاک ہیں
واقعی آپ بالائے اوراک ہیں۔ اللہ اللہ یہ مرتبہ آپ کا

اے حبیب۔ اے حبیب خدا

حرف حرف اس کا پہلے سنوار گیا۔ آپ پر پھر یہ قرآں اتارا گیا
اس کا منکر دو عالم میں مارا گیا۔ ہے امی لقب معجزہ آپ کا

اے حبیب خدا۔ اے حبیب خدا

سوچتا ہوں میں توصیف میں کیا لکھوں۔ شاہ دنیا لکھوں میر عقبیٰ لکھوں

اے حبیب خدا۔ اے حبیب خدا

کی بات میں جذب و تاثیر ہے۔ لطف ہے کیف ہے حسن تقریر ہے آپ
جو بھی فرما دیا عین تقدیر ہے۔ مرحبا مرحبا یا نبی مرحبا

اے حبیب خدا۔ اے حبیب خدا

وہ ہے کردار یا گفتگو آپ کی۔ عظمتیں مانتے ہیں عدو آپ کی
یہ جو شہرت ہوئی کو بہ کو آپ کی۔ یہ ہے خاص آپ پر رحمت کبریا

اے حبیب خدا۔ اے حبیب خدا

آپ سا کون اے شاہِ کونین ہے۔ آپ کی انتہا قاب قوسین ہے
آپ کی شان سے شان دارین ہے۔ آپ کی گرد رہ سدرۃ المنتہی

اے حبیب خدا۔ اے حبیب خدا

آپ کاشف پہ چشم کرم کیجئے۔ دور سب اس کے درد و الم کیجئے
التفات نگہ دم بہ دم کیجئے۔ آپ کے گن یہ گاتا رہا ہے سدا

اے حبیب خدا۔ اے حبیب خدا

حاجی ملک ماہر کرنالی

نعت

دکھائیگی یہ آہِ نیم شب اپنااثر کب تک
حضوری میں بلائیں گے مجھے خیر البشر کب تک
یہ دل اس آستاں سے پائیگا کس دن مراد اپنی
یہ چشم شوق دیکھیگی وہ خوشیوں کا نگر کب تک
نظر آئینگے انوارِ دیارِ مصطفٰے کس دن
مریضانِ شب آلام کی ہو گی سحر کب تک
بس اب تو حاضری اپنی ہو دربارِ رسالت میں
بہائیگی یہ اشک خون ہماری چشم تر کب تک
یقیناً دردِ فرقت کی کریں گے وہ مسیحائی
ہم اپنے حال کی اُن کو نہ پہنچائیں خبر کب تک
نگاہِ لطف فرماتے ہوئے بُلوا ہی لیں آقا!
ہو جاتی ہے ترے در کو تکیں وہ رہگزر کب تک
شبانہ روز ہم الجھے ہوئے ہیں ان خیالوں میں
یہ گھر ہو گا مدینہ، یا مدینہ ہو گا گھر کب تک
نہ ہوگی نعت میں تا چند قدر ومنزلت اپنی
نہ سمجھیں گے ہمارا مرتبہ اہلِ ہنر کب تک
مدینے کو چلے جاتے ہیں اہل شوق روز و شب
اے ماہر! بیٹھ کر تکتا رہوں دیوار و در کب تک

خالد شبیر احمد

نعت

مہکی ہیں محبت سے مدینے کی ہوائیں
خوشبو سے درودوں کی معطر ہیں فضائیں
کیا نور برستا ہے مدینے کی فضائیں
اُٹھتیں ہیں ہر اک سمت سے رحمت کی گھٹائیں
ہر زائرِ خوش بخت یہاں مست ولا سے
ہر دل سے نکلتی ہیں عقیدت کی شعائیں
مشکل ہے یہاں آنا بجز ان کی اجازت
آتا ہے وہی درپہ جسے آپ بلائیں
یہاں گنگ زبانیں ہیں، بیاں حرف سے عاری
آنکھوں سے ٹپکتی ہیں یہاں دل کی صدائیں
بس دل ہے کہ بجھتا ہی چلا جائے یہاں پر
کیا خوب ہیں اس شہر معظم کی ادائیں
خالد ہے یہاں شام و سحر نور کی بارش
پرتو سے انہی کے ہی تو روشن ہیں فضائیں

رملہ بخاری

ڈوب جاؤ گے

میرے گلشن کی خوشبوؤں کے عدو
میرے لوگوں کی الفتوں کے غنیم
میری خوشیوں کو روندنے والو
میرے گھر کے حسیں اجالوں کو
شب تیرہ میں ڈھالنے والو
میرا اعلان غور سے سن لو
اس چمن کے تمام پیر و جوان
اپنے محکم یقین کی صورت
اپنے عزم صمیم کے پیکر
باہمی اتحاد کے مبلغ ہیں
الفتوں شفقتوں کے داعی ہیں
پیار و مہر و، وفا کی غیرت ہیں
جاں نثاری و جاں سپاری ہی
ان کے جذب و جنوں کی غایت ہے
تم میں ہمت ہے گر جفا کوشو!
روک لو یہ طلوع صبح کرم
اپنے تخریبی زہر قاتل سے
توڑ ڈالو محبتوں کے بھرم
لیکن اے کند ذہن لوگو تم
ایسا ہرگز نہ کر سکو گے کبھی
اس چمن کی حسیں مہک پھر سے
چاروں اطراف پھیل جائے گی
میرے آنگن کی گمشدہ رونق
مثل آفتاب لوٹ آئے گی
میری معصوم و دلربا خوشیاں
رو کے بے خوف مسکرائیں گی

دیکھ لینا! یہ سرزمین وفا
تم سے ناخلف بے وفاؤں کو
اپنی آغوش کی پناہ گاہ سے
ایک دن یوں نکال پھینکے گی
کہ تم کبھی بھی سنبھل نہ پاؤ گے
اپنی بربادیوں پہ رو رو کر
شب تیرہ میں ڈوب جاؤ گے

سید محمد یونس بخاری

غزل (طرحی)

اپنا چہرہ رنگوں کا ترجماں سمجھا تھا میں
اور آنکھیں موجۂ ابرِ رواں سمجھا تھا میں
دل سے اٹھتی لہر کو تازہ ہوا کے نام پر!!
اس خزاں رت میں بہاروں کا نشاں سمجھا تھا میں
قربتوں میں بھی بسا اوقات دیکھے فاصلے
دوستی کو گرچہ اک ربطِ نہاں سمجھا تھا میں
قریہ قریہ پکی فصلیں تھیں مرے الفاظ کی
چہرہ چہرہ حاشیے لیکن کہاں سمجھا تھا میں
زندگی کے ہر ورق پر انکی یادیں دیکھ کر
اپنے دل کو ایک شہر بے اماں سمجھا تھا میں
میرے ہی گھر کو انہوں نے واصلِ آتش کیا
جنکو اپنے آشیاں کا پاسباں سمجھا تھا میں
نفرتوں کی آگ جو برسی تو اندازہ ہوا
"وہ نہ تھا میرا جسے اپنا جہاں سمجھا تھا میں"
فصلِ گل میں بھی نہ کوئی آرزو پوری ہوئی
زخمِ پت جھڑ کو تو یونس امتحاں سمجھا تھا میں

سید محمد یونس بخاری

غزل

جادۂ منزل پہ اپنا راہبر کوئی نہیں
زیست کی تاریکیوں میں بام پر کوئی نہیں
کیا کہوں، کس سے کہوں یہ داستانِ شامِ غم
شہر بھر میں واقفِ زخمِ جگر کوئی نہیں
میں تعاقب کر رہا تھا جس سحر کا شام سے
اب یقیں ہونے لگا ہے وہ سحر کوئی نہیں
شاملِ بے چارگی تو ہم سے اہلِ درد ہیں
اس دیارِ دوستاں میں کس دیدہ ور کوئی نہیں
کاسۂ احساس میں ہیں آرزوئیں خیمہ زن
منزلِ مقصود قصۂ مختصر کوئی نہیں
ہے سمن زارِ تکمیلِ حسرتوں کا خارزار
شب کی تنہائی تو ہے حُسنِ نظر کوئی نہیں
ہے ندامت بار یونس بے گناہی کے طفیل
اُن جفا کوشوں کو فرحت کیوں مگر کوئی نہیں

تصحیح

نقیب ختم نبوت کے شمارہ جنوری ۲۰۰۱ء کے صفحہ ۴۶ پر ملک ماہر کرنالی کی نظم "نذر شورش" کے مقطع میں۔ "یہ دورِ مکروفن" کی بجائے۔ "یہ دورِ فکر و فن" شائع ہوا ہے۔ جس کے باعث مفہوم متاثر ہوا ہے۔ قارئین تصحیح فرمالیں (ادارہ)

خوشخبری

مُحقق دوراں جانشینِ امیرِ شریعت حضرت مولانا

سیّد ابو مُعاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ

کی بے مثال علمی و تحقیقی تالیف مع اضافات جدید

احکام و مسائل

خطباتِ جمعہ، نکاح و عیدین

ایک ایسی کتاب جس کا تمام علمی حلقوں میں برسوں سے انتظار کیا جارہا تھا پہلی بار جدید کمپیوٹر کتابت، اعلیٰ سفید کاغذ، عمدہ طباعت اور جاذب نظر سرورق کے ساتھ انشاء اللہ فروری میں پیش کی جارہی ہے

علماء، طلباء اور عامتہ الناس کے لئے تقریباً 525 صفحات پر مشتمل دینی معلومات کا ایک نادر و نایاب علمی تحفہ

قیمت 250 روپے

عنوانات

- فضائل و احکام جمعہ
- فضائل و احکام رمضان
- احکام عید الفطر
- احکام عید الاضحیٰ
- اِسلام کا قانونِ نکاح
- فضائل و احکام عقیقہ
- فضائل و احکام صلوٰۃ الاستسقاء
- فضائل و احکام دعا قنوت نازلہ

نوٹ

کتاب کی ضخامت میں 125 صفحات کے غیر متوقع اضافہ اور کاغذ کی ہوشربا گرانی کے باعث کتاب کی نئی قیمت 250 روپے مقرر کی جارہی ہے۔ البتہ جن حضرات نے سابقہ قیمت کے حساب سے ایڈوانس رقم روانہ کردی ہے۔ انہیں اسی کے مطابق کتاب مہیا کی جائے گی۔ ادارہ

ناشر **معاویہ پبلیکیشنز**

۲۳۲ کوٹ تغلق شاہ ملتان۔ فون ۵۲۰۴۴

جنت میں گھر بنائیے!

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ)
مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام

مرکزی مسجد عثمانیہ

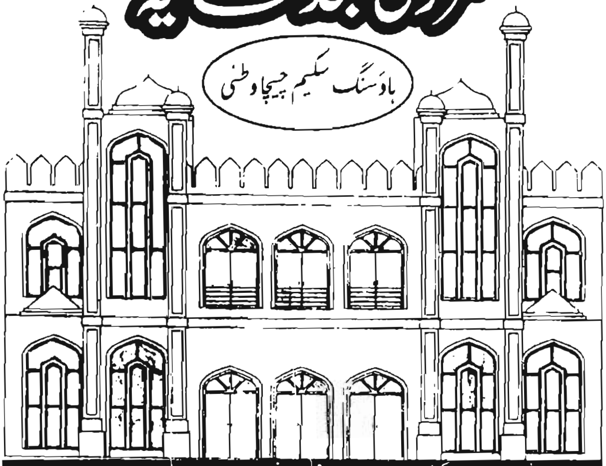

آرکیٹیکٹ: محمد عمران محبوب فیصل آباد 754274

مرکزی مسجد عثمانیہ

ہاؤسنگ سکیم چیچاوطنی کی تعمیر جاری ہے نقد یا سامان کی صورت میں تعاون کا ہاتھ بڑھائیں اور اللہ سے اجر پائیں

رابطہ و معلومات اور ترسیل زر کے لیے

دفتر دار العلوم ختم نبوت بلاک نمبر 12 چیچا وطنی فون نمبر: 611657 - 0445

کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 9-2324 نیشنل بنک جامع مسجد بازار چیچاوطنی
اکاؤنٹ بنام: مرکزی مسجد عثمانیہ ہاؤسنگ، سکیم چیچاوطنی

منجانب

انجمن مرکزی مسجد عثمانیہ (رجسٹرڈ) فون نمبر 610955 - 0445
ای بلاک لوانکم ہاؤسنگ سکیم چیچاوطنی۔ ضلع ساہیوال پاکستان

وفاق المدارس الاحرار پاکستان کے تحت قائم دینی ادارے

اپیل: وفاق المدارس الاحرار پاکستان کے تحت قائم چونتیس مدارس، قرآن وحدیث کی تعلیم وتبلیغ میں مصروف ہیں۔ اخراجات کا تخمینہ تقریباً تین لاکھ روپے سالانہ ہے۔ جس میں طلباء کی رہائش، وظائف اور دیگر ضروریات، طعام، علاج، شامل ہیں۔ تعمیرات اور توسیع کے اخراجات علاوہ ہیں۔ اکثر مدارس کا خرچ وفاق کے ذمہ ہے جبکہ بعض مدارس اپنا خرچ خود پورا کرتے ہیں۔ اہل خیر سے درخواست ہے کہ اپنے عطیات اور زکوٰۃ، صدقات عنایت فرما کر اللہ سے اجر پائیں۔

☆ مدرسہ معمورہ، جامع مسجد ختم نبوت، دار بنی ہاشم، ملتان فون 061-511961

☆ مدرسہ معمورہ، مسجد نور، تغلق روڈ، ملتان ☆ جامعہ بستان عائشہ (برائے طالبات) دار بنی ہاشم، ملتان فون 061-511356

☆ جامعہ معاذ بن جبل، حامد روڈ، ملتان (زیر تعمیر) ☆ مدرسہ معمورہ، مسجد طوبیٰ، 17 سی۔ وہاڑی روڈ ملتان

☆ مدرسہ تعلیم القرآن مکی مسجد چوک حرم گیٹ ملتان ☆ مسجد مولوی محمد رمضان والی محلہ کوٹلہ تولے خان ملتان

☆ مدرسہ معمورہ، 69/c حسین سٹریٹ وحدت روڈ، نیو مسلم ٹاؤن۔ لاہور فون 041-5865465

☆ مدرسہ ختم نبوت، مسجد احرار، چناب نگر (ربوہ) ضلع جھنگ فون 04524-211523

☆ ختم نبوت پبلک سکول، چناب نگر (ربوہ) ضلع جھنگ ☆ احرار مرکز، مدنی مسجد، بخاری ٹاؤن۔ سرگودھا روڈ چنیوٹ، ضلع جھنگ (زیر تعمیر)

☆ مدرسہ ختم نبوت، الحاج مسجد، تھیکریاں چناب نگر ☆ مدرسہ فاروق اعظم، موضع اصحابہ چک کالی مال ضلع جھنگ

☆ مدرسہ محمودیہ، مسجد المعمور، ناگڑیاں، ضلع گجرات ☆ دارالعلوم ختم نبوت، جامع مسجد چیچہ وطنی فون 0445-611657

☆ دارالعلوم ختم نبوت (احرار ختم نبوت سنٹر) مرکزی مسجد عثمانیہ، ہاؤسنگ سکیم چیچہ وطنی، فون 0445-610955

☆ مدرسہ ومسجد معاویہ، ☆ مسجد صدیقیہ، کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

☆ مدرسہ ☆ ابوبکر صدیق، تلہ گنگ، ضلع چکوال فون 057/6-412201

☆ مدرسہ احرار الاسلام جامع مسجد ابن علی المرتضیٰ، چھتہ ضلع میانوالی (زیر تعمیر)

☆ مدرسہ ختم نبوت، چشتیاں (ضلع بہاولنگر) (زیر تعمیر) ☆ مدرسہ تعلیم القرآن جامع مسجد شمس عربی (ضلع بہاولنگر)

☆ مدرسۃ العلوم الاسلامیہ جامع مسجد گڑھا موڑ، ضلع وہاڑی فون 0693 690013 ☆ مدرسۃ البنات (برائے طالبات) گڑھا موڑ

☆ مدرسہ معمورہ، مسجد صدیقیہ، اڈا پرمٹ تحصیل میلسی ضلع وہاڑی ☆ مدرسہ احرار الاسلام، بستی بمبہ موضع نور تحصیل میلسی ضلع وہاڑی

☆ مدرسہ ومسجد ختم نبوت، نواں چوک، گڑھا موڑ ضلع وہاڑی ☆ مدرسہ ختم نبوت تعلیم القرآن چک P-14 خان پور

☆ مدرسہ ختم نبوت، چک نمبر 88/WB گڑھا موڑ ضلع وہاڑی ☆ مدرسہ ختم نبوت چک 76 بھگوان پورہ ضلع وہاڑی

☆ مدرسہ ختم نبوت، گرین ٹاؤن نزد چونگی 18 لڈن روڈ، بورے والا ضلع وہاڑی (زیر تعمیر)

☆ مدرسہ معمورہ، تعلیم القرآن۔ چک نمبر 158 الف 10.R جہانیاں ضلع خانیوال (زیر تعمیر)

☆ مدرسہ احرار الاسلام مصطفیٰ آباد، کرم پور، ضلع وہاڑی ☆ مدرسہ معمورہ، الیاس کالونی، صادق آباد، ضلع رحیم یار خان

☆ مدرسہ احرار الاسلام بستی میرک ضلع رحیم یار خان (زیر تعمیر) ☆ مدرسہ عربیہ محمودیت القرآن، چاہ کیکر والا موضع محبت پور

☆ مدرسہ احرار الاسلام، چاہ چڑھوتے والا، کلروالی، ضلع مظفر گڑھ ☆ مدرسہ معمورہ، معاویہ، بستی مہر پور، ضلع مظفر گڑھ

ترسیل زر کے لئے

بذریعہ منی آرڈر: ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری

☆ مدیر وفاق المدارس الاحرار ☆ امیر مجلس احرار اسلام پاکستان۔ دار بنی ہاشم مہربانی کالونی ملتان

بذریعہ بینک ڈرافٹ/چیک: نام مدرسہ معمورہ ملتان، حبیب بنک حسین آگاہی ملتان

(ازراہ کرم چیک بھیجتے وقت بینک کا خرچ اس میں شامل فرمادیں)

توحید ختم نبوت کے علمبردارو! ایک ہو جاؤ (سید ابوذر بخاری)

تیئیسویں سالانہ دو روزہ

شہداء ختم نبوت کانفرنس

۲۲، ۲۳ مارچ ۲۰۰۷ء جمعرات، جمعہ جامع مسجد احرار چناب نگر ضلع جھنگ

زیر سرپرستی شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ،

زیر صدارت

امیر احرار، ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المھیمن بخاری دامت برکاتہم ❁ زعیم احرار، محترم چودھری ثناء اللہ بھٹہ صاحب

مدعوین

☆ حضرت مولانا محمد اعظم طارق صاحب (صدر سپاہ صحابہ پاکستان، جھنگ)

☆ حضرت مولانا علاء الدین صاحب (ڈیرہ اسماعیل خان)

☆ حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب (سیکرٹری جنرل، پاکستان شریعت کونسل، گوجرانوالہ)

☆ حضرت مولانا عبدالکریم ندیم صاحب (مجلس علماء اہل سنت، خان پور)

☆ حضرت مولانا محمد اسحٰق سلیمی صاحب (ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام پاکستان)

☆ جناب پروفیسر خالد بشیر احمد صاحب (مجلس احرار اسلام)

☆ جناب عبداللطیف خالد چیمہ صاحب (سیکرٹری نشر و اشاعت مجلس احرار اسلام)

☆ جناب سید محمد کفیل بخاری صاحب (مرکزی نائب ناظم مجلس احرار اسلام)

☆ جناب ملک رب نواز ایڈووکیٹ (چنیوٹ) ☆ مولانا محمد مغیرہ صاحب (مجلس احرار اسلام)

☆ جناب چودھری محمد ظفر اقبال ایڈووکیٹ (مجلس احرار اسلام لاہور)

پروگرام

۲۲، مارچ بروز جمعرات بعد از ظہر تا عصر احرار ورکرز کنونشن: بعد نماز مغرب مجلس ذکر بعد نماز عشاء، اجتماع عام

۲۳، مارچ بروز جمعہ بعد نماز فجر درس قرآن و حدیث ۱۱ بجے تا نماز عصر اجتماع عام

نوٹ: درج بالا مدعوین حضرات میں سے اکثر نے شرکت کا وعدہ فرمایا ہے مزید علماء و اکابر سے رابطہ جاری ہے تفصیلی اشتہار عنقریب شائع ہو رہا ہے۔

زیر اہتمام: تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام، پاکستان

برائے رابطہ فون: چناب نگر 04524-211523 ملتان 061-511961 لاہور 042-5865465 چیچہ وطنی 0445-611659-610953 چنیوٹ 0466-333155